

9

ترجمۃ القرآن المجید
جماعت نہم

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

تَرْجِمَةُ الْقُرْآنِ الْحَبِیْدِ

برائے جماعت نہم



پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

یہ کتاب پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور کے ”نصاب برائے تدریس قرآن مجید بطور لازمی مضمون 2021ء“ کے مطابق اور منظور کردہ ہے۔ جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔ اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اسے میٹ پیپر، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

منظور شدہ متحدہ علماء بورڈ، پنجاب، لاہور بمطابق مراسلہ نمبر: ایم یو بی (پی سی ٹی بی / 5 / درسی کتب) 20/2022 مورخہ 01-06-2022

استدعا زیر نظر مسودہ متحدہ علماء بورڈ پنجاب، لاہور سے منظور شدہ اور پنجاب قرآن بورڈ، لاہور کے رجسٹرڈ پروف ریڈرز سے تصدیق شدہ ہے۔ تاہم اس میں اگر پر تنگ، ہائینڈنگ یا متن میں کوئی کمی یا غلطی نظر آئے تو ادارہ ہذا کو مطلع کیا جائے کیوں کہ یہ مسودہ ہذا کا پہلا ایڈیشن ہے۔

تمام مکاتب فکر کے علماء کرام پر مشتمل، اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان (ITMP) کی مجوزہ کمیٹی کو وزارت وفاقی تعلیم و پیشہ وارانہ تربیت (MoFE&PT)، اسلام آباد نے مورخہ 20 اپریل 2017 کو بمطابق مراسلہ نمبر 3(8)/2015/E-III نوٹی فائی کیا۔ اس کمیٹی نے ”دی علم فاؤنڈیشن، کراچی“ کے سربراہ کردہ قرآن مجید کے ترجمے پر مکمل اتفاق کیا، جسے اس دوری کتاب میں استعمال کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	فہرست عنوانات	صفحہ نمبر	نمبر شمار	فہرست عنوانات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن مجید کے آداب	1	13	سُورَةُ الرَّؤْمِ	127
2	عمومی ہدایات برائے اساتذہ کرام	2	14	سُورَةُ الْقَمَنِ	137
3	حاصلاتِ تعلیم	3	15	سُورَةُ السَّجْدَةِ	145
4	سُورَةُ مَرْيَمَ	4	16	سُورَةُ سَبَا	152
5	سُورَةُ طه	18	17	سُورَةُ فَاطِي	162
6	سُورَةُ الْاَنْبِيَاءِ	34	18	سُورَةُ يُس	172
7	سُورَةُ الْحَجِّ	48	19	سُورَةُ الصَّفَاتِ	181
8	سُورَةُ الْفُرْقَانِ	61	20	سُورَةُ ص	193
9	سُورَةُ الشُّعَرَاءِ	73	21	سُورَةُ الْاَحْقَافِ	203
10	سُورَةُ النَّهْلِ	88	22	ماڈل پیپر برائے جماعت نہم	214
11	سُورَةُ الْقَصَصِ	101	23	رموز اوقاف قرآن مجید	216
12	سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ	116	24	تصدیقی سرٹیفکیٹ	218

کنسلٹنٹ: حافظ محمد اقبال

اراکین جائزہ کمیٹی:

مصنفین: ڈاکٹر سعید احمد سعیدی • حافظ غلام یاسین

ڈاکٹر عبدالغفور
ڈاکٹر شاہد فریاد
عبداللطیف
ڈاکٹر ذی شان تبسم

ڈاکٹر محمد اویس سرور
ڈاکٹر حافظ عارف اقبال
منظور احمد
محمد جنید سرور

تہنیکت کوآرڈینیٹر: ڈاکٹر محمد اکرم
نگران طباعت: ڈاکٹر فخر الزمان
ڈاکٹر یکثر شعبہ انصاب، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور
سیکرٹری، گورنمنٹ اسلامیہ کالج فار بوائز، لاہور
سیکرٹری، گورنمنٹ ہائی اسکول، بوٹ حسین خان، بنگلانہ صاحب
لکچر، پنجاب گروپ آف کالجز، لاہور
جہانزیب خان
محمد صفدر جاوید
علی برادران پبلشرز اینڈ ڈسٹریبیوٹرز، لاہور
سیدہ انجم واصف
انچارج آرٹسٹیل
محترمہ فریدہ صادق

تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب

1. قرآنِ مجید کی تلاوت پاک صاف اور با وضو ہو کر کرنی چاہیے۔
2. تلاوت شروع کرنے سے پہلے تَعَوُّذُ (أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ) اور تسمیہ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) پڑھنا چاہیے۔
3. تجوید کے ساتھ تلاوت کی کوشش کرنی چاہیے۔
4. تلاوت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام کی عظمت دل میں موجود ہونی چاہیے۔
5. تلاوت آہستہ اور بلند آواز دونوں طرح سے کی جاسکتی ہے۔ البتہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بلند آواز کسی کے آرام یا کام میں خلل نہ ڈالے۔
6. سجدہ تلاوت والی آیات پر سجدہ کرنا چاہیے۔ ہمیں سجدہ تلاوت کا طریقہ اور آداب سیکھنے چاہئیں۔
7. جب قرآنِ مجید کی تلاوت کی جارہی ہو تو اسے خاموشی اور توجہ سے سننا چاہیے۔
8. قرآنِ مجید کے ترجمہ کے مطالعہ کے وقت خوب غور و فکر کرنا چاہیے تاکہ آیات کا مفہوم اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔
9. اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرُہٗ وَسَلَّمَ کی محبت اور اطاعت کے جذبہ سے سرشار ہو کر احکام دین سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی نیت سے قرآنِ مجید کا مطالعہ کرنا چاہیے۔
10. اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرُہٗ وَسَلَّمَ کی عظمت اور جنت و خوش خبری والی آیات اور ترجمہ پڑھتے وقت خوشی کے اظہار اور شکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور جنت کی دعا مانگنی چاہیے۔
11. اللہ تعالیٰ کے غضب، جہنم اور اس کے عذاب والی آیات اور ترجمہ پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے جہنم کے عذاب اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنے کی دعا مانگنی چاہیے۔
12. تلاوت کے آخر میں اپنی، اپنے والدین، اساتذہ کرام، مرحومین اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے سلامتی، بھلائی اور مغفرت کی دعا مانگنی چاہیے۔

عمومی ہدایات برائے اساتذہ کرام

- ترجمہ قرآن مجید کی تدریس اس طرح کیجیے کہ طلبہ کی کردار سازی ہو سکے۔ وہ علم و عمل میں ترقی کر سکیں اور قرآن مجید سے ان کے تعلق اور محبت میں اضافہ ہو۔ تدریس قرآن مجید کا بنیادی مقصد تربیت، اصلاح اور کردار سازی ہے۔
- عربی متن کے ساتھ ترجمہ پڑھایا جائے۔ ترجمہ پر خاص توجہ دیتے ہوئے اسے بار بار دہرایا جائے، تاکہ طلبہ کو اس سے زیادہ سے زیادہ آگاہی حاصل ہو اور وہ اس کو سمجھ سکیں۔
- عربی متن کی تلاوت کے دوران یہ خیال رکھا جائے کہ الفاظ کی ادائی درست ہو اور اگر طلبہ کی اس لحاظ سے کوئی کمزوری ہے تو ایسے طلبہ و طالبات سے تلاوت کرائی جائے جن کی تجوید درست ہو۔
- جہاں تک ممکن ہو سکے اساتذہ کرام خود بھی با وضو ہوں اور طلبہ کو بھی اس کا پابند بنائیں تاکہ پاکیزگی اور طہارت کے ساتھ اس عمل کو انجام دیا جائے اور روحانی برکات کا بھی حصول ہو۔
- مسلکی ابحاث اور اختلافی مسائل کے بیان سے خود بھی گریز کریں اور طلبہ کو بھی اس سے دور رکھیں، تاکہ ان میں الجھنے اور وقت ضائع کرنے کے بجائے با مقصد باتوں کی طرف توجہ ہو۔
- طلبہ کو قرآن مجید کی تلاوت کے آداب کا مذاکرہ کرائیے۔
- نصاب میں موجود سورتوں کے بنیادی مضامین (ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاق) پر خصوصی توجہ دیجیے۔
- نصاب میں موجود سورتوں میں موجود قرآنی دعاؤں کی ترجمہ کے ساتھ تفہیم کا اہتمام فرمائیے۔
- قرآنی نصوص/متن سے متعلق سوال جواب کے ذریعے طلبہ کی استعداد میں اضافہ کیجیے۔
- سابقہ اسباق کے اعادے کا اصول اپنائیے۔
- کمپوز پروگرام، آن لائن ایپ اور دستاویزی فلم سے استفادہ کرتے ہوئے تدریس کی کوشش کیجیے۔
- جماعت نہم کے لیے مقررہ حصہ قرآن مجید کی تمام سورتوں کا تعارف اور مرکزی مضامین پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے ذریعے سے امتحان لیجیے۔

- جماعت نہم کے لیے مختص ذخیرہ قرآنی الفاظ میں سے ہی ماڈل پیپر کی طرز پر امتحان لیا جائے۔
- نمبروں کی تقسیم سے متعلق ہدایات کے لیے ماڈل پیپر سے استفادہ کریں۔
- درج ذیل آیات مبارکہ کے با محاورہ ترجمہ کا امتحان لیا جائے:
- سُورَةُ مَرْيَمَ: 30 تا 36
- سُورَةُ قُلُوبِ: 25 تا 37
- سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ: 30 تا 35
- سُورَةُ الْحَجِّ: 65 تا 69
- سُورَةُ الْفُرْقَانِ: 63 تا 77
- سُورَةُ الْأَحْقَافِ: 13 تا 15

حاصلاتِ تعلُّم

طلبا و طالبات جماعت نہم کے لیے منتخب درسی مواد کی تکمیل کے بعد اس قابل ہوں گے کہ:

- تلاوت قرآن مجید کے آداب پر عمل کر سکیں۔
- جماعت نہم کے لیے مختص قرآنی سورتوں کے مکمل نام اور ان کے معنی جان سکیں۔
- مذکورہ سورتوں کا تعارف کروا سکیں۔
- مذکورہ سورتوں کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔
- مذکورہ قرآنی سورتوں کا با محاورہ ترجمہ کر سکیں اور ان کا فہم حاصل کر سکیں۔
- منتخب قرآنی آیات کا با محاورہ ترجمہ کر سکیں۔
- منتخب سورتوں کے قرآنی الفاظ کے معنی جان سکیں۔
- نصاب میں موجود قرآنی سورتوں میں مذکور قرآنی دعاؤں کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر سکیں۔

سُورَةُ مَرْيَمَ

سُورَةُ مَرْيَمَ مکی سورت ہے۔ اس میں اٹھانوے (98) آیات ہیں۔

تعارف

سُورَةُ مَرْيَمَ میں حضرت مریم علیہا السلام کا تفصیلی تذکرہ ہے، اس لیے اس کا نام سُورَةُ مَرْيَمَ رکھا گیا ہے۔ سُورَةُ مَرْيَمَ اس زمانے میں نازل ہوئی جب مشرکین مکہ مسلمانوں پر ظلم کر رہے تھے۔ اس موقع پر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وَاٰخِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم فرمایا۔

ہجرت حبشہ

حبشہ، بڑا عظیم افریقہ کا ایک ملک تھا۔ جب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وَاٰخِہٖ وَسَلَّمَ نے نبوت کا اعلان فرمایا تو وہاں ایک عیسائی حکمران تھا، جس کا لقب نجاشی تھا۔ نجاشی بہت رحم دل اور عادل بادشاہ تھا، وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا تھا۔ نجاشی کا اصل نام ”أَسْحَمُ“ ہے۔ مکہ مکرمہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر قریش کا ظلم حد سے گزر گیا تھا۔ اس موقع پر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وَاٰخِہٖ وَسَلَّمَ نے محسوس کیا کہ ایسے سخت حالات میں مسلمانوں کے لیے زندگی بسر کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وَاٰخِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وَاٰخِہٖ وَسَلَّمَ کی اجازت سے گیارہ مردوں اور چار خواتین نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت کرنے والوں میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کی زوجہ محترمہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں، یہ حبشہ کی طرف پہلی ہجرت تھی۔ یہ نبوت کا پانچواں سال تھا۔

مسلمان امن کی تلاش میں حبشہ پہنچے لیکن مکہ مکرمہ کے کافروں سے یہ بات برداشت نہ ہوئی۔ وہ چاہتے تھے کہ مسلمان کہیں بھی چین اور سکون سے نہ رہیں۔ انھوں نے تحفے دے کر اپنے کچھ لوگوں کو نجاشی کے پاس بھیجا۔ ان لوگوں نے وہاں قیمتی تحفے پیش کیے اور نجاشی سے کہا کہ ہمارے علاقے سے چند نامیہ لوگ بھاگ کر یہاں آگئے ہیں۔ انھوں نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر نیا دین اختیار کر لیا ہے۔ وہ آپ کے دین کے بھی خلاف ہیں۔ آپ ان کو ہمارے حوالے کر دیں۔ یہ بات سن کر نجاشی نے مسلمانوں کو دربار میں بلایا اور ان سے کچھ سوالات کیے۔ نجاشی کے سوالوں کے جواب میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نجاشی کے دربار میں بڑی پُر اثر تقریر کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”اے بادشاہ! ہم لوگ جاہل تھے۔ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ مُردار کھاتے تھے۔ گناہوں کے عادی تھے اور پڑوسیوں کا حق مارتے تھے۔ جو طاقت ور ہوتا وہ کمزور پر ظلم ڈھاتا تھا۔ ہم ایسی ہی حالت میں تھے جب اللہ تعالیٰ نے ہم پر کرم فرمایا۔ ہم میں اپنا رسول بھیجا۔ انھوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا، بت پرستی سے منع کیا اور فرمایا کہ ہم سچ بولیں، خون خرابے سے باز آجائیں، یتیموں کا مال نہ کھائیں، پڑوسیوں کا خیال رکھیں، نماز پڑھیں، روزے رکھیں اور زکوٰۃ دیں۔ ہم اُن پر ایمان لائے، شرک، بت پرستی اور تمام بُرے اعمال چھوڑ دیے۔ اسی وجہ سے ہماری قوم ہماری دشمن ہو گئی اور وہ چاہتی ہے کہ ہم اسی گمراہی کی طرف واپس چلے جائیں۔ ہم ان کے بہت زیادہ تنگ کرنے پر آپ کے ملک میں آگئے ہیں۔ اے بادشاہ! ہمیں امید ہے کہ ہم یہاں ظلم سے محفوظ رہیں گے۔“

نجاشی نے حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ وہ اپنے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے کلام میں سے کچھ سنائیں۔ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ مریم کی آیات تلاوت کیں۔ نجاشی اور اس کے درباریوں پر بہت اثر ہوا اور وہ رونے لگے۔ نجاشی نے کہا: یہ کلام اور انجیل ایک ہی چراغ کی روشنیاں ہیں۔ نجاشی نے مسلمانوں کو واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ اس طرح مکہ والوں کا یہ وفد ناکام واپس ہوا اور

مسلمان وہاں امن و سکون سے رہنے لگے۔ حبشہ کے لوگ مسلمانوں کی پاک زندگی سے بہت متاثر ہوئے۔ کئی لوگ ان کی دعوت سے مسلمان ہو گئے۔ مسلمان ہونے والوں میں حبشہ کے بادشاہ نجاشی بھی تھے۔

سُورَةُ مَرْيَمَ کا خلاصہ ”توحید، رسالت اور آخرت کا بیان“ ہے۔

مضامین

سُورَةُ مَرْيَمَ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان ہے، یعنی اللہ تعالیٰ واحد ہے، اس کا کوئی بیٹا اور شریک نہیں۔

پھر سات انبیاء کرام عَلَیْہِہِ السَّلَام کا تذکرہ ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ کسی نبی کی معجزانہ پیدائش اس کو اللہ یا اللہ کا بیٹا نہیں بناتی۔

اس سورت میں حضرت مریم عَلَیْہَا السَّلَام کا تذکرہ ہے اور پھر حضرت عیسیٰ عَلَیْہَا السَّلَام کی معجزانہ تخلیق کا تفصیلی ذکر ہے۔

آخری تین رکوعوں میں قیامت کے احوال کا بیان ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو مہمان بنا کر لایا جائے گا، جب کہ مجرموں کو پیاسے جانوروں کی طرح ہانک کر دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔

علمی و عملی نکات

- سُورَةُ مَرْيَمَ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں کچھ یہ ہیں:
- اللہ تعالیٰ کی رحمت اور قدرت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ ہر حال میں اس سے دعا مانگتے رہیں۔ (سُورَةُ مَرْيَمَ: 04)
- تمام انبیاء کرام عَلَیْہِہِ السَّلَام نے اپنی قوموں کو ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت دی۔ (سُورَةُ مَرْيَمَ: 35-36)
- ہمیں اپنی تمام حاجات کے لیے صرف اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے۔ (سُورَةُ مَرْيَمَ: 48)
- کسی نبی کی معجزانہ پیدائش انھیں اللہ یا اللہ کا بیٹا نہیں بناتی، بلکہ یہ ان کی عظمت کو بیان کرتی ہے۔ (سُورَةُ مَرْيَمَ: 35)

- ہمیں اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیے کیوں کہ یہ انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے۔ (سُورَةُ مَرْيَمَ: 14)
- ہمیں اپنے بڑوں کو نہایت ادب اور احترام سے نیکی کی دعوت دینی چاہیے اور انہیں برائی سے منع کرنا چاہیے۔ (سُورَةُ مَرْيَمَ: 42-45)
- ہمیں وعدہ پورا کرنا چاہیے کیوں کہ یہ انبیاء کرام علیہم السلام اور نیک لوگوں کی صفت ہے۔ (سُورَةُ مَرْيَمَ: 54)
- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ کی زبان یعنی عربی زبان میں آسان فرما دیا ہے۔ ہمیں بھی عربی زبان سیکھ کر قرآن مجید میں غور و فکر کرنا چاہیے۔ (سُورَةُ مَرْيَمَ: 97)

حدیث نبوی
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ نے فرمایا:
”ماں کی گود میں جن بچوں نے بات کی، ان میں سے ایک حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔“ (صحیح بخاری: 3436)

اہم بات

ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ نے معراج کے سفر میں جن انبیائے کرام علیہم السلام سے ملاقات فرمائی، ان میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بھی تھے۔ جب ملاقات ہوئی تو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر فرمایا:

”خوش آمدید! نیک نبی، نیک بھائی“ (صحیح بخاری: 3342)

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”ان کا قد درمیانہ اور رنگ سرخ و سفید تھا۔ وہ ایسے لگتے تھے، جیسے ابھی

غسل خانے سے باہر آئے ہوں۔“ (صحیح بخاری: 3437)

سورہ مریمؑ کی ہے (آیات: ۹۸ / رکوع: ۶)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

كَهْلَيْعَصَ ۝ ذَكَرَ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا ۝ إِذْ نَادَى رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا ۝

کھلےعص (یہ) آپ کے رب کی رحمت (فرمانے) کا ذکر ہے اپنے بندہ زکریا (علیہ السلام) پر۔ جب انھوں نے اپنے رب کو آہستہ آواز سے پکارا۔

قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاسْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا

انھوں نے عرض کیا اے میرے رب! بے شک میری ہڈیاں کمزور ہو گئی اور بڑھاپے کی وجہ سے سر شعلہ کی طرح چمکنے لگا

وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝ وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَرَائِي

اور اے میرے رب! میں تجھ سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا۔ اور بے شک مجھے اپنے بعد اپنے رشتہ داروں (کے دین سے دُور ہونے) کا خوف ہے

وَكَانَتْ أُمْرَاتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا ۝ يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ ۝

اور میری بیوی بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما۔ جو میرا وارث بنے اور اولاد یعقوب (علیہ السلام) کا وارث بنے

وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝ يُزَكِّرِيَا إِذَا نُبَشِّرَكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ

اور اے میرے رب! اس کو پسندیدہ (انسان) بنا۔ (اللہ نے فرمایا) اے زکریا! بے شک ہم تمہیں ایک لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا

لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَبِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ

اس سے پہلے ہم نے اس کا کوئی ہم نام نہیں بنایا۔ (زکریا علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا؟

وَكَانَتْ أُمْرَاتِي عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝ قَالَ كَذَلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَىٰ هَيْنٍ

جب کہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں۔ (اللہ نے) فرمایا ایسا ہی ہوگا تمہارے رب نے فرمایا کہ یہ میرے لیے آسان ہے

وَقَدْ خَلَقْتَكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ۝ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِي آيَةً ۝

اور میں یقیناً اس سے پہلے تمہیں (بھی) پیدا کر چکا ہوں جب کہ تم کچھ (بھی) نہ تھے۔ (زکریا علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرما

قَالَ أَيْنَكَ إِلَّا تَكَلَّمَ النَّاسُ لَيْلًا نَوِيًّا ۝

(اللہ نے) فرمایا تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم لوگوں سے کلام نہ کر سکو گے مسلسل تین رات تک تندرست ہونے کے باوجود۔

فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ۝

پھر وہ (عبادت کے) حجرے سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے تو انھیں اشارے سے فرمایا کہ تم صبح و شام (اللہ کی) تسبیح کرو۔

لِيَجْزِيَ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ ۖ وَاتَّبِعْهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۖ وَحَنَانًا مِّن لَّدُنَّا وَزَكَاةً ۖ

اے یحییٰ! کتاب (تورات) کو مضبوطی سے تھام لو اور ہم نے انھیں بچپن ہی میں حکمت (وہوت) عطا فرمائی۔ اور اپنی طرف سے نرم دلی اور پاکیزگی (عطا فرمائی)

وَكَانَ تَقِيًّا ۖ وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۖ وَسَلَّمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ

اور وہ بڑے پرہیزگار تھے۔ اور اپنے والدین سے نیک سلوک کرنے والے تھے اور وہ سرکش (و) نافرمان نہ تھے۔ سلام ہو ان (یحییٰ علیہ السلام) پر جس دن وہ پیدا ہوئے

وَيَوْمَ يَمُوتُ ۖ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۖ وَ اذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ

اور جس دن وہ وفات پائیں گے اور جس دن وہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔ اور (اے نبی ﷺ) اس کتاب میں مریم (علیہا السلام) کا (بھی) ذکر کیجیے

اِذْ انتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۖ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا ۖ فَارْسَلْنَا

جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہوئیں ایک مشرقی مکان میں۔ پھر انھوں نے ان لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا پھر ہم نے ان کے پاس

اِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۖ قَالَتْ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ

اپنی روح (جبرائیل علیہ السلام) کو بھیجا تو وہ ان کے سامنے ایک پورے انسان کی شکل میں ظاہر ہوئے۔ (مریم علیہا السلام نے) فرمایا بے شک میں تم سے رحمن کی پناہ مانگتی ہوں

اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۖ قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ رَّبِّكَ ۖ

اگر تم (رحمن سے) ڈرنے والے ہو۔ (جبرائیل علیہ السلام نے) کہا بے شک میں آپ کے رب کا بھیجا ہوا ہوں

لَاكِبٌ لَّكَ عُلْمًا زَكِيًّا ۖ قَالَتْ اَنْتَیْ یَكُوْنُ لِیْ عِلْمٌ

(اس لیے آیا ہوں) تاکہ آپ کو (اللہ کے حکم سے) ایک پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔ (مریم علیہا السلام نے) فرمایا میرے ہاں لڑکا کیسے ہو سکتا ہے

وَلَمْ یَمَسَّسْنِیْ بَشَرٌ ۖ وَلَمْ اَكْ بِغَیِّیَّا ۖ قَالَ كَذٰلِكَ

جب کہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ ہی میں بدکار ہوں۔ (جبرائیل علیہ السلام نے) کہا یوں ہی ہے

قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلٰی هٰیئٍ ۖ وَلِنَجْعَلَ اٰیَةً لِلنَّاسِ ۖ وَ رَحْمَةً مِّنَّا ۖ

آپ کے رب نے فرمایا ہے کہ یہ میرے لیے بہت آسان ہے تاکہ ہم اسے اپنی طرف سے لوگوں کے لیے ایک نشانی اور رحمت بنا سکیں

وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضٰیًّا ۖ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۖ فَاجَاَهَا الْمَخَاضُ

اور یہ ایک طے شدہ بات ہے۔ پھر ان کو اس (بچے) کا حمل ہو گیا تو وہ اسے لے کر ایک دور جگہ چلی گئیں۔ پھر دردِ زہ انھیں لے آیا

اِلٰی جِدْعِ النَّخْلَةِ ۖ قَالَتْ لِیَسِّرْنِیْ مِنْ قَبْلِ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسِیًّا مَّنْسِیًّا ۖ

کھجور کے تنے کی طرف وہ کہنے لگیں اے کاش! میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی اور میں بھولی بھری ہو جاتی۔

فَنَادٰهَا مِنْ تَحْتِهَا اَلَّا تَحْزَنِیْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكَ تَحْتَكَ سَرِیًّا ۖ

پھر اس (فرشتے) نے انھیں ان (کی وادی) کے نشیب سے پکارا کہ غم نہ کیجیے آپ کے رب نے آپ کے نیچے سے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔

وَهُرِّمَى إِلَيْكَ بِجَذَعِ النَّخْلَةِ تُلْقِطُ عَلَيْكَ رَطْبًا جَنِيًّا ۝ فِكْرِي وَاشْرَبِي وَفَرِي عَيْنًا ۝

اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلایے یہ (درخت) آپ پر تازہ کھجوریں گرا دے گا۔ پھر آپ کھائیں اور پیئیں اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھیں

فَإِمَّا تَرَيْنَ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنَّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْمًا ۝

پھر اگر آپ کسی انسان کو دیکھیں تو (اشارے سے) کہہ دیں کہ میں نے رحمان کے لیے (نہ بولنے کے) روزے کی نذر مان رکھی ہے

فَلَنْ أَكَلِمَ الْيَوْمَ انْشِيَاءً ۝ فَاتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحِيلُهُ ۝ قَالُوا لِمَرِّمَ ۝

لہذا میں آج ہرگز کسی انسان سے بات نہیں کروں گی۔ پھر وہ اس (بچے) کو اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں انھوں نے کہا اے مریم!

لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ۝ يَا خَتَّ هُرُونَ مَا كَانَ أَبُوكَ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكَ بَغِيًّا ۝

یقیناً تم تو بڑی عجیب چیز لائی ہو۔ اے ہارون کی بہن! نہ تو تمھارے والد بُرے آدمی تھے اور نہ ہی تمھاری والدہ بدکار تھیں۔

فَإَشَارَتْ إِلَيْهِ ۝ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ ۝

تو انھوں نے اس (بچے) کی طرف اشارہ کیا وہ سب بولے ہم کیسے بات کریں (اس سے) جو گہوارے میں (پڑا ہوا) ایک بچہ ہے؟ وہ (بچہ) بول اٹھا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں

أَتَذْكُرَ الْكُتُبَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۝ وَجَعَلَنِي مُبْرَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ ۝ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ ۝

اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور مجھے بابرکت بنایا جہاں بھی میں ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا

مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ وَبَرًّا بِوَالِدَتِي ۝ وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ ۝

جب تک میں زندہ رہوں۔ اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور اس نے مجھے سرکش (و) نافرمان نہیں بنایا۔ اور سلامتی ہے مجھ پر

يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ۝ ذَلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۝ قَوْلَ الْحَقِّ ۝

جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں وفات پاؤں گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔ یہ مریم (علیہا السلام) کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) ہیں یہی سچی بات ہے

الَّذِي فِيهِ يَسْتَرْوْنَ ۝ مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ ۝ سُبْحَنَهُ ۝ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا ۝

جس میں لوگ شرم کرتے ہیں۔ اللہ کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے وہ پاک ہے اس سے جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے یہی فرماتا ہے

فَأَنسَأْ يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۝ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝

کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ اور بے شک اللہ میرا اور تمھارا رب ہے تو اسی کی عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے۔

فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۝ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝

پھر مختلف جماعتیں آپس میں اختلاف میں پڑ گئیں تو ان لوگوں کے لیے تباہی ہے جنہوں نے انکار کیا ایک بڑے دن کی حاضری سے۔

أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصُرْ ۝ يَوْمَ يَأْتُوتُنَا لَكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝

کیا خوب سنتے اور دیکھتے ہوں گے جس دن وہ ہمارے پاس آئیں گے لیکن آج ظالم لوگ واضح گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَأَنْذَرَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

اور آپ ان کو حسرت کے دن سے ڈرائے جب (ہر) کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ لوگ (آج دنیا میں) غفلت میں ہیں اور وہ ایمان نہیں لاتے۔

إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ۝ وَادْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ۝

بے شک ہم ہی زمین کے وارث ہوں گے اور جو اس کے اوپر ہے اور ہماری ہی طرف وہ لوٹائے جائیں گے۔ اور آپ کتاب میں ابراہیم (علیہ السلام) کا ذکر کیجیے

إِنَّهُ كَانَ صَدِيقًا نَبِيًّا ۝ إِذْ قَالَ لِأَيُّهِ يَأْكَبُ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ

بے شک وہ بڑے سچے نبی تھے۔ جب انھوں نے اپنے باپ سے کہا کہ اے میرے باپ! تو ان چیزوں کی کیوں پوجا کرتا ہے جو نہ سنتی ہیں اور نہ دیکھتی ہیں

وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا ۝ يَأْكَبُ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي

اور نہ ہی وہ تیرے کچھ کام آسکتی ہیں؟ اے میرے باپ! بے شک میرے پاس وہ علم آیا ہے جو تیرے پاس نہیں آیا پس تو میری پیروی کر

أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝ يَأْكَبُ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَنِ عَصِيًّا ۝

میں تیری سیدھے راستہ کی طرف رہ نمائی کروں گا۔ اے میرے باپ! تو شیطان کی پوجا نہ کر بے شک شیطان رحمن کا بڑا ہی نافرمان ہے۔

يَأْكَبُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ عَذَابُكَ مِنَ الرَّحْمَنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ۝

اے میرے باپ! بے شک میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمان کا کوئی عذاب پہنچے پھر تو (عذاب میں) شیطان کا ساتھی ہو جائے۔

قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ هُوَ إِلَّا يَهْدِي لِيَأْبُرْهُمُ لَيْنَ لَمْ تَنْتَهُ لَأَرْجِسْكَ

(آزرنے) کہا اے ابراہیم! کیا تم میرے معبودوں سے منہ پھیرتے ہو اگر تم (اس کام سے) باز نہ آئے تو میں تمہیں ضرور رجم کر دوں گا

وَأَهْجُرْني مَلِيًّا ۝ قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي ۝

اور تم ہمیشہ کے لیے مجھ سے دور ہو جاؤ۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا (بس) تجھ پر سلام میں غنقریب اپنے رب سے تیرے لیے بخشش مانگوں گا

إِنَّهُ كَانَ فِي حَقِّكَ حَفِيًّا ۝ وَاعْتَزِلْكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

بے شک وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے۔ اور میں تم لوگوں سے الگ ہوتا ہوں اور اُن سے بھی جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو

وَأَدْعُوا رَبِّي ۝ عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا ۝ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ

اور میں اپنے رب ہی کی بندگی کروں گا امید ہے کہ میں اپنے رب کی بندگی کر کے محروم نہ رہوں گا۔ پھر جب وہ (ابراہیم علیہ السلام) ان سے الگ ہو گئے

وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۝ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۝ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝

اور اُن (بتوں) سے جن کی وہ اللہ کے سوا پوجا کرتے تھے ہم نے ان کو اسحاق (علیہ السلام بیٹا) اور یعقوب (علیہ السلام پوتا) عطا کیے اور ہم نے ان سب کو نبی بنایا۔

وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِنْ رَحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝ وَادْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَى ۝

اور ہم نے ان کو اپنی رحمت عطا فرمائی اور ہم نے ان کا ذکر خیر بہت بلند فرمادیا۔ اور آپ اس کتاب میں موسیٰ (علیہ السلام) کا (بھی) ذکر کیجیے

إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا ۚ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ۚ وَ نَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ

بے شک وہ خاص (بندے) تھے اور رسول (اور) نبی تھے۔ اور ہم نے انھیں طور (پہاڑ) کی دائیں جانب سے پکارا

وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا ۚ وَ هَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا ۚ

اور ازاں کی بات کہنے کے لیے انھیں اپنے قریب کیا۔ اور ہم نے انھیں اپنی رحمت سے ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو نبی بنا کر عطا فرمایا۔

وَ اذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُولًا نَبِيًّا ۚ

اور آپ اس کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا بھی ذکر کیجیے بے شک وہ وعدہ کے سچے تھے اور رسول (اور) نبی تھے۔

وَ كَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ ۚ وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ۚ وَ اذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ ۚ

اور وہ اپنے گھر والوں کو (خاص طور پر) حکم دیا کرتے تھے نماز اور زکوٰۃ کا اور وہ اپنے رب کے ہاں پسندیدہ تھے۔ اور آپ اس کتاب میں ادريس (علیہ السلام) کا ذکر کیجیے

إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ۚ وَ رَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ

بے شک وہ بڑے سچے نبی تھے۔ اور ہم نے انھیں بلند مرتبہ تک پہنچایا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا انبیاء (علیہم السلام) میں سے

مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ ۚ وَ مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ ۚ وَ مِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَ إِسْرَءِيلَ ۚ

(اور) آدم (علیہ السلام) کی اولاد میں سے اور ان میں سے جنھیں ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ سوار کیا تھا اور ابراہیم (علیہ السلام) اور اسرائیل (یعنی یعقوب علیہ السلام) کی اولاد میں سے

وَ مِمَّنْ هَدَيْنَا وَ اجْتَبَيْنَا ۚ إِذَا تُثْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَةُ الرَّحْمَنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَ بُكْيًا ۚ

اور ان میں سے جنھیں ہم نے ہدایت دی اور ہم نے پسند فرمایا جب ان پر رحمن کی آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو وہ سجدہ کرتے اور روتے ہوئے گر جاتے تھے۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف (نااہل) جانشین ہوئے جنھوں نے نماز کو ضائع کیا اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی

فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غِيًّا ۚ إِلَّا مَنْ تَابَ وَ آمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَوْلِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

تو وہ عذراں (کے انجام) سے دوچار ہوں گے۔ سوائے اس کے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کرتا رہا تو یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے

وَ لَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ۚ جَنَّتٍ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ ۚ

اور ان پر کچھ (بھی) ظلم نہیں کیا جائے گا۔ ہمیشہ رہنے والے دائمی باغات میں (رہیں گے) جن کا رحمان نے اپنے بندوں سے غائبانہ

إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا ۚ لَا يَسْعَوْنَ فِيهَا لَعْوًا إِلَّا سَلَامًا ۚ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَ عَشِيًّا ۚ

وعدہ فرمایا ہے بے شک اس کا وعدہ پورا ہونے والا ہے۔ وہ اس میں کوئی بے کار بات نہیں سنیں گے صرف سلام (سنیں گے) اور اس میں اُن کے لیے اُن کا رزق صبح و شام ہوگا۔

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ۚ وَ مَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۚ

یہی وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے بنائیں گے اس کو جو پرہیزگار ہے۔ اور ہم (فرشتے) آپ کے رب کے حکم کے بغیر نہیں اُترتے

لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ ۖ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۝

(سب) اسی کا ہے جو (کچھ) ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو اس کے درمیان ہے اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں ہے۔

رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ ۖ هَلْ تَعْلَمُ

(وہ) رب ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو ان دونوں کے درمیان ہے تو آپ اسی کی عبادت کیجیے اور اسی کی عبادت پر ثابت قدم رہیے کیا آپ اس کا کوئی (اور بھی)

لَهُ سَيِّئًا ۖ وَيَقُولُ الْإِنْسَانُ إِذَا مَا مِثْلُ لَسَوْفَ أَخْرُجَ حَيًّا ۖ أَوْ لَا يَذْكُرُ الْإِنْسَانُ

ہم نام جانتے ہیں۔ اور انسان کہتا ہے کہ کیا جب میں مر جاؤں گا تو ضرور غرقِ زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟ کیا انسان کو یہ یاد نہیں

أَنَا خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ ۖ وَكَمْ يَكُ شَيْئًا ۖ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ

کہ بے شک اس سے پہلے ہم نے اسے پیدا کیا جب کہ وہ کچھ بھی نہ تھا۔ تو آپ کے رب کی قسم! ہم انھیں اور شیطانوں کو ضرور جمع کریں گے

ثُمَّ لَنَحْضُرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۖ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ

پھر یقیناً ہم ان سب کو حاضر کریں گے جہنم کے گرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے۔ پھر ہم ہر گروہ میں سے ان لوگوں کو ضرور کھینچ کر نکالیں گے

أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَنِ عِتِيًّا ۖ ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ۖ

جو رحمان کے خلاف زیادہ سخت سرکش تھے۔ پھر یقیناً ہم خوب جانتے ہیں ان کو جو اس (جہنم) میں جھونکے جانے کے زیادہ حق دار ہیں۔

وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۖ ثُمَّ نُنْجِي الَّذِينَ اتَّقَوْا

اور تم میں سے ہر ایک اس (جہنم) پر سے گزرنے والا ہے یہ آپ کے رب کا حتمی فیصلہ ہے۔ پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے

وَنَذِرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ۖ وَإِذَا تَشَلَّىٰ عَلَيْهِمُ الْإِيتْنَا بَيِّنَاتٍ

اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے چھوڑ دیں گے۔ اور جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں

قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا ۚ أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَآحْسَنُ نَدِيًّا ۖ

تو جنھوں نے انکار کیا وہ مومنوں سے کہتے ہیں کہ دونوں گروہوں میں سے کون مقام کے اعتبار سے بہتر ہے اور مجلس کے اعتبار سے اچھا ہے۔

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِيعًا ۖ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلَاةِ

اور ہم ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر چکے ہیں جو ساز و سامان اور نمود و نمائش میں (ان سے کہیں) اچھی تھیں۔ آپ فرمادیجیے جو شخص گمراہی میں مبتلا ہو

فَلْيَبْذُذْ لَهُ الرَّحْمَنُ مَدًّا ۚ حَتَّىٰ إِذَا رَاوَا مَا يُوعَدُونَ ۖ إِمَّا الْعَذَابَ ۖ وَإِمَّا السَّاعَةَ ۖ

تو رحمان بھی اسے ڈھیل دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ دیکھیں گے جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے (یعنی) عذاب یا قیامت کو

فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرُّ مَكَانًا ۖ وَأَضْعَفُ جُندًا ۖ وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۖ

پھر غمگین انھیں معلوم ہو جائے گا کہ کون ہے بُرے مقام والا اور کس کا گروہ کمزور ہے۔ اور اللہ بڑھاتا ہے ہدایت یافتہ لوگوں کی ہدایت کو

وَالْبَقِيَّةُ الصُّلَحُتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَ خَيْرٌ مَّرَدًّا ۝ اَفَرَعَيْتَ الَّذِي

اور باقی رہنے والی نیکیاں ہیں جو آپ کے رب کے نزدیک ثواب میں بہتر ہیں اور انجام کے اعتبار سے (بھی) بہت اچھی ہیں۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا

كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتِيَنَّ مَالًا وَ وَلَدًا ۝ اَظْلَعَ الْغَيْبِ اَمْ اَتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا ۝

جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے مال اور اولاد ضرور دیا جائے گا۔ کیا اس نے غیب کی خبر پالی ہے یا اس نے رحمان سے کوئی عہد لے رکھا ہے؟

كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَ نَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝ وَ نَرِثُهُ

ہرگز (ایسا) نہیں (ہے)! ہم عنقریب اسے لکھ لیں گے جو کچھ وہ کہہ رہا ہے اور ہم اس کے لیے عذاب بڑھاتے چلے جائیں گے۔ اور ہم اس کے وارث ہوں گے

مَا يَقُولُ وَ يَأْتِينَا فَرْدًا ۝ وَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ۝

جو وہ کہتا ہے اور وہ ہمارے پاس آکھلا آئے گا۔ اور انھوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا لیے تاکہ وہ ان کے لیے باعث عزت ہوں۔

كَلَّا سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَ يَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝ اَلَمْ تَرَ

ہرگز (ایسا) نہیں (ہے)! عنقریب یہ معبود خود ہی اُن کی پوجا سے انکار کریں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا

اَنَّا ارْسَلْنَا الشَّيْطٰنَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤْزُهُمْ اَزًّا ۝ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ط

کہ بے شک ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے جو انھیں خوب اُکساتے رہتے ہیں۔ تو آپ ان کے لیے (عذاب کی) جلدی نہ کریں

اِنَّمَا نَعِدُّ لَهُمْ عَذَابًا ۝ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝ وَ نَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ

ہم خود ہی ان کے دن گن رہے ہیں۔ جس دن ہم پرہیزگاروں کو جمع کریں گے رحمان کے پاس مہمان بنا کر۔ اور ہم مجرموں کو ہانک کر

اِلَى جَهَنَّمَ وَرْدًا ۝ لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ اَتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝

لے جائیں گے جہنم کی طرف پیاسے (جان وروں کی طرح)۔ کسی کو شفاعت کا اختیار نہ ہوگا سوائے اس کے جس نے رحمان سے عہد لیا ہو۔

وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِذَا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ

وہ کہتے ہیں کہ رحمن نے بیٹا بنایا ہے۔ یقیناً تم بہت بھاری بات (زبان پر) لائے ہو۔ قریب ہے کہ آسمان اس (بات) سے پھٹ پڑیں

وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخْرُ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ اَنْ دَعَا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝

اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر جائیں۔ (اس لیے) کہ انھوں نے رحمن کے لیے اولاد کا دعویٰ کیا۔

وَ مَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

حالاں کہ رحمان کی شان نہیں کہ وہ کسی کو اولاد بنائے۔ آسمانوں اور زمینوں میں جو کوئی بھی ہے

اِلَّا اَتٰى الرَّحْمٰنَ عَبْدًا ۝ لَقَدْ اَخْصَهُمْ وَ عَدَّهُمْ عَدًّا ۝

وہ رحمان کے پاس بندہ کی حیثیت سے حاضر ہوگا۔ یقیناً اس (اللہ) نے اُن کا احاطہ کر رکھا ہے اور انھیں خوب اچھی طرح گن رکھا ہے۔

وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَرْدًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

اور ان میں سے ہر ایک قیامت کے دن اس کے پاس اکٹھا آئے گا۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے

سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا ۝ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ

عنقریب ان کے لیے رحمان محبت پیدا فرمادے گا۔ تو ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی زبان میں آسان فرمادیا ہے تاکہ آپ پر ہیزگاروں کو اس سے خوش خبری دیں

وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لَّدَا ۝ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ أَحَدٍ

اور جھگڑالو قوم کو اس کے ذریعہ ڈرائیں۔ اور ہم ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر چکے ہیں کیا آپ ان میں سے کسی ایک کو (بھی) محسوس کرتے ہیں

أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝

یا کسی کی کوئی آہٹ بھی سنتے ہیں؟

نوٹ: سُورَةُ مَرْيَمَ کی آیت 30 تا آیت 36 کے با محاورہ ترجمے کا امتحان لیا جائے۔

وعائیں

فَهَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا (سُورَةُ مَرْيَمَ: 5) وَأَجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا (سُورَةُ مَرْيَمَ: 6)

تو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما۔ اور اے میرے رب! اس کو پسندیدہ (انسان) بنا۔

ذخیرۃ الفاظ

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
اللہ کا بندہ	عَبْدُ اللَّهِ	بے شک میں	إِنِّي
جہاں کہیں بھی	أَيْنَ مَا	با برکت	مُبْرَكًا
زکوٰۃ	الزَّكَاةُ	نماز	الصَّلَاةُ
نیکی کرنے والا	بَرًّا	جب تک میں رہوں	مَا دُمْتُ
بد بخت	شَقِيًّا	سرکش	جَبَّارًا
میں اٹھایا جاؤں	أُبْعَثُ	مجھ پر	عَلَيَّ
کہ وہ بنائے	أَنْ يَتَّخِذَ	وہ لوگ شک کرتے ہیں	يَمْتَرُونَ
بے شک	إِنَّمَا	وہ فیصلہ فرماتا ہے	قَضَىٰ
ہو جا	كُنْ	وہ کہتا ہے	يَقُولُ
		تو وہ ہو جاتا ہے	فَيَكُونُ

مشق

درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1

i حبشہ کے بادشاہ کو کہا جاتا تھا:

(الف) نجاشی (ب) قیصر (ج) کسری (د) فرعون

ii شاہ حبشہ کے دربار میں تلاوت کی گئی:

(الف) سورۃ الحج کی (ب) سورۃ طہ کی (ج) سورۃ مریم کی (د) سورۃ الانبیاء کی

iii نجاشی کے دربار میں سورۃ مریم کی تلاوت کی:

(الف) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

iv سُورۃ مَرْيَمَ میں انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر ہے:

(الف) پانچ (ب) بیچھے (ج) سات (د) آٹھ

v معجزانہ طریقے سے تخلیق ہوئی:

(الف) حضرت نوح علیہ السلام کی (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی (د) حضرت سلیمان علیہ السلام کی

مختصر جواب دیجیے۔

2

i سُورۃ مَرْيَمَ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟ ii سُورۃ مَرْيَمَ کا خلاصہ لکھیے۔

iii سُورۃ مَرْيَمَ کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔ iv ہجرت حبشہ کا سبب کیا تھا؟

v سُورۃ مَرْيَمَ کی تلاوت سن کر نجاشی نے کیا کہا؟

درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ قرآنی الفاظ کے معنی لکھیں:

3

مَا دُمْتُ مُبْرَكًا يَمْتَرُونَ فَيَكُونُ الزَّكَاةُ شَقِيًّا أَنْ يَتَّخِذَ

دی گئی آیات کا با محاورہ ترجمہ لکھیں۔

4

- i وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ۝
- ii وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ۝
- iii ذَلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ۝
- iv وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَأَعْبُدُوهُ ۖ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝

تفصیلی جواب دیجیے۔

5

- i سُورَةُ مَرْيَمَ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مبارک زندگی سے علم و عمل کی جو باتیں معلوم ہوتی ہیں انہیں تحریر کیجیے۔
- حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں دو احادیث تلاش کر کے تحریر کیجیے۔
- تحقیق کیجیے کہ اسلامی تعلیمات میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی والدہ حضرت مریم عَلَیْہَا السَّلَام کا کیا مقام ہے؟
- ہجرت حبشہ کے بارے میں اپنی معلومات کو وسعت دیجیے۔ سیرت طیبہ کی کتابوں سے اس واقعہ کا پس منظر، ذیلی واقعات اور نتائج جاننے کی کوشش کیجیے۔
- تحقیق کیجیے کہ مسلمانوں کا حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟

برائے اساتذہ کرام:

- حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش کے حوالے سے طلبہ کو تفصیل سے بتائیں۔
- حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے معجزات کے بارے میں طلبہ کو آگاہی دیجیے۔
- سُورَةُ مَرْيَمَ میں جن انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا ذکر ہے ان کا مختصر تعارف طلبہ کو بتائیں۔
- قیامت کے حوالے سے جن گناہوں پر وعید آئی ہے ان سے بچنے کی تلقین کیجیے۔
- طلبہ کو سُورَةُ مَرْيَمَ کی آیت 30 تا آیت 36 کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کریں۔ ترجمہ سے متعلق امتحان صرف انہی آیات میں سے لیا جائے گا۔

سُورَةُ ظُحَىٰ

سُورَةُ ظُحَىٰ مکی سورت ہے۔ اس میں ایک سو پینتیس (135) آیات ہیں۔

تعارف

سُورَةُ ظُحَىٰ ان سورتوں میں سے ہے جن کے نام حروفِ مقطعات پر رکھے گئے ہیں۔ اس سورت کا آغاز حروفِ مقطعات میں سے ”ظہ“ سے ہوتا ہے اور اسی مناسبت سے اس سورت کا نام رکھا گیا ہے۔

سُورَةُ ظُحَىٰ کے آٹھ میں سے پانچ رکوعوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی بیان فرمائی گئی ہے۔ جن سورتوں کے بارے میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ یہ میرا قدیم مال اور قیمتی اثاثہ ہیں ان میں سے ایک سُورَةُ ظُحَىٰ بھی ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب تفسیر القرآن: 4739)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے واقعہ میں یہ تذکرہ ملتا ہے کہ جب وہ اپنی بہن کے گھر تشریف لے گئے اور انھوں نے اپنی بہن سے سُورَةُ ظُحَىٰ کی تلاوت سنی تو ان کے دل میں اسلام گھر کر گیا اور انھوں نے اسی وقت اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

سُورَةُ ظُحَىٰ کا خلاصہ ”حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تفصیلی تذکرہ اور پھر توحید، رسالت اور آخرت کا بیان“ ہے۔

مضامین

سُورَةُ ظُحَىٰ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے تین مراحل بیان کیے گئے ہیں: (1) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے مدین ہجرت فرمانے تک۔ (2) مدین سے صحرائے سینا کی طرف ہجرت۔ (3) صحرائے سینا ہجرت کے بعد سے وصال تک کا دور۔

آخر کے تین رکوعوں میں توحید، رسالت اور آخرت کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرتوں اور صفات کا ذکر ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کا مختصر تذکرہ ہے۔ آخرت میں نافرمانوں کے بُرے انجام کو بیان کیا گیا ہے۔ قرآن مجید کا مقام و مرتبہ بیان کر کے اس سے مُنہ موڑنے کی سزا بیان کی گئی ہے۔

سُورَةُ ظُحَىٰ کے آخر میں یہ سمجھایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ وہ کسی قوم کو اس کے کفر اور انکار پر

فوراً نہیں پکڑتا بلکہ مہلت دیتا ہے۔ اس لیے حق والوں کو صبر کے ساتھ دین کی دعوت کا کام کرتے رہنا چاہیے اور حق کا انکار کرنے والوں کے معاملے میں جلد بازی اور بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔

علمی و عملی نکات

- سُورَةُ قُطْعَةٍ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:
- اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا مکمل علم ہے دنیا میں کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ (سُورَةُ قُطْعَةٍ: 8)
- دنیا اور آخرت کی سلامتی ان کے لیے ہے جو ہدایت کی پیروی کریں۔ (سُورَةُ قُطْعَةٍ: 47)
- نصیحت سے اعراض کرنے والے قیامت کے دن بہت پچھتائیں گے۔ (سُورَةُ قُطْعَةٍ: 100)
- قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہی فیصلہ فرمائے گا کہ کون سفارش کرے۔ (سُورَةُ قُطْعَةٍ: 109)
- ہمیں اللہ تعالیٰ سے اپنے علم میں اضافہ کی دعا کرتے رہنے چاہیے۔ (سُورَةُ قُطْعَةٍ: 113)
- شیطان ہمارا دشمن ہے جو وسوسہ ڈال کر ہم سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرانا چاہتا ہے۔ (سُورَةُ قُطْعَةٍ: 120)
- اللہ تعالیٰ نے انسان میں شرم و حیا کی فطرت رکھی ہے۔ ہمیں بے حیائی اور بے پردگی سے بچنا چاہیے۔ (سُورَةُ قُطْعَةٍ: 121)
- قرآن مجید پر عمل نہ کرنے والوں کی دنیاوی زندگی تنگ کر دی جاتی ہے، یعنی ان کی دنیا ویران کر دی جاتی ہے۔ (سُورَةُ قُطْعَةٍ: 124)
- سابقہ قوموں کے کھنڈرات ہمارے لیے عبرت کے نشانات ہیں۔ (سُورَةُ قُطْعَةٍ: 128)
- ہمیں نمازوں کو وقت کی پابندی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔ (سُورَةُ قُطْعَةٍ: 130)
- دنیا کی نعمتیں ہماری آزمائش اور امتحان کے لیے ہیں۔ (سُورَةُ قُطْعَةٍ: 131)
- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید ہے۔ (سُورَةُ قُطْعَةٍ: 133)
- کون کامیاب ہے اور کون ناکام ہے، اس کا فیصلہ قیامت کے دن ہوگا۔ (سُورَةُ قُطْعَةٍ: 135)

سورہ طہ مکی ہے (آیات: ۱۳۵ / رکوع: ۸)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

طهٓ ۱ مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْفٰی ۚ ۱۱ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰی ۚ

طہ۔ (اے محبوب) ہم نے آپ پر قرآن اس لیے نہیں نازل فرمایا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔ بلکہ یہ تو ایک نصیحت ہے اس کے لیے جو (اللہ سے) ڈرتا ہے۔

تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰی ۚ ۱۲ الرَّحْمٰنُ عَلٰی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ۝

یہ اس (اللہ) کی طرف سے نازل ہوا ہے جس نے زمینوں اور بلند آسمانوں کو پیدا فرمایا۔ وہ بڑا مہربان عرش پر (اپنی شان کے لائق) جلوہ فرما ہوا۔

لَهُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی ۚ ۱۳ وَ اِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ ۝

اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین کی انتہائی گہرائی میں ہے۔ اور اگر تم زور سے بات کہو (یا آہستہ)

فَاِنَّهُ یَعْلَمُ السِّرَّ وَ اَخْفٰی ۝ ۱۴ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی ۝

تو وہ پوشیدہ بات اور اس سے زیادہ چھپی ہوئی بات جانتا ہے۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے لیے سب اچھے نام ہیں۔

وَ هَلْ اَتٰكَ حَدِیْثُ مُوسٰی ۚ ۱۵ اِذْ رَا نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهٖ امْكُثُوْا

اور کیا آپ کے پاس موسیٰ (علیہ السلام) کی خبر آئی؟ جب انھوں نے ایک آگ دیکھی تو انھوں نے اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ تم (یہیں) ٹھہرو

اِنِّیْ اَنْسُتُ نَارًا لَّعَلِّیْ اَتٰیْكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجْدُ عَلٰی النَّارِ هُدٰی ۝

بے شک میں نے آگ دیکھی ہے شاید میں تمھارے لیے بھی اس میں سے کوئی چنگاری لے آؤں یا آگ کے پاس میں کوئی رہ نمائی پالوں۔

فَلَمَّا اَتٰهَا نُودِیْ یٰمُوسٰی ۚ ۱۶ اِنِّیْ اَنَا رَبُّكَ فَاخْذَعْ نَعْلَیْكَ ۚ

پھر جب وہ اس (آگ) کے پاس پہنچے تو انھیں ندا کی گئی کہ اے موسیٰ! بے شک میں ہی تمھارا رب ہوں تو تم اپنے جوتے اتار دو

اِنَّكَ بِاَلْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی ۚ ۱۷ وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوحٰی ۝

بے شک تم مقدس وادی طوی میں ہو۔ اور میں نے تمھیں (رسول) چن لیا ہے تو اسے غور سے سنو جو وحی کی جا رہی ہے۔

اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۚ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ۝

بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے لہذا تم میری عبادت کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔

اِنَّ السَّاعَةَ اَتِیَتْ ۚ اَكَادُ اُخْفِیْهَا لِتُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰی ۝

بے شک قیامت آنے والی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کو خفیہ رکھوں تاکہ ہر جان کو بدلہ دیا جائے جو وہ کوشش کرتی ہے۔

فَلَا يَصُدُّكَ عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا وَ اتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَى ۝

لہذا تمہیں وہ (شخص) اس سے روک نہ دے جو اس (قیامت) پر ایمان نہیں رکھتا اور اس نے اپنی خواہش کی اتباع کی (ورنہ) پھر تم (بھی) ہلاک ہو جاؤ گے۔

وَمَا تِلْكَ بَيِّنَاتُ يُوسَىٰ ۝ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا

اور (اللہ نے پوچھا) اے موسیٰ! یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا یہ میرا عصا ہے میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں

وَأَهْشُ بِهَا عَلَىٰ غَنِيِّ ۚ وَلِي فِيهَا مَارِبٌ أُخْرَىٰ ۝ قَالَ

اور میں اس سے اپنی بکریوں کے لیے (پتے) جھاڑتا ہوں اور میرے لیے اس میں اور بھی کئی فائدے ہیں۔ (اللہ نے) فرمایا

أَلْقِهَا يُّوسَىٰ ۚ فَالْقَهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ۝ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۚ

اے موسیٰ! اسے (زمین پر) ڈال دو۔ تو انھوں نے اسے ڈال دیا تو وہ (عصا) اچانک دوڑتا ہوا سانپ بن گیا۔ (اللہ نے) فرمایا اسے پکڑ لو اور ڈرو نہیں

سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ۝ وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ

ہم ابھی اسے اس کی پہلی حالت پر واپس لے آئیں گے۔ اور اپنا ہاتھ اپنی بغل میں دباؤ وہ سفید چمک دار ہو کر نکلے گا بغیر کسی عیب کے

آيَةُ أُخْرَىٰ ۚ لِئُرِيكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَىٰ ۚ إِذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۚ

(یہ) دوسری نشانی (ہے)۔ (یہ) اس لیے کہ ہم تمہیں اپنی بڑی نشانوں میں سے کچھ دکھائیں۔ تم فرعون کے پاس جاؤ بے شک وہ سرکش ہو گیا ہے۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۚ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۚ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي ۚ

(موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کھول دے۔ اور میرے لیے میرا کام آسان بنا دے۔ اور میری زبان کی

يَفْقَهُوا قَوْلِي ۚ وَاجْعَلْ لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي ۚ هَارُونَ أَخِي ۚ

گرہ کھول دے۔ تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔ اور میرا ایک وزیر (مددگار) مقرر فرما دے میرے گھر والوں میں سے۔ (یعنی) میرے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو۔

اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ۚ وَاشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ۚ كُنِيَ لِسِيحًا كَثِيرًا ۚ

اُس سے میری قوت کو مضبوط فرما دے۔ اور اُسے میرے کام میں شریک فرما دے۔ تاکہ (یک جان ہو کر) ہم کثرت سے تیری پاکی بیان کریں۔

وَنَذُوكَ كَثِيرًا ۚ إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا ۝ قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يُّوسَىٰ ۚ

اور کثرت سے تیرا ذکر کریں۔ بے شک تو ہمیں خوب دیکھنے والا ہے۔ (اللہ نے) فرمایا اے موسیٰ! تمہیں دے دیا گیا جو کچھ تم نے مانگا ہے۔

وَلَقَدْ مَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ ۚ إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ ۚ

اور بے شک ہم نے تم پر احسان کیا تھا ایک بار اور بھی۔ جب ہم نے الہام کیا تمہاری والدہ کی طرف جو کچھ (اب تم پر) وحی کیا جا رہا ہے۔

أَنِ اقْضِ فِيهِ فِي الثَّابُوتِ فَأَقْضِ فِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ

کہ تم ان (موسیٰ علیہ السلام) کو صندوق میں رکھو پھر اُس (صندوق) کو دریا میں ڈال دو پھر دریا اُسے کنارے پر لا کر ڈال دے گا

يَاخُذْهُ عَدُوُّ لِي وَعَدُوُّ لَهٗ ۖ وَالْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّمَّنِي ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلَيَّ عَيْنِي ۝

(پھر) میرا اور اس کا دشمن اسے اٹھالے گا اور میں نے تم پر ڈال دی تھی اپنی طرف سے محبت اور تاکہ میری نگرانی میں تمہاری پرورش کی جائے۔

إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُ ۖ

جب تمہاری بہن (جنہی کی طرح) چلتے چلتے آئی پھر (فرعون کے گھر والوں سے) کہنے لگی کیا میں تمہیں اس (عورت) کا پتہ بتاؤں جو اس کی پرورش کرے

فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۖ

تو (اس طرح) ہم نے تمہیں تمہاری والدہ کے پاس پہنچا دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غمگین نہ ہو

وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا ۚ

اور (اے موسیٰ) تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا تو ہم نے تمہیں غم سے نجات عطا فرمائی اور ہم نے تمہیں کئی آزمائشوں سے گزارا

فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ ۚ ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ قَدَرٍ يُّوسَىٰ ۝

پھر تم کئی سال مدین والوں میں رہے پھر اے موسیٰ! تم (ہمارے) مقررہ وقت پر آ پہنچے۔

وَأَصْطَعْنَاكَ لِنَفْسِي ۚ إِذْهَبْ أَنتَ وَ أَخُوكَ بِأَيَّتِي وَ لَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي ۚ

اور میں نے تمہیں اپنے لیے خاص کر لیا ہے۔ تم اور تمہارا بھائی میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میرے ذکر میں سستی نہ کرنا۔

إِذْهَبَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۖ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا

تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ بے شک وہ (سرکشی میں) حد سے نکل چکا ہے۔ لہذا تم دونوں اُس سے نرمی سے بات کرنا

لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ ۝ قَالَا رَبَّنَا إِنَّا نَخَافُ أَنْ يُفْرِطَ عَلَيْنَا

شاید وہ نصیحت قبول کرے یا ڈر جائے۔ دونوں نے عرض کیا اے ہمارے رب! بے شک ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہم پر زیادتی کرے

أَوْ أَنْ يَطْغَىٰ ۝ قَالَ لَا تَخَافَا إِنِّي مَعَكُمَا أَسَمِعُ وَ أَرَىٰ ۝

یا سرکش ہو جائے۔ (اللہ نے) فرمایا تم دونوں ڈرو نہیں بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں میں سن (بھی) رہا ہوں اور دیکھ (بھی) رہا ہوں۔

فَاتَّبَعَهُ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّكَ فَارْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ ۚ

(اللہ نے فرمایا) لہذا تم دونوں اس کے پاس جاؤ پھر کہو بے شک ہم دونوں تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں لہذا تم ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دو

وَ لَا تُعَذِّبْهُمْ ۖ قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ مِّنْ رَبِّكَ ۖ وَ السَّلَامُ عَلَيَّ

اور انہیں تکلیفیں نہ پہنچاؤ ہم یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں اور سلامتی اس کے لیے ہے

مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ ۖ إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلَىٰ مَنْ كَذَّبَ وَ تَوَلَّىٰ ۝ قَالَ

جو ہدایت کی پیروی کرے۔ یقیناً ہماری طرف وحی فرمائی گئی ہے بے شک عذاب اس کو ہوگا جس نے (حق کو) جھٹلایا اور منہ موڑا۔ (فرعون نے) کہا

فَمَنْ رَّبُّكُمْ يُوسَىٰ ۖ قَالَ رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَىٰ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ ۝

تو اے موسیٰ! تم دونوں کا رب ہے کون؟ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی بناوٹ عطا فرمائی پھر (اس کی) راہ نمائی فرمائی۔

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَىٰ ۖ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ ۚ

(فرعون نے) کہا تو پہلی قوموں کا کیا حال ہوا؟ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا کہ اُن کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں محفوظ ہے

لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنْسَى ۚ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ مَهْدًا وَ سَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا

نہ میرا رب غلطی کرتا ہے اور نہ وہ بھولتا ہے۔ وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمہارے لیے راستے بنائے

وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ فَخَرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْ ثَبَاتٍ شَتَّىٰ ۖ كُلُّوْا وَارْعَوْا أَنْعَامَكُمْ ۚ

اور آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے نکالیں اس کے ذریعہ کئی اقسام کی مختلف نباتات۔ تم (خود بھی) کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی چراؤ

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَىٰ ۖ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَ فِيهَا نُعِيدُكُمْ

بے شک اس میں عقل مندوں کے لیے یقیناً نشانیاں ہیں۔ اسی (زمین) سے ہم نے تمہیں پیدا فرمایا اور اسی میں تمہیں واپس لے جائیں گے

وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ۖ وَلَقَدْ آرَيْنَهُ آيَاتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَ أَبَىٰ ۖ

اور اسی سے تمہیں ایک بار پھر نکالیں گے۔ اور یقیناً ہم نے اس (فرعون) کو اپنی ساری نشانیاں دکھائیں تو اس نے جھٹلایا اور انکار کیا۔

قَالَ أَجَعَلْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ أَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يُّوسَىٰ ۖ

(فرعون نے) کہا کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ تم ہمیں ہمارے ملک سے نکال دو اپنے جادو کے ذریعہ اے موسیٰ؟

فَلَنَاتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهِ ۖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ مَوْعِدًا

لہذا یقیناً ہم بھی تمہارے سامنے اسی طرح کا جادو لائیں گے پھر تم ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت مقرر کر لو

لَا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَ لَا أَنْتَ مَكَانًا سُوًى ۖ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمَ الزَّيْنَةِ

جس کی نہ ہم خلاف ورزی کریں اور نہ تم (مقابلہ) کھلے ہموار میدان میں (ہوگا)۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا تمہارے وعدہ کا دن جشن کا دن ہے

وَ أَنْ يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ۖ فَتَوَلَّىٰ فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهُ ثُمَّ أَتَىٰ ۖ

اور یہ کہ دن چڑھتے ہی لوگوں کو جمع کر لیا جائے۔ تو فرعون (اپنی جگہ) واپس چلا گیا تو اس نے اپنی چالیں جمع کیں پھر (مقابلہ کے لیے) آگیا۔

قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ وَيَلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ

موسیٰ (علیہ السلام) نے ان (جادوگروں) سے فرمایا تم پر افسوس ہے اللہ پر جھوٹ نہ باندھو ورنہ وہ تمہیں ایک سخت عذاب کے ذریعہ تباہ و برباد کر دے گا

وَ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ ۖ فَتَنَّا زَعْوًا أَمْ لَهُمْ بَيْنَهُمْ وَ أَسْرُوا النَّجْوَىٰ ۖ

اور واقعی وہ شخص ناکام ہوا جس نے جھوٹ باندھا۔ چناں چہ وہ اپنے معاملہ میں آپس میں جھگڑ پڑے اور چپکے چپکے سرگوشیاں کرنے لگے۔

قَالُوا إِنْ هَذَانِ لَسِحْرَانِ يُرِيدَانِ أَنْ يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا

وہ کہنے لگے یہ دونوں واقعی جادوگر ہیں جو چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہاری سرزمین سے نکال دیں اپنے جادو کے ذریعہ

وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَى ۚ فَاجْبِعُوا كَيْدَكُمْ ثُمَّ اتُّوَا صَفًّا ۚ وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ

اور تمہارے بہترین طریقہ (یعنی مذہب) کو ختم کر دیں۔ لہذا تم اپنی ساری چالیں جمع کر لو پھر صفیں باندھ کر آؤ اور یقیناً آج وہ کامیاب ہو گیا

مَنْ اسْتَعْلَى ۚ قَالُوا يُؤْتَسَىٰ إِمَّا أَنْ تُلْقَىٰ وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْفَى ۚ قَالَ بَلْ الْقَوَا

جو غالب رہا۔ (جادوگر) بولے اے موسیٰ! یا تو تم ڈالو یا ہم ہی پہلے ڈالتے ہیں۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا بلکہ تم ہی (پہلے) ڈالو

فَإِذَا جِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ آلِهًا تَسْعَى ۚ

پھر اچانک ان کی رسیاں اور لاشعیاں ان کے جادو کے اثر سے اُن (موسیٰ علیہ السلام) کو ایسی محسوس ہونے لگیں جیسے وہ دوڑ رہی ہیں۔

فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُّوسَىٰ ۚ قُنَّا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ ۚ

تو موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنے دل میں کچھ خوف محسوس ہوا۔ ہم نے فرمایا کہ خوف مت کرو بے شک تم ہی غالب رہو گے۔

وَأَلْقَىٰ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفُ مَا صَنَعُوا

اور تم (عصا زمین پر) ڈال دو جو تمہارے دائیں ہاتھ میں ہے وہ اس کو نکل جائے گا جو کچھ انھوں نے بنایا ہے

إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدٌ سَحِرٌ ۚ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ۚ

بے شک جو کچھ انھوں نے بنا رکھا ہے (وہ) صرف جادوگر کا دھوکا ہے اور جادوگر کامیاب نہیں ہوگا جہاں کہیں (حق کے مقابلہ میں) آئے۔

فَالْقَىٰ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَ مُوسَىٰ ۚ

تو جادوگر سجدے میں گر پڑے وہ کہنے لگے ہم ہارون (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) کے رب پر ایمان لائے۔

قَالَ آمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ أَدْنَىٰ لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمْ

(فرعون) بولا تم اس (موسیٰ علیہ السلام) پر ایمان لے آئے ہو اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں؟ بے شک وہ تمہارا بڑا ہے

الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَا قِطْعَنَ أَيْدِيكُمْ وَ أَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافِ

جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے تو اب میں ضرور کانٹوں گا تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں مخالف سمتوں سے

وَلَا وَصَلَبَكُمْ فِي جُدُوعِ النَّحْلِ ۚ وَ لَتَعْلَمَنَّ أَيْنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَ أَتَقَىٰ ۚ

اور تمہیں ضرور سولی پر لٹکا دوں گا کھجور کے تنوں پر اور تم ضرور جان لو گے ہم میں سے کس کا عذاب سخت اور زیادہ دیر باقی رہنے والا ہے۔

قَالُوا لَنْ نُؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَ الَّذِي فَطَرَنَا

انھوں نے کہا ہم تجھے ہرگز ترجیح نہیں دیں گے ان واضح دلائل پر جو ہمارے پاس آچکے ہیں اور اُس (اللہ) پر جس نے ہمیں پیدا فرمایا ہے

فَاقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ ۖ إِنَّمَا تَقْضِي هَذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۖ إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا

لہذا تو کر لے جو تو کرنے والا ہے تو صرف اس دنیا کی زندگی کے متعلق ہی فیصلہ کر سکتا ہے۔ بے شک ہم اپنے رب پر ایمان لائے ہیں

لِيَغْفِرَ لَنَا خَطِيئَاتِنَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۖ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَى ۝۴۱

تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے اور اس جادو (کے گناہ) کو بھی جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا تھا اور اللہ ہی سب سے بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

إِنَّهُ مَنْ يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ ۖ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى ۝۴۲

بے شک جو شخص اپنے رب کے پاس مجرم بن کر آئے گا تو بے شک اس کے لیے جہنم ہے جس میں نہ وہ مرے گا اور نہ جیے گا۔

وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَى ۝۴۳

اور جو شخص اُس کے پاس مومن بن کر آئے گا جس نے یقیناً نیک عمل بھی کیے ہوں گے تو انھی لوگوں کے لیے بلند درجات ہیں۔

جَبَّتْ عَدْنٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَذَٰلِكَ جَزَاؤُا مَنْ تَزَكَّى ۝۴۴

(یعنی) ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہ اُس کا بدلہ ہے جو پاک ہوا۔

وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ اسْرِ بِعِبَادِي فَاصْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۖ

اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے جاؤ پھر اُن کے لیے سمندر میں خشک راستہ بناؤ

لَّا تَخَفْ دَرَكًا ۖ وَلَا تَخْشَى ۝۴۵ فَاتَّبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ

کہ نہ تمہیں پکڑے جانے کا خوف رہے اور نہ (ڈوبنے کا) ڈر۔ پھر فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ اُن کا پیچھا کیا

فَغَشِيَهُم مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ۝۴۶ وَأَصْلَ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَىٰ ۝۴۷

تو سمندر اُن پر چھا گیا جو ان پر چھا جانا چاہیے تھا۔ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر دیا اور انھیں صحیح راستہ نہ دکھایا۔

يَبْنِي إِسْرَءِيلَ قَدْ أَنْجَيْنَاكَ مِّنْ عَدُوِّكَ ۖ وَعَدْنَاكَ جَانِبَ الطُّورِ الْأَيْمَنِ

اے بنی اسرائیل! یقیناً ہم نے تمہیں نجات عطا فرمائی تمہارے دشمن سے اور تم سے وعدہ فرمایا کہ وہ طور کے دائیں جانب (آنے کا)

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ۝۴۸ كَلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ

اور ہم نے تم پر مَنَّ و سلویٰ نازل فرمایا۔ اُن پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں رزق عطا فرمایا ہے اور اس میں حد سے نہ بڑھو

فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي ۖ وَ مَنْ يَحِلُّ عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوَىٰ ۝۴۹

ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہو جائے گا اور جس پر میرا غضب نازل ہوا تو یقیناً وہ تباہ ہو گیا۔

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ۝۵۰

اور یقیناً میں بہت بخشنے والا ہوں اس شخص کو جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیے پھر ہدایت پر قائم رہا۔

وَمَا أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوسَىٰ ۖ قَالَ هُمْ أُولَاءِ عَلَىٰ أَثَرِي

اور اے موسیٰ! تم نے اپنی قوم سے (پہلے آنے میں) جلدی کیوں کی؟۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا وہ لوگ بھی میرے پیچھے آرہے ہیں

وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ ۖ قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا

اور اے میرے رب! میں نے تیرے پاس (آنے میں) جلدی کی تاکہ ٹوراضی ہو جائے۔ (اللہ نے) فرمایا بے شک ہم نے آزمائش میں ڈال دیا

قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ۖ فَرَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ

تمھاری قوم کو تمھارے (آنے کے) بعد اور انھیں سامری نے گمراہ کر ڈالا ہے۔ تو موسیٰ (علیہ السلام) اپنی قوم کی طرف واپس آئے

غَضَبَانَ أَيسِفًا ۖ قَالَ يَقَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعَدًّا حَسَنًا

غصے (اور) غم کی حالت میں (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا اے میری قوم! کیا تمھارے رب نے تم سے ایک اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟

أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدْتُمْ أَنْ يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَبِّكُمْ

کیا تم پر طویل مدت گزر گئی تھی یا تم نے یہ چاہا کہ تم پر تمھارے رب کی طرف سے کوئی غضب نازل ہو جائے؟

فَاخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِي ۖ قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلِكِنَا وَلَكِنَّا حُمِلْنَا

لہذا تم نے میرے وعدہ کی خلاف ورزی کی۔ وہ کہنے لگے ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کی بلکہ ہم پر لا دے گئے تھے

أَوْزَارًا مِّنْ زِينَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنَاهَا فَكَذَلِكَ أَلْقَى السَّامِرِيُّ

قوم کے زیورات کے بوجھ تو ہم نے انھیں (آگ میں) پھینک دیا پھر اسی طرح سامری نے (بھی اپنے حصہ کے زیورات کو) ڈالا۔

فَاخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُورٌ فَقَالُوا هَذَا إِلَهُكُم

پھر (سامری نے) اُن کے لیے ایک بچھڑا بنا کر نکال لیا ایک جسم تھا جس کی گائے کی سی آواز تھی تو لوگ کہنے لگے یہ تمھارا معبود ہے

وَإِلَهُ مُوسَىٰ ۖ فَنَسِيَ ۖ أَفَلَا يَرَوْنَ إِلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا

اور موسیٰ کا بھی معبود ہے وہ (موسیٰ) تو بھول گئے۔ تو کیا وہ نہیں دیکھتے نہ وہ ان کو کسی بات کا جواب دیتا ہے

وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۖ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِنْ قَبْلُ

اور نہ ہی ان کے کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہے اور نہ ہی فائدہ کا۔ اور یقیناً ہارون (علیہ السلام) نے اُن سے پہلے ہی فرما دیا تھا

يَقَوْمِ إِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهِ ۖ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَنُ فَاتَّبِعُونِي

اے میری قوم! بے شک تم اس کے ذریعہ آزمائے گئے ہو حالاں کہ بے شک تمھارا رب تو رحمن ہے لہذا تم میری پیروی کرو

وَاطِيعُوا أَمْرِي ۖ قَالُوا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْكَ عَكْفِينَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَىٰ ۖ

اور میرے حکم کی اطاعت کرو۔ وہ کہنے لگے ہم تو اسی (کی پوجا) پر جمے رہیں گے جب تک موسیٰ ہمارے پاس واپس نہیں آجاتے۔

۳۱

قَالَ يَهُرُونَ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا۟ ۖ أَلَا تَتَّبِعَنِ ۚ

(موسیٰ علیہ السلام نے واپس آ کر) فرمایا اے ہارون! تمہیں کس چیز نے روکا تھا؟ جب تم نے انہیں دیکھا کہ یہ گمراہ ہو گئے ہیں۔ (اس بات سے کہ) تم میری پیروی کرتے

أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي ۚ قَالَ يَبْنَؤُمْ لَا تَأْخُذْ بِلِحَيَّتِي ۖ وَلَا بِرَأْسِي ۚ

کیا تم نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی؟ (ہارون علیہ السلام نے) فرمایا اے میری ماں کے بیٹے! آپ نہ میری داڑھی پکڑیں اور نہ میرا سر

إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَءِيلَ ۖ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ۚ

مجھے ڈر تھا کہ آپ یہ کہیں گے کہ تم نے تفرقہ ڈال دیا ہے بنی اسرائیل کے درمیان اور میری بات کا خیال نہیں رکھا۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يُسَامِرِي ۚ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ

(موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا اے سامری! تیرا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے وہ چیز دیکھی جو ان لوگوں نے نہیں دیکھی تھی

فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ ۖ فَنَبَذْتُهَا ۖ وَكَذَلِكَ

تو میں نے فرشتے کے نقش قدم سے ایک مٹھی بھر لی پھر اس کو (بچھڑے پر) ڈال دیا اور اسی طرح

سَوَّلْتُ لِي نَفْسِي ۚ قَالَ فَادْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَوةِ أَنْ تَقُولَ

میرے نفس نے (اس کام کو) مجھے اٹھا بتایا۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا پھر تو چلا جا لہذا تیرے لیے زندگی میں یہ (سزا) ہے کہ تو کہتا رہ

لَا مِسَاسَ ۚ وَ إِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهُ ۚ وَ انْظُرْ إِلَى إِلَهِكَ

(مجھے) نہ چھونا اور تیرے لیے ایک (اور عذاب کا) وعدہ (بھی) ہے جس کی ہرگز خلاف ورزی نہ ہوگی اور دیکھ اپنے (اس) معبود کی طرف

الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا لَّنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ۚ

جس (کی پوجا) پر تو جم کر بیٹھا رہا ہم اسے ضرور جلا ڈالیں گے پھر اُس (کی راکھ) کو ہم ضرور دریا میں اچھی طرح بکھیر دیں گے۔

إِنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ

بے شک تمہارا معبود تو اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے (اپنے) علم سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

كَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَ قَدْ آتَيْنَكَ مِنْ لَدُنَّا ذِكْرًا ۚ

(اے نبی ﷺ) اسی طرح ہم آپ سے بیان کرتے ہیں ان (قوموں) کی خبریں جو گزر چکی ہیں اور یقیناً ہم نے آپ کو اپنے پاس سے ذکر (قرآن) عطا فرمایا ہے۔

مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وِزْرًا ۚ خَلْدَيْنِ فِيهِ ۚ

جو کوئی اس سے منھ موڑے گا تو بے شک وہ قیامت کے دن (گناہ کا) بوجھ اٹھائے گا۔ (ایسے لوگ) اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حِمْلًا ۚ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ وَ نَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ

اور یہ بوجھ اٹھانا قیامت کے دن ان کے لیے بُرا ہوگا۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا ہم مجرموں کو اکٹھا کریں گے

يَوْمَئِذٍ ذُرْقًا ۚ يَتَخَفَتُونَ بَيْنَهُمْ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ۝

اس دن اس حال میں کہ ان کی آنکھیں نیلی نیلی ہوں گی۔ وہ آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے ہوں گے کہ تم (دنیا میں) دس دن کے سوا نہیں ٹھہرے۔

نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ۝

ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہہ رہے ہوں گے جب ان میں سے بڑا سمجھ دار کہے گا کہ تم ایک دن کے سوا نہیں ٹھہرے۔

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ۖ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝

اور (اے محبوب ﷺ!) وہ آپ سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں تو آپ فرمادیجیے کہ میرا رب انھیں دھول بنا کر اڑا دے گا۔ اور زمین کو (ایسا) صاف میدان بنا دے گا۔

لَا تَرَى فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ

کہ جس میں آپ نہ کہیں پستی دیکھیں گے اور نہ بلندی۔ اس دن لوگ ایک پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے جس کی خلاف ورزی نہ ہوگی اور رحمان کے سامنے

لِلرَّحْمَنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ۚ يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ

سب آوازیں پست ہو جائیں گی تو تم ہلکی سی آواز کے سوا کچھ نہیں سناؤ گے۔ اس دن سفارش کچھ کام نہ آئے گی مگر جس کے لیے رحمان اجازت دے

وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ۝

اور جس کی بات پسند فرمائے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ (اپنے) علم سے اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ

اور سب چہرے جھک جائیں گے اس زندہ (اور) قائم رہنے والے کے آگے اور وہ یقیناً ناامرا اور ہا جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا۔ اور جو نیک کام کرے

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخْفُ ظُلْمًا ۖ وَلَا هَضْمًا ۝ وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا

اور وہ مومن بھی ہو تو اسے نہ کسی ظلم کا خوف ہوگا اور نہ نقصان کا۔ اور اسی طرح ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا

وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝

اور اس میں ہم نے طرح طرح سے ڈرانے کی باتیں بیان کیں تاکہ وہ پرہیزگار بنیں یا (قرآن) ان کے لیے کوئی نصیحت پیدا کر دے۔

فَتَعَلَى اللَّهِ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۖ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ ۚ

تو بہت بلند ہے اللہ جو حقیقی بادشاہ ہے اور آپ قرآن (پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کریں اس سے قبل کہ اس کی وحی آپ پر پوری اتر جائے

وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝ وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلِ فَتَسَىٰ

اور آپ دعا کیجیے کہ اے میرے رب! مجھے علم میں اور ترقی عطا فرما۔ اور یقیناً ہم نے اس سے پہلے آدم (علیہ السلام) سے بھی عہد لیا تھا تو وہ بھول گئے

وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عِزْمًا ۝ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ ۖ

اور ہم نے ان میں (خطا کا) کوئی عزم نہ پایا۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے

آبِ ۱۶۱ فَقُلْنَا يَادَمُ إِنَّ هَذَا عَدُوٌّ لَكَ وَ لِرِزْوَجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكَ مِنَ الْجَنَّةِ

اس نے انکار کیا۔ پھر ہم نے کہا اے آدم! بے شک یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے تو وہ تم دونوں کو جنت سے نکلواندے پھر تم تکلیف میں پڑ جاؤ۔

فَتَشْتَقِي ۱۶۲ إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ ۱۶۳ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَصْحَىٰ ۱۶۴

بے شک تمہارے لیے (جنت میں) یہ ہے کہ اس میں نہ کبھی تم بھوکے رہو گے اور نہ برہنہ ہو گے۔ اور یہ کہ اس میں نہ تمہیں پیاس لگے گی اور نہ دھوپ۔

فَوَسَّوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ يَادَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَى شَجَرَةِ الْخُلْدِ

تو شیطان نے (ان کے دل میں) وسوسہ ڈالا وہ کہنے لگا اے آدم! کیا میں تمہیں بتاؤں ہمیشہ (کی زندگی) کا درخت

و مُلْكٍ لَا يَبْلَىٰ ۱۶۵ فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوَاتُهُمَا

اور ایسی بادشاہی جسے زوال نہ آئے؟ پھر دونوں نے اس میں سے کھا لیا تو ان دونوں کے لیے ان کی شرم کے مقامات ظاہر ہو گئے

و طِفْقًا يَخُصِفْنَ عَلَيْهَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ ۖ وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ ۱۶۶

اور دونوں جوڑ کر رکھنے لگے اپنے اوپر جنت کے پتے اور آدم (علیہ السلام) نے (بھول کر) اپنے رب سے لغزش کی تو (اپنے مطلوب سے) بے راہ ہو گئے۔

ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَ هَدَىٰ ۱۶۷ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ

پھر ان کے رب نے انہیں چُن لیا پس ان کی توبہ قبول فرمائی اور ہدایت عطا فرمائی۔ (اللہ نے) فرمایا تم دونوں اکٹھے یہاں سے اتر جاؤ تم میں سے بعض

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ فَأَمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى ۖ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْغَىٰ ۱۶۸

بعض کے دشمن ہیں پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف میں پڑے گا۔

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا ۖ وَ نَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْمَىٰ ۱۶۹

اور جس نے میرے ذکر سے منھ پھیرا تو بے شک اس کی (دنیاوی) معاش تنگ ہو جائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ۱۷۰ قَالَ كَذَلِكِ أَتَتْكَ آيَاتُنَا

وہ کہہ گا اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھنے والا تھا۔ (اللہ) فرمائے گا اسی طرح تمہارے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں

فَنَسِيتَهَا ۖ وَ كَذَلِكِ الْيَوْمَ تُنْسىٰ ۱۷۱ وَ كَذَلِكِ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ

پھر تم نے انہیں بھلا دیا اور اسی طرح آج تمہیں بھی نظر انداز کر دیا جائے گا۔ اور اسی طرح ہم بدلہ دیں گے اسے جو حد سے گزرے

وَ لَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ ۖ وَ لَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَ أَبْقَىٰ ۱۷۲ أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ

اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے اور یقیناً آخرت کا عذاب بہت سخت اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ تو کیا انہیں (اس بات سے) رہنمائی نہ ملی

كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسْكِنِهِمْ ۖ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَىٰ ۱۷۳

کہ ہم ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکے جن کے رہنے کی جگہوں میں یہ چلتے پھرتے ہیں یقیناً اس میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَاجِبًا مُسْمًى ۖ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ

اور اگر آپ کے رب کی بات پہلے سے طے شدہ نہ ہوتی اور ایک مقرر وقت نہ ہوتا تو (ان پر عذاب کا آنا) لازم ہو جاتا۔ تو آپ ان کی باتوں پر صبر کیجیے

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا

اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کیجیے سورج کے طلوع سے پہلے (نماز فجر میں) اور غروب ہونے سے پہلے (نماز عصر میں)

وَمِنْ أَنَايِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ

اور رات کے کچھ اوقات (نماز مغرب اور عشاء) میں تسبیح کیجیے اور دن کے کناروں پر (زوال کے بعد ظہر کے وقت) بھی تاکہ آپ (انعام سے) راضی رہیں۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ

اور آپ ہرگز اپنی نگاہ بھی نہ اٹھائیے ان چیزوں کی طرف جو ہم نے ان میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دے رکھی ہیں

زَهْرَةً الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ

دنیاوی زندگی کی رونق کے طور پر تاکہ اس میں ہم انھیں آزمائیں اور آپ کے رب کا دیا ہوا رزق بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ

اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجیے اور اس پر قائم رہیے ہم آپ سے کوئی رزق نہیں مانگتے (بلکہ) ہم آپ کو رزق دیتے ہیں

وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ ۝۳۷ وَ قَالُوا لَوْ لَا يَأْتِيَنَا بِآيَةٍ مِنْ رَبِّهِ

اور بہتر انجام پر ہیزگاری کا ہی ہے۔ اور وہ (کفار) کہتے ہیں کہ یہ (رسول ﷺ) ہمارے پاس اپنے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے

أَوْ لَمْ تأْتِهِمْ بَيِّنَةٌ مَّا فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۚ ۝۳۸ وَ لَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُمْ بِعَذَابٍ مِّن قَبْلِهِ

کیا ان کے پاس وہ واضح دلیل نہیں آئی جو پہلے صحیفوں میں ہے؟ اور اگر ہم اس (رسول ﷺ) سے پہلے ہی انھیں عذاب سے ہلاک کر دیتے

لَقَالُوا رَبَّنَا لَوْ لَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنُتَّبِعَ آيَاتِكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ نُنْذَلَ وَ نَخْزَىٰ

تو وہ کہتے کہ اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اس سے پہلے کہ ہم ذلیل اور رسوا ہوتے۔

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوا ۚ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَىٰ

آپ (ﷺ) فرمادیجیے ہر کوئی منتظر ہے لہذا تم بھی انتظار کرو وغیرہ تم جان لو گے کہ کون سیدھی راہ پر چلنے والے ہیں اور کون ہدایت یافتہ ہیں۔

نوٹ: سُورَةُ طه کی آیت 25 تا آیت 37 کے با محاورہ ترجمے کا امتحان لیا جائے۔

دعائیں

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝

اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کھول دے۔ اور میرے لیے میرا کام آسان بنا دے۔

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي ۝ يَفْقَهُوا قَوْلِي ۝ (سُورَةُ قُطُفَةُ: 25+28)

اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔ تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (سُورَةُ قُطُفَةُ: 114)

اے میرے رب! مجھے علم میں اور ترقی عطا فرما۔

ذخیرۃ الفاظ

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
کھول دے	اِشْرَحْ	میرا سینہ	صَدْرِي
آسان کر دے	يَسِّرْ	کھول دے	اُحْلِلْ
میری زبان	لِّسَانِي	میرا بھائی	اَخِي
مضبوط کر دے	اَشْدِّدْ	میری کمر	اَزْرِي
تاکہ	كُنِي	ہم تیری تسبیح بیان کریں	نُسَبِّحُكَ
خوب دیکھنے والا	بَصِيرٌ	یقیناً	قَدْ
ہم نے احسان کیا	مَنْنًا	ایک مرتبہ اور بھی	مَرَّةً أُخْرَى



حدیث نبوی ﷺ

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے یوم عاشور کے بارے میں فرمایا:
 ”اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات عطا فرمائی تھی۔ اس لیے اس دن حضرت موسیٰ
 علیہ السلام نے روزہ رکھا تھا میں تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام سے تعلق رکھتا ہوں۔“
 چنانچہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی اس کا حکم دیا۔
 (صحیح بخاری: 2004)



درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1

i حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا تفصیلی ذکر ہے:

(الف) سُورَةُ مَرْيَمَ میں (ب) سُورَةُ طه میں (ج) سُورَةُ الْحَجِّج میں (د) سُورَةُ الْأَنْبِيَاء میں

ii سُورَةُ طه کو کون کر مسلمان ہوئے:

(الف) حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (ب) حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(ج) حضرت علی کرم اللہ وجہہ (د) حضرت زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

iii حق کا انکار کرنے والوں کے بارے میں مظاہرہ کرنا چاہیے:

(الف) جلد بازی کا (ب) زبردست غصے کا (ج) شعلہ بیانی کا (د) صبر و تحمل کا

iv حضرت محمد رَسُولُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سب سے بڑا معجزہ ہے:

(الف) پانی میں برکت (ب) چاند کے دو ٹکڑے ہونا

(ج) واقعہ معراج (د) قرآن مجید

v اصل کامیابی کا فیصلہ ہوگا:

(الف) نتیجے کے دن (ب) عید کے دن (ج) قیامت کے دن (د) حج کے دن

مختصر جواب دیجیے۔

2

i سُورَةُ طه کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟

ii سُورَةُ طه کا خلاصہ کیا ہے؟

iii سُورَةُ طه کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ قرآنی الفاظ کے معنی لکھیں:

3

بَصِيرٌ

لِسَانِي

أَزْرِي

قَدْ

إِشْرَخ

كُنِي

مَنْنَا

دی گئی آیات کا با محاورہ ترجمہ لکھیں۔

- | | | | |
|-----|---|----|--------------------------------|
| i | قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ | ii | وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝ |
| iii | وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي ۝ | iv | يَفْقَهُوا قَوْلِي ۝ |
| v | وَاجْعَلْ لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي ۝ | vi | إِنَّكَ كُنتَ بِنَا بَصِيرًا ۝ |

تفصیلی جواب دیجیے۔

- i سُورَةُ قُلُوبِہ کا تعارف اور مضامین تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے مختلف ادوار پر ایک مضمون تحریر کیجیے۔
- قرآن مجید کی جن سورتوں کے نام حروف مقطعات پر رکھے گئے ہیں ان کی ایک فہرست بنائیں۔
- حدیث اور سیرت کی کتابوں سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ تفصیل کے ساتھ پڑھیے اور اس بارے میں اپنی معلومات کو وسعت دیجیے۔

برائے اساتذہ کرام:

- سُورَةُ قُلُوبِہ میں موجود علم میں اضافے کی دعائیں طلبہ کو یاد کرائی جائیں۔
- ایمان کے راستے میں آنے والی مشکلات پر طلبہ کو صبر کی تلقین کیجیے۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے معجزات کے بارے میں طلبہ کو بتائیں۔
- طلبہ کو سُورَةُ قُلُوبِہ کی آیت 25 تا آیت 37 کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کریں۔
- ترجمہ سے متعلق امتحان صرف انہی آیات سے لیا جائے گا۔
- سُورَةُ قُلُوبِہ کی روشنی میں علمی و عملی زندگی کو کس طرح بہتر بنایا جاسکتا ہے؟ طلبہ کو اس حوالے سے آگاہ کیجیے۔

سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ

سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ مکی سورت ہے۔ اس میں ایک سو بارہ (112) آیات ہیں۔

تعارف

سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ میں پچھلے انبیاء کرام عَلَیْہِ السَّلَام کی نبوت کا حوالہ دے کر حضرت محمد رَسُولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّین صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کو ثابت فرمایا گیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ ہے۔ سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ ان سورتوں میں سے ہے جن کے بارے میں حضرت محمد رَسُولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّین صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ یہ میرا قدیم مال اور قیمتی اثاثہ ہیں۔ (صحیح بخاری: 4731)

دوسری مکی سورتوں کی طرح سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ کا خلاصہ بھی ”توحید، رسالت اور آخرت کا بیان“ ہے۔

مضامین

سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ اس وقت نازل ہوئی جب مشرکین مکہ مسلمانوں پر طرح طرح کے ستم ڈھا رہے تھے۔ سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ میں توحید باری تعالیٰ کے دلائل دیے گئے ہیں۔ قرآن مجید اور رسالت پر مشرکین کے اعتراضات کا بھرپور جواب دیا گیا ہے۔ سورت کے درمیانی حصہ میں انبیاء کرام عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت مریم عَلَیْہَا السَّلَام کا تذکرہ فرمایا گیا ہے

سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ کے آخر میں آخرت پر ایمان لانے کا ذکر ہے۔ قیامت کے قریب آنے اور دیگر احوال قیامت کا بیان ہے۔ پھر اس حقیقت کا ذکر ہے کہ ثابت قدمی اور اخلاص کے ساتھ نیکی کی راہ پر چلنے والوں کے لیے کامیابی ہے۔ ایسے لوگوں کو آخرت میں کوئی خوف نہ ہوگا۔ ساتھ ہی یہ بتایا گیا ہے کہ سرور کائنات حضرت محمد رَسُولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّین صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام جہانوں کے لیے سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

علمی و عملی نکات

- سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:
- قیامت کا وقت قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس لیے ہمیں اللہ تعالیٰ سے غافل ہو کر زندگی نہیں گزارنی چاہیے۔ (سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ: 1)
- جو بات ہم نہیں جانتے وہ ہمیں علم رکھنے والوں سے پوچھ لینی چاہیے۔ (سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ: 7)
- اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا محض کھیل تماشہ کے لیے نہیں بلکہ بامقصد طور پر پیدا فرمائی ہے۔ (سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ: 16-17)
- اللہ تعالیٰ ہمیشہ حق کو باطل سے ٹکرا کر باطل کا سرکچل دیتا ہے۔ (سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ: 18)
- اس کائنات میں اگر ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو زمین اور آسمان میں فساد برپا جاتا۔ (سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ: 22)
- ہر شخص اپنے اعمال کا اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہے۔ (سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ: 23)
- ہمیں مشکلات میں اللہ تعالیٰ کو پکارنا چاہیے کیوں کہ وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔ (سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ: 83)

اہم معلومات

- حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام کا لقب ابوالبشر ہے۔
- حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کا لقب خلیل اللہ ہے۔
- حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کا لقب کلیم اللہ ہے۔
- حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کا لقب روح اللہ ہے۔
- حضرت محمد رَسُولُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرُہٗ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔

حدیث نبوی ﷺ

تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ

”تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے لیے مسکرایا بھی صدقہ ہے۔“ (سنن ترمذی: 1956)

آیاتھا
۱۱۳

(۲۱) سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ مَكِّيَّةٌ (۷۳)

رُكُوعَاتُهَا
۷

سورة الانبیاء کی ہے (آیات: ۱۱۳ / رکوع: ۷)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ۝ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ ذِكْرِ

لوگوں کے لیے ان کے حساب کا وقت قریب آ گیا اور وہ غفلت میں منہ موڑے ہوئے ہیں۔ کوئی نئی نصیحت ان کے پاس

مِّنْ رَبِّهِمْ مُّحَدَّثٌ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ ۝ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ۝ لَأَهْبِئَتْ قُلُوبُهُمْ ۝ وَاسْرَوْا النَّجْوَى ۝

ان کے رب کی طرف سے نہیں آتی مگر وہ اسے کھیل کود میں لگے ہوئے سنتے ہیں۔ ان کے دل غافل ہوتے ہیں اور انھوں نے خفیہ سرگوشیاں کیں

الَّذِينَ ظَلَمُوا ۝ هَلْ هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۝ أَفَتَأْتُونَ السَّحَرَ وَانْتُمْ تُبْصِرُونَ ۝ قُلْ

جنہوں نے ظلم کیا کہ یہ (رسول) تم جیسا ایک بشری تو ہے تو کیا تم جادو کے پاس آتے ہو؟ حالانکہ تم دیکھ رہے ہو۔ (نبی کریم ﷺ نے فرمایا

رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۝ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ

میرا رب آسمان اور زمین کی ہر بات کو جانتا ہے اور وہی خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ بلکہ وہ کہنے لگے کہ (یہ قرآن) پریشان خواب ہیں

بَلْ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۝ فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ۝

بلکہ اس نے اسے گھڑ لیا ہے بلکہ وہ تو شاعر ہے تو ان کو چاہیے کہ ہمارے پاس کوئی نشانی لے آئیں جیسے پہلے رسول (نشانیاں) دے کر بھیجے گئے تھے۔

مَا أَمْنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا ۝ أَفَهُمْ يُؤْمِنُونَ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا

ان لوگوں سے پہلے کوئی (نا فرمان) بستی ایمان نہیں لائی جسے ہم نے ہلاک کیا تو کیا ایمان لائیں گے؟ اور آپ سے پہلے ہم نے جتنے رسول بھیجے وہ سب مرد ہی تھے۔

نُوحِي إِلَيْهِمْ فَسَئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَا

جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے تو علم والوں سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے ہو۔ اور ہم نے ان (انبیاء علیہم السلام) کے ایسے جسم نہیں بنائے تھے

يَاْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ ۝ ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ فَأَنْجَيْنَاهُمْ وَمَنْ نَّشَاءُ

کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ (دنیا میں) ہمیشہ رہنے والے تھے۔ پھر ہم نے ان (انبیاء علیہم السلام) کو وعدہ سچا کر دکھایا تو ہم نے انھیں اور جن کو ہم نے چاہا نجات دی

وَأَهْلَكْنَا السُّرِفِينَ ۝ لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ ۝ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝

اور حد سے بڑھنے والوں کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارے لیے نصیحت ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں؟

وَكَمْ قَصَبْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَأَنْشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۝ فَلَمَّا أَحْسُوا أَسَاسَنَا

اور کتنی ہی بستیاں ہم نے تباہ کیں جو ظالم تھیں اور ہم نے ان کے بعد دوسری قوموں کو پیدا فرمایا۔ پھر جب انھوں نے ہمارا عذاب محسوس کیا

إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ ۝ لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَ مَسْكِنُكُمْ

تو فوراً وہاں (بستیوں) سے بھاگنے لگے۔ (کہا گیا) مت بھاگو اور واپس جاؤ جہاں تمہیں آسودگی دی گئی تھی اور اپنے گھروں میں

لَعَلَّكُمْ تَسْأَلُونَ ۝ قَالُوا يُوَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ

تاکہ تم سے پوچھا جائے۔ وہ کہنے لگے ہائے ہماری خرابی! بے شک ہم ہی ظالم تھے۔ تو وہ یہی پکارتے رہے

حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خُمِدِينَ ۝ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَ الْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

یہاں تک کہ ہم نے انہیں (کھیتی کی طرح) کنا ہوا (اور آگ کی طرح) بجھا ہوا بنا دیا۔ اور ہم نے نہیں بنایا آسمان اور زمین کو اور جو ان کے درمیان ہے

لِعِبِينَ ۝ لَوْ أَرَدْنَا أَنْ نَتَّخِذَ لَهَوًا لَا نَتَّخِذُهُ مِنْ دُونِكَ ۝ إِنَّا كُنَّا فَعَلِينَ ۝

کھیل تماشے کے طور پر۔ اگر ہم کھیل ہی بنانا چاہتے تو یقیناً اسے اپنے پاس سے بنا لیتے اگر ہمیں یہی کرنا ہوتا۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۝

بلکہ ہم باطل پر حق کی چوٹ لگاتے ہیں تو وہ اُسے کچل دیتا ہے تو وہ اسی وقت مٹ جاتا ہے

وَلَكُمْ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ ۝ وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِ ۝ وَمَنْ عِنْدَهُ

اور تمہارے لیے تباہی ہے ان باتوں کی وجہ سے جو تم بناتے ہو۔ اور اسی کا ہے جو کوئی آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور جو (فرشتے) اس کے پاس ہیں

لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ۝ يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ لَا يَفْترُونَ ۝

وہ نہ اس کی عبادت سے تکبر کرتے ہیں اور نہ ہی تھکتے ہیں۔ وہ دن اور رات تسبیح بیان کرتے ہیں وہ سستی نہیں کرتے۔

أَمِ اتَّخَذُوا إِلَهًا مِّنَ الْأَرْضِ هُمْ يُنشِرُونَ ۝ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ

کیا ان لوگوں نے زمین میں سے ایسے معبود بنا لیے ہیں جو زندہ کر کے اٹھا سکتے ہیں؟ اگر ان (آسمان اور زمین) میں اللہ کے سوا اور (بھی) معبود ہوتے

لَفَسَدَتَا ۝ فَسُبْحَنَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝

تو یقیناً دونوں درہم برہم ہو جاتے لہذا پاک ہے اللہ جو عرش کا مالک ہے ان (تمام نازیبا) باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْأَلُونَ ۝ أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ إِلَهًا ۝

اس (اللہ) سے سوال نہیں کیا جاسکتا اُس کے متعلق جو وہ کرتا ہے بلکہ ان سے سوال کیا جائے گا۔ کیا ان لوگوں نے اس کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں

قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ ۚ هَذَا ذِكْرٌ مِّن مَّعِيَ وَ ذِكْرٌ مِّن قَبْلِي ۝

(اے نبی ﷺ!) آپ فرمادیجیے! اپنی دلیل یہ (قرآن) ان لوگوں کا ذکر ہے جو میرے ساتھ ہیں اور ان کا (بھی) ذکر ہے جو مجھ سے پہلے تھے

بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۚ الْحَقُّ فَهُمْ مُّعْرِضُونَ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُولٍ

بلکہ ان میں اکثر لوگ حق کو نہیں جانتے تو وہ منہ موڑے ہوئے ہیں۔ اور ہم نے آپ (ﷺ) سے پہلے جو بھی رسول بھیجا ان کو

إِلَّا نُوحِيَ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ﴿۱۵﴾ وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا

یہی وحی فرمائی کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو۔ اور وہ (مشرکین) کہتے ہیں رحمان نے کوئی اولاد بنا رکھی ہے

سُبْحَنَهُ ۖ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ﴿۱۶﴾ لَا يَسْئِفُونَهُ بِالْقَوْلِ وَ هُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ﴿۱۷﴾

وہ پاک ہے بلکہ وہ (فرشتے) معزز بندے ہیں۔ وہ اس کے آگے بڑھ کر بات نہیں کر سکتے اور وہ اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى وَ هُمْ

وہ (اللہ) ان باتوں کو جانتا ہے جو ان کے رو برو اور جو ان کے پس پردہ ہیں اور وہ اسی کی سفارش کریں گے جس کے لیے وہ (اللہ) راضی ہو اور وہ

مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ﴿۱۸﴾ وَ مَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهٌ مِّنْ دُونِهِ فَذَلِكْ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ط

اس کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اور ان میں سے جو کوئی کہے کہ میں اس کے سوا معبود ہوں تو ہم اس کو جہنم کی سزا دیں گے

كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿۱۹﴾ أَوْ لَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضَ

اسی طرح ہم ظالموں کو بدلہ دیتے ہیں۔ کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین دونوں (پانی برسنے اور سبزہ اُگنے سے) بند تھے

كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا ۖ وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲۰﴾ وَ جَعَلْنَا

پھر ہم نے ان دونوں کو کھول دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو بنایا تو کیا یہ ایمان نہیں لاتے۔ اور ہم نے

فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ ۖ وَ جَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿۲۱﴾

زمین میں پہاڑ بنائے کہ وہ انھیں لے کر ہلنے نہ لگے اور ہم نے اس میں کشادہ راستے بنا دیے تاکہ وہ راستہ پائیں۔

وَ جَعَلْنَا السَّمَاءَ سَفْفًا مَّحْفُوظًا ۖ وَ هُمْ عَنْ آيَاتِهَا مُعْرِضُونَ ﴿۲۲﴾ وَ هُوَ الَّذِي خَلَقَ الْيَلَّ وَ النَّهَارَ

اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنا دیا اور وہ اس (آسمان) کی نشانیوں سے منھ موڑے ہوئے ہیں۔ اور وہی ہے جس نے بنائے رات اور دن

وَ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ ط كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿۲۳﴾ وَ مَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ ط

اور سورج اور چاند (یہ) سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔ اور ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی انسان کو ابدی زندگی نہیں دی

أَفَإِن مَّتَّ فَهُمْ الْخُلْدُ وَ ﴿۲۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَاقَةُ الْمَوْتِ وَ نَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَ الْخَيْرِ فِتْنَةً ط

تو اگر آپ انتقال فرما جائیں تو کیا یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہیں بُرائی اور بھلائی میں آزمائش کے لیے مبتلا کرتے ہیں

وَ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿۲۵﴾ وَ إِذَا رَأَى الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوءًا

اور تم ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور جب کافر آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کا مذاق ہی اڑاتے ہیں

أَهَذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ ۚ وَ هُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمَنِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿۲۶﴾

(کہتے ہیں) کیا یہی ہے وہ جو تمہارے معبودوں کا ذکر (برائی کے ساتھ) کرتا ہے حالاں کہ وہ خود رحمان کے ذکر کے منکر ہیں۔

خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۖ سَأُورِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ۝ وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ

انسان جلد باز پیدا کیا گیا ہے عنقریب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا تو تم مجھ سے جلدی کا مطالبہ نہ کرو۔ اور وہ کہتے ہیں یہ (عذاب کا) وعدہ

إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكْفُونُ عَنْ وُجُوهِهِمُ النَّارَ

کب (پورا) ہوگا اگر تم سچے ہو؟ کاش کافر (اس وقت کو) جانتے جس وقت نہ تو یہ آگ کو اپنے چہروں سے ہٹا سکیں گے

وَلَا عَنْ ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝ بَلْ تَأْتِيهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا

اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔ بلکہ وہ (قیامت) ان پر اچانک آپڑے گی تو وہ ان کے ہوش کھو دے گی پھر نہ تو وہ اس کو ہٹا سکیں گے

وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝ وَلَقَدْ اسْتَهْزَيْ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ

اور نہ ہی ان کو مہلت ملے گی۔ اور یقیناً آپ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا تو ان لوگوں میں سے انہیں جو مذاق اڑاتے تھے اسی (عذاب) نے گھیر لیا

مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ قُلْ مَنْ يَكْلَأُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمَنِ ۖ بَلْ هُمْ

جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ (اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجیے کہ کون تمہاری حفاظت کرتا ہے؟ رات اور دن میں رحمان (کے عذاب) سے

عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُعْرِضُونَ ۝ أَمْ لَهُمُ إِلَهَةٌ تَنْصَعُهُمْ مِّنْ دُونِنَا ۖ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ أَنْفُسِهِمْ

بلکہ وہ اپنے رب کے ذکر سے مٹھ پھیرے ہوئے ہیں۔ کیا ہمارے سوا ان کے کچھ اور معبود ہیں جو انہیں بچا سکیں؟ وہ نہ تو خود اپنی مدد کر سکتے ہیں اور نہ

وَلَا هُمْ مِنَّا يُصْحَبُونَ ۝ بَلْ مَتَّعْنَا هَؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۖ أَفَلَا يَرَوْنَ

ہی انہیں ہمارا ساتھ حاصل ہوگا۔ بلکہ ہم نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو سامان (زندگی) دیا یہاں تک کہ ان پر لمبی عمر گزر گئی تو کیا وہ نہیں دیکھتے

أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۖ أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ ۝ قُلْ

کہ (مسلمانوں کو فتوحات دے کر) ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے آرہے ہیں تو کیا وہی غالب آنے والے ہیں؟ (اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجیے

إِنَّمَا أُنذِرُكُم بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ إِذَا مَا يُنْذَرُونَ ۝ وَلَئِنْ مَسَّتْهُمْ

بے شک میں تمہیں (اللہ کی) وحی کے ذریعہ (برے انجام) سے ڈراتا ہوں اور بہرے پکار کو نہیں سنتے جب انہیں ڈرایا جائے۔ اور اگر انہیں چھو جائے

نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يُوَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ

آپ کے رب کے عذاب کا جھوٹکا تو ضرور کہیں گے ہائے ہماری خرابی! بے شک ہم ہی ظالم تھے۔ اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو رکھیں گے

فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۖ وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ ۝

تو کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی (کسی کا عمل) ہوگا تو ہم اسے (بھی) لے آئیں گے اور ہم حساب لینے کے لیے کافی ہیں۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى وَ هَارُونَ الْفُرْقَانَ وَ ضِيََاءً وَ ذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ ۝

اور یقیناً ہم نے موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کو (کتاب) عطا فرمائی جو (حق و باطل میں) فرق کرنے والی اور روشنی دینے والی اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت تھی۔

الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَ هُمْ مِنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ ﴿٥١﴾

جو اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں اور قیامت کا بھی خوف رکھنے والے ہیں۔

وَ هَذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ أَنْزَلْنَاهُ أَفَأَنْتُمْ لَهُ مُنْكَرُونَ ﴿٥٢﴾

اور یہ (قرآن) مبارک نصیحت ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے تو کیا تم اس کا انکار کرنے والے ہو؟

وَ لَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا بِهِ عَلِيمِينَ ﴿٥٣﴾

اور ہم نے (موسیٰ علیہ السلام سے بھی) پہلے ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کی (شان کے مطابق) کامل بصیرت عطا فرمائی تھی اور ہم اُن کو خوب جاننے والے تھے۔

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَ قَوْمِهِ مَا هَذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عَاقِفُونَ ﴿٥٤﴾

جب (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا اپنے باپ اور اپنی قوم سے یہ کیسی صورتیں ہیں جن (کی پوجا) پر تم جم کر بیٹھے ہو؟

قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عِبَادِينَ ﴿٥٥﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ أَنْتُمْ وَ آبَاؤُكُمْ

انھوں نے کہا ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اُن کی پوجا کرتے ہوئے۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا یقیناً تم اور تمھارے باپ دادا

فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٥٦﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ أَمْ أَنْتَ مِنَ اللَّاعِبِينَ ﴿٥٧﴾

کھلی گمراہی میں پڑے رہے ہو۔ وہ بولے کیا تم ہمارے پاس حق لائے ہو یا تم کھیل تماشا کرنے والوں میں سے ہو؟

قَالَ بَلْ رَبُّكُمْ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ ۚ وَ أَنَا عَلَىٰ ذِكْمِهِ

(ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا بلکہ تمھارا رب آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے جس نے انھیں پیدا فرمایا ہے اور میں اس پر

مِّنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٥٨﴾ وَ تَاللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُمْ بَعْدَ أَنْ تُولُوا مُدْبِرِينَ ﴿٥٩﴾

گواہوں میں سے ہوں۔ اور اللہ کی قسم! میں یقیناً تمھارے بتوں کے ساتھ ضرور ایک تدبیر کروں گا اس کے بعد کہ جب تم پٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے۔

فَجَعَلَهُمْ جُودًا إِلَّا كِبِيرًا لَهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ ﴿٦٠﴾

پھر انھوں (ابراہیم علیہ السلام) نے ان (بتوں) کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا سوائے ان کے ایک بڑے (بت) کے تاکہ وہ لوگ اس کی طرف رجوع کریں۔

قَالُوا مَن مِّنْهُمْ فَعَلَ هَذَا بِالْهَتَنِ إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٦١﴾

وہ کہنے لگے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ یقیناً وہ ظالموں میں سے ہے۔

قَالُوا سَبْعَنَا فَتَى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ ﴿٦٢﴾

(کچھ) لوگوں نے کہا کہ ہم نے ایک نوجوان کو سنا ہے جو ان کا ذکر (برائی سے) کرتا ہے اسے ابراہیم کہا جاتا ہے۔

قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ ﴿٦٣﴾ قَالُوا

وہ بولے تو لاؤ اسے لوگوں کے سامنے تاکہ وہ (اس کا انجام) دیکھ لیں۔ (جب ابراہیم علیہ السلام آئے تو) ان لوگوں نے کہا

عَآئَتٌ فَعَلْتُمْ هَٰذَا بِإِذْنِنَا يُبْرِهِمْ ۖ

کیا تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کام کیا ہے اے ابراہیم!

قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا فَسَعَوْهُمْ إِنَّ كَاثِرًا يَنْطِقُونَ ۖ

(ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا (نہیں) بلکہ یہ کام کیا (ہوگا) ان کے اس بڑے (بت) نے لہذا تم انھی (بتوں) سے پوچھو اگر وہ بول سکتے ہیں۔

فَرَجَعُوا إِلَىٰ أَنفُسِهِمْ فَقَالُوا إِنَّكُمْ أَنْتُمُ الظَّالِمُونَ ۖ

پھر وہ اپنے دلوں میں سوچنے لگے تو (اپنے آپ سے) کہنے لگے بے شک تم خود ہی ظالم ہو۔

ثُمَّ نَكَّسُوا عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا هَٰؤُلَاءِ يَنْطِقُونَ ۖ

پھر (شرمندہ ہو کر) سر نیچا کر لیا (اور کہنے لگے) یقیناً تم جانتے ہو کہ یہ (بت) نہیں بولتے۔

قَالَ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا

(ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا تو کیا تم پوجتے ہو اللہ کے سوا (ان کو) جو نہ تمہیں کچھ فائدہ دے سکتے ہیں

وَلَا يَضُرُّكُمْ ۚ أَفِ لَكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۖ

اور نہ تمہیں نقصان دے سکتے ہیں؟ افسوس ہے تم پر اور ان پر جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا تو کیا تم عقل نہیں رکھتے؟

قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِن كُنْتُمْ فاعِلِينَ ۖ قُلْنَا نَبَارِئُ

وہ لوگ کہنے لگے تم اس کو جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرنے والے ہو۔ ہم (اللہ) نے فرمایا کہ اے آگ!

كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۚ وَارَادُوا بِهِ كَيْدًا

تو ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم (علیہ السلام) پر۔ اور ان لوگوں نے ان کے ساتھ ایک بُری چال کا ارادہ کیا تھا

فَجَعَلْنَاهُمْ الْأَخْسَرِينَ ۖ وَنَجَّيْنَاهُ وَنُوحًا

تو ہم نے ان ہی لوگوں کو کر دیا نقصان اٹھانے والے۔ اور ہم نے انھیں (ابراہیم علیہ السلام کو) اور لوط (علیہ السلام) کو نجات عطا فرمائی

إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ ۖ

اُس سرزمین کی طرف جس میں ہم نے جہان والوں کے لیے برکت رکھی تھی۔

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ ۖ

اور ہم نے انھیں (ابراہیم علیہ السلام کو) عطا فرمائے اسحاق (علیہ السلام) اور (اسحاق علیہ السلام پر) زائد یعقوب (علیہ السلام بھی) اور ہم نے ان سب کو نیکو کار بنایا۔

وَجَعَلْنَاهُمْ آيَةً يُهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ

اور ہم نے انھیں امام بنایا وہ ہمارے حکم سے ہدایت فرماتے تھے اور ہم نے ان کی طرف وحی فرمائی نیک کام کرنے کی

وَ إِقَامَ الصَّلَاةَ وَ آتَاءَ الزَّكَاةَ وَ كَانُوا عِبَادِينَ ۝۵۱

اور نماز قائم کرنے کی اور زکوٰۃ ادا کرنے کی اور وہ سب ہمارے عبادت گزار (بندے) تھے۔

وَ لَوْطًا آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَ عِلْمًا وَ نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبِيثَ ۝۵۲

اور لوٹ (علیہ السلام) کو ہم نے حکمت اور علم عطا کیا اور ہم نے انھیں اس بستی سے نجات دی جو گندے کام کرتی تھی بے شک وہ بُرے اور بدکردار لوگ تھے۔

إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَسَقِينَ ۝۵۳ وَ أَدْخَلْنَاهُ فِي رَحْمَتِنَا ۝۵۴ إِنَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝۵۵ وَ نُوحًا

اور ہم نے اُن (لوٹ علیہ السلام) کو اپنی رحمت میں داخل کیا بے شک وہ صالحین میں سے تھے۔ اور نوح (علیہ السلام) کو بھی (اپنی رحمت میں داخل فرمایا)

إِذْ نَادَىٰ مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَ أَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۝۵۶

جب اس سے پہلے انھوں نے پکارا تو ہم نے اُن کی دُعا قبول فرمائی پھر ہم نے انھیں اور ان کے گھر والوں کو بڑے غم سے

وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۝۵۷ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْجَعِينَ ۝۵۸

نجات عطا فرمائی۔ اور ہم نے ان کی مدد کی ان لوگوں پر جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا بے شک وہ بُرے لوگ تھے پھر ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔

وَ دَاوُدَ وَ سُلَيْمَانَ ۝۵۹ إِذْ يَحْكُمُونَ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَمَمُ الْقَوْمِ ۝۶۰

اور داؤد (علیہ السلام) اور سلیمان (علیہ السلام) کو یاد کیجیے) جب وہ کھیتی کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جب اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئیں

وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ ۝۶۱ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ ۝۶۲ وَ كَلَّا آتَيْنَا حُكْمًا وَ عِلْمًا ۝۶۳

اور ہم ان کے فیصلہ کو دیکھ رہے تھے۔ تو ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کو اس کا (صحیح فیصلہ) سمجھا دیا اور ہر ایک کو ہم نے حکمت اور علم عطا فرمایا

وَ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَ الطَّيْرَ وَ كُنَّا فاعِلِينَ ۝۶۴

اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد (علیہ السلام) کے تابع فرما دیا تھا جو تسبیح کرتے اور پرندوں کو بھی (تابع فرمایا) اور (یہ سب) ہم (نبی) کرنے والے تھے۔

وَ عَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَّكُمْ لِنُحْصِنَكُمْ مِنْ بَأْسِكُمْ ۝۶۵ فَهَلْ أَنْتُمْ شَاكِرُونَ ۝۶۶ وَ لِسُلَيْمَانَ

اور ہم نے اُن کو تمھارے لیے زریں بنانا سکھایا تاکہ وہ تمھاری لڑائی میں تمھیں بچائیں تو کیا تم شکر گزار بنتے ہو؟ اور تیز ہوا کو

الرِّيحَ عَاصِفَةً تَجْرِي بِأَمْرِ إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا ۝۶۷ وَ كُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمِينَ ۝۶۸

سلیمان (علیہ السلام) کے تابع کیا جو ان کے حکم سے چلتی اس زمین کی طرف جہاں ہم نے برکت دی ہے اور ہم تو ہر چیز کو جاننے والے ہیں۔

وَ مِنَ الشَّيَاطِينِ مَنْ يَغُوصُونَ لَهُ وَ يَعْمَلُونَ عَمَلًا دُونَ ذَلِكَ ۝۶۹ وَ كُنَّا لَهُمْ حَفِظِينَ ۝۷۰

اور کئی شیاطین (جنات) ایسے تھے جو ان کے لیے غوطہ لگاتے (تاکہ قیمتی پتھر نکالیں) اور اس کے علاوہ اور بھی کئی کام کرتے تھے اور ہم ان کی حفاظت کرنے والے تھے۔

وَ أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ ۝۷۱ إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّحِيمِينَ ۝۷۲

اور ایوب (علیہ السلام) کو یاد کیجیے) جب انھوں نے اپنے رب کو پکارا بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور آپ رحم فرمانے والوں میں سب سے زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَ مِثْلَهُمْ مَعَهُمْ

تو ہم نے ان کی دعا قبول کی پھر ہم نے دُور کی جو انہیں تکلیف تھی اور ہم نے انہیں ان کے گھر والے اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی عطا فرمائے

رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرًا لِلْعَبِيدِينَ ﴿٧٥﴾ وَ إِسْمَاعِيلَ وَ إِدْرِيسَ وَ ذَا الْكِفْلِ ط

یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور عبادت گزاروں کے لیے نصیحت ہے۔ اور اسماعیل (علیہ السلام) اور ادریس (علیہ السلام) اور ذوالکفل (علیہ السلام) کو بھی (یاد کیجیے)

كُلٌّ مِّنَ الصَّابِرِينَ ﴿٧٦﴾ وَ ادْخُلْنَهُمْ فِي رَحْمَتِنَا إِنَّهُمْ مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿٧٧﴾

یہ سب صبر کرنے والے تھے۔ اور ہم نے انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمایا بے شک وہ صالحین میں سے تھے۔

وَ ذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَن لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ

اور مچھلی والے (یونس علیہ السلام کو یاد کیجیے) جب وہ (قوم پر) غصہ کی حالت میں چلے گئے تو خیال کیا کہ ہم ان پر ہرگز متکئی نہیں کریں گے

فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٧٨﴾

پھر انھوں نے اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پاک ہے بے شک میں ہی نقصان کاروں میں سے ہوں۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَ نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ط وَ كَذَلِكَ نُجِي الْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٩﴾

تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ہم نے انہیں غم سے نجات عطا فرمائی اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو نجات عطا فرماتے ہیں۔

وَ زَكَرِيَّا إِذْ نَادَى رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَ أَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ﴿٨٠﴾

اور زکریا (علیہ السلام کو یاد کیجیے) جب انھوں نے اپنے رب کو پکارا اے میرے رب! مجھے تنہا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَ وَهَبْنَا لَهُ يَحْيَى وَ أَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ ط

تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انہیں یحییٰ عطا فرمائے اور ان کی (بانجھ) بیوی کو ان کے لیے درست فرما دیا

إِنَّهُمْ كَانُوا يُسْرِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَ يَدْعُونَنَا رَغَبًا وَ رَهَبًا ط وَ كَانُوا لَنَا خُشِعِينَ ﴿٨١﴾

بے شک وہ نیکیوں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں امید و خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے لیے عاجزی اختیار کرتے تھے۔

وَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِن رُّوحِنَا وَ جَعَلْنَاهَا وَ ابْنَهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿٨٢﴾

اور (یاد کیجیے) اس (مریم علیہا السلام) کو جنھوں نے اپنی عفت کی حفاظت کی تو ہم نے ان میں اپنی روح میں سے پھونک دیا

وَ جَعَلْنَاهَا وَ ابْنَهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿٨٣﴾ إِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً ط

اور انہیں اور ان کے بیٹے کو تمام جہان والوں کے لیے ایک نشانی بنا دیا۔ بے شک یہ تمھاری امت ایک ہی امت ہے

وَ أَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ﴿٨٤﴾ وَ تَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ ط كُلُّ إِلَيْنَا رُجْعُونَ ﴿٨٥﴾

اور میں تمھارا رب ہوں تو میری عبادت کرو۔ اور انھوں نے آپس میں اپنے (دین کے) معاملہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ہر ایک کو ہماری طرف ہی واپس آنا ہے۔

فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعِيدِهِ ۖ وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ ﴿١٣﴾

تو جو کوئی نیک اعمال کرے اور وہ مومن بھی ہو تو اس کی کوشش کی ناکدوری نہیں ہوگی اور ہم اس کے لیے لکھ رہے ہیں۔

وَحَرَمٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿١٤﴾ حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ

اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا (ان کے لیے) ممکن نہیں کہ وہ (دنیا میں) واپس آئیں۔ یہاں تک کہ یا جوج اور ما جوج کھول دیے جائیں گے

وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ﴿١٥﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ

اور وہ ہر بلندی سے نیچے کو دوڑتے آئیں گے۔ اور (قیامت کا) سچا وعدہ قریب آجائے گا تو اچانک کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی

الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ يَوِيلُنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿١٦﴾ إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ

رہ جائیں گی (وہ پکاراٹھیں گے) ہائے ہماری خرابی! یقیناً ہم اس سے غفلت میں تھے بلکہ ہم ہی ظالم تھے۔ بے شک تم اور جن کی تم اللہ کے سوا

دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۚ أَنْتُمْ لَهَا وَرِدُونَ ﴿١٧﴾ لَوْ كَانَ هَؤُلَاءِ إِلَهًا مَّا وَرَدَوْهَا ۚ

عبادت کرتے ہو سب دوزخ کا ایندھن بنو گے تم اس میں داخل ہونے والے ہو۔ اگر یہ (سچے) معبود ہوتے تو اس (جہنم) میں داخل نہ ہوتے

وَكُلٌّ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٨﴾ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ

اور وہ سب اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ وہاں ان کی چیخ و پکار ہوگی اور وہ اس میں (چیخ و پکار کے سوا) کچھ بھی نہ سن سکیں گے۔ بے شک جن کے لیے

سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ ۖ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ﴿٢٠﴾ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا ۚ وَهُمْ

پہلے سے ہی ہماری طرف سے بھلائی مقرر ہو چکی ہے وہ اس (جہنم) سے دُور رکھے جائیں گے۔ وہ تو اس (جہنم) کی آہٹ تک نہ سنیں گے اور وہ

فِي مَا اشْتَهَتْ أَنْفُسُهُمْ خَالِدُونَ ﴿٢١﴾ لَا يَحْزَنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّهِمُ الْمَلَائِكَةُ ۚ

اپنی من پسند چیزوں میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ وہ بڑی گھبراہٹ ان کو غمگین نہ کرے گی اور فرشتے ان کا استقبال کریں گے

هَٰذَا يَوْمُكُمْ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٢٢﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ

(اور کہیں گے) یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ اُس دن ہم آسمان کو یوں لپیٹ دیں گے جیسے لکھے ہوئے کاغذ لپیٹ دیے جاتے ہیں

كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ ۖ وَعَدًا عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ

جس طرح ہم نے پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح لوٹائیں گے ہم پر (یہ) وعدہ ہے بے شک ہم (ایسا ضرور) کرنے والے ہیں۔ اور یقیناً زبور میں

مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا

ہم نصیحت کے بعد یہ لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔ بے شک اس (قرآن) میں ایک بڑا پیغام ہے

لِقَوْمٍ عَابِدِينَ ﴿٢٥﴾ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿٢٦﴾ قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ

عبادت گزار لوگوں کے لیے۔ اور ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ فرما دیجیے میری طرف تو وحی کی جاتی ہے

اَنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَاحِدٌ ۖ قَهْلٌ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ ادْعُوا إِلَهُكُمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۖ

کہ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے تو کیا تم فرماں برداری کرتے ہو؟ پھر اگر یہ منھ موڑ لیں تو آپ فرما دیجیے کہ میں نے تمھیں یکساں طور پر خبردار کر دیا

وَإِنْ أَدْرِي أَقْرَبُ أَمْ بَعِيدُ ۖ مَا تُوعِدُونَ ۝ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ

اور میں نہیں جانتا کہ قریب ہے یا دور جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ بے شک وہ (اللہ) بلند آواز سے کی ہوئی بات کو جانتا ہے

وَيَعْلَمُ مَا تُكْتُمُونَ ۝ وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۝ قُلْ

اور وہ بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔ اور میں نہیں جانتا شاید یہ تمھاری آزمائش ہو اور ایک وقت تک کچھ فائدہ اٹھانا ہو۔ (نبی کریم ﷺ نے عرض کیا

رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ ۖ وَرَبُّنَا الرَّحْمَنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ۝۱۲۴

اے میرے رب! حق کے ساتھ فیصلہ فرما دے اور (اے کافرو!) ہمارا رب بڑا مہربان ہے اسی سے مدد و طلب کی جاتی ہے ان باتوں پر جو تم بیان کرتے ہو۔

نوٹ: سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ کی آیت 30 تا آیت 35 کے با محاورہ ترجمے کا امتحان لیا جائے۔

دعائیں

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ ۖ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ (سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ: 87)

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں ہی نقصان کاروں میں سے ہوں۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا ۖ وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ۝ (سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ: 89)

اے میرے رب! مجھے تنہا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔

ذخیرۃ الفاظ

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
ملے ہوئے	رَتَقًا	پھر ہم نے ان دونوں کو الگ کیا	فَفَتَقْنَهُمَا
پہاڑ	رَوَاسِي	کہ وہ ملنے نہ لگے	أَنْ تَمِيدَ
چھت	سَقْفًا	منھ موڑے ہوئے ہیں	مُعْرِضُونَ
تیر رہے ہیں	يَسْبَحُونَ	ہمیشہ رہنا	الْخُلْدُ
آزمائش	فِتْنَةً	وہی روکے ہوئے ہے	يُنْسِكُ
عبادت کا طریقہ	مَنْسَكًا	جس پر وہ چلنے والے ہیں	نَاسِكُوهُ

مشق

درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1

i سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ کو قرار دیا گیا ہے:

- (الف) قیمتی اثاثہ (ب) آنکھوں کی ٹھنڈک
(ج) قرآن کی زینت (د) سورتوں کی سردار

ii حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سرِ پا رحمت ہیں اس کا ذکر:

- (الف) سُورَةُ الْحَجِّ میں ہے (ب) سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ میں ہے
(ج) سُورَةُ مَرْيَمَ میں ہے (د) سُورَةُ طه میں ہے

iii سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ کے مطابق جو بات معلوم نہ ہو وہ پوچھ لینی چاہیے:

- (الف) بزرگوں سے (ب) صحافیوں سے
(ج) دین دار لوگوں سے (د) اہل علم سے

iv ہر شخص اپنے اعمال کا جواب دہ ہے:

- (الف) اساتذہ کو (ب) پولیس کو (ج) اللہ تعالیٰ کو (د) بزرگوں کو

v ہمیں مشکلات میں پکارنا چاہیے:

- (الف) طاقت وروں کو (ب) اللہ تعالیٰ کو (ج) ڈاکٹروں کو (د) والدین کو

مختصر جواب دیجیے۔

2

i سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟ ii سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ کی ایک فضیلت تحریر کیجیے۔

iii سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ کا خلاصہ کیا ہے؟ iv سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ قرآنی الفاظ کے معنی لکھیں:

3

أَنْ تَمِيدَ نَاسِكُوهُ يَسْبَحُونَ رَتَقًا مُعْرِضُونَ رَوَاسِي سَقَفًا

دی گئی آیات کا با محاورہ ترجمہ لکھیں۔

4

- i) وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿٣١﴾
- ii) وَجَعَلْنَا السَّبَّاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا ۖ وَهُمْ عَنْ آيَاتِهَا مُعْرِضُونَ ﴿٣٢﴾
- iii) وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ النَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٣٣﴾
- iv) وَمَا جَعَلْنَا لِلْبَشَرِ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَأَنْ تُمِتَّ فَهُمُ الْخُلْدُونَ ﴿٣٤﴾

تفصیلی جواب دیجیے۔

5

i) سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- قرآن مجید میں انبیاء کرام ﷺ کے واقعات، تاریخ بیان کرنے کے لیے نہیں بلکہ ہماری نصیحت کے لیے ہیں۔
- انبیاء کرام ﷺ کے واقعات سے زندگی گزارنے کے جو آداب معلوم ہوتے ہیں، انہیں اپنانے کی کوشش کیجیے۔
- سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ میں موجود انبیاء کرام ﷺ کی دعاؤں کا ترجمہ کے ساتھ ایک چارٹ بنائیں۔
- ”اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے“ اس آیت مبارکہ کی روشنی میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رحمت و شفقت کے کوئی سے تین واقعات تحریر کیجیے۔

برائے اساتذہ کرام:

- سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ میں مذکور حضرت یونس علیہ السلام کی دعا طلبہ کو یاد کرائی جائے جو مشکلات اور مصائب میں پڑھی جاتی ہے۔
- سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ میں آنے والے مشکل الفاظ کے معنی طلبہ سے لکھوائے جائیں۔
- نبی مکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رحمۃ للعالمین ہونے کے بارے میں طلبہ کو بتائیں اور ہمارے لیے اس میں کیا سبق ہے؟ اس حوالے سے بچوں کی تربیت کیجیے۔
- حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کو جو سلطنت دی گئی تھی اس حوالے سے طلبہ کو بتائیں۔
- طلبہ کو سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ کی آیت 30 تا آیت 35 کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کریں۔ ترجمہ سے متعلق امتحان صرف انہی آیات میں سے لیا جائے گا۔

سُورَةُ الْحَجِّ

سُورَةُ الْحَجِّ کی آیات کی تعداد اٹھتر (78) ہے۔

تعارف

سُورَةُ الْحَجِّ ایک منفرد سورت ہے، اس کا کچھ حصہ مدنی ہے اور کچھ مکّی، اس سورت کا نزول مکّہ مکرمہ میں ہجرت سے پہلے ہو چکا تھا اور تکمیل ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں ہوئی۔

اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ حج حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں کس طرح شروع ہوا اور اس کے بنیادی ارکان کیا ہیں۔ اسی وجہ سے اس سورت کا نام سُورَةُ الْحَجِّ ہے۔ سُورَةُ الْحَجِّ کا خلاصہ "قیامت کے احوال، حج و قربانی کا بیان اور جہاد کی اجازت" ہے۔

مضامین

سُورَةُ الْحَجِّ کی ابتدا میں قیامت کے احوال کا بیان ہے۔ قیامت کے دن منافقوں اور کافروں کے بُرے انجام اور مومنوں کے اچھے انجام کا ذکر ہے۔ پھر حج اور قربانی کے احکام کا بیان ہے۔ حج اور قربانی کی حقیقت سے آگاہ کیا گیا ہے۔

مشرکوں کے خلاف جہاد کی اجازت دی گئی ہے اور شرک سے منع کیا گیا ہے۔ جہاد کی اجازت کو مسلمانوں کے لیے خوش خبری قرار دیا گیا کیوں کہ اب انھیں کافروں کے ظلم و ستم کے خلاف طاقت کا استعمال کرنے کو کہ دیا گیا تھا۔ آنے والے حالات نے ثابت کیا کہ یہ اجازت واقعی ایک بڑی خوش خبری تھی۔

سُورَةُ الْحَجِّ کے آخر میں تمام انسانوں کو ایمان لانے کی بھرپور دعوت دی گئی ہے۔ پھر بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں اور انسانوں میں سے جس کو چاہا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرمایا۔ ایمان والوں کو عملِ صالح کرنے اور امت کی ذمہ داری ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

علمی و عملی نکات

سُورَةُ الْحَجِّ کے مطالعہ سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

- قیامت کا دن ایک نہایت سخت اور ہولناک دن ہوگا جو لوگوں کے ہوش اڑا دے گا۔ (سُورَةُ الْحَجِّ: 1-2)
- شیطان کی پیروی کرنے والے دنیا میں گمراہی اور آخرت میں عذاب میں ہوں گے۔ (سُورَةُ الْحَجِّ: 3-4)
- شرک کے لیے کوئی دلیل نہیں ہے۔ (سُورَةُ الْحَجِّ: 8-9-17)
- منافقین اللہ تعالیٰ کی عبادت کنارے کنارے رہ کر کرتے ہیں اور دنیا کے فائدے پر خوش ہوتے ہیں اور نقصان پر دین سے دور ہو جاتے ہیں۔ (سُورَةُ الْحَجِّ: 11)
- ساری کائنات اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہے۔ (سُورَةُ الْحَجِّ: 18)
- اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرماتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرتے ہیں۔ (سُورَةُ الْحَجِّ: 46)

خانہ کعبہ کا طواف حج کا اہم رکن ہے۔



سورہ حج مدنی ہے (آیات: ۷۸ / رکوع: ۱۰)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ ۖ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوُنَّهَا

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی (ہول ناک) چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے

تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَرَىٰ

ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیاں اپنا حمل گرا دیں گی اور (اے مخاطب) تو لوگوں کو نشے کی حالت میں دیکھے گا

وَمَا هُمْ بِسُكَرَىٰ وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ

حالاں کہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا سخت ہوگا۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں علم کے بغیر

وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ ۝ كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَنْ تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ

اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔ جس کے بارے میں لکھ دیا گیا ہے کہ جو اسے دوست بنائے گا تو وہ اسے گمراہ کر دے گا

وَيَهْدِيهِ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا

اور جہنم کے عذاب کا راستہ دکھائے گا۔ اے لوگو! اگر تمہیں (دوبارہ) جی اٹھنے میں کوئی شک ہے تو یقیناً ہم نے تم کو (پہلی بار بھی تو)

خَلَقْنَاكُمْ مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِّن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِّن عِلْقَةٍ ثُمَّ مِّن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ

مٹی سے پیدا کیا پھر ایک قطرہ سے پھر جے ہوئے خون سے پھر گوشت کی بوٹی سے (جس کی بناوٹ) مکمل بھی ہوتی ہے

وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنَبِّينَ لَكُمْ ۖ وَنُقَرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ آجَلٍ مُّسَمًّى

اور اُدھوری بھی تا کہ ہم تمہارے لیے ظاہر کر دیں اور ہم جس کو چاہتے ہیں رحموں میں ٹھہرائے رکھتے ہیں ایک خاص وقت تک

ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشَدَّكُمْ ۖ وَ مِنْكُمْ مَّن يُتَوَفَّىٰ

پھر تمہیں بچے کی صورت میں نکالتے ہیں پھر (تمہاری پرورش کرتے ہیں) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچ جاؤ۔ اور تم میں سے کوئی فوت ہو جاتا ہے

وَمِنْكُمْ مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْدَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا

اور تم میں سے کوئی ہے وہ جو ناکارہ عمر (زیادہ بڑھاپے) تک پہنچا دیا جاتا ہے تاکہ (بہت کچھ) جاننے کے بعد کچھ بھی نہ جانے

وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً ۖ فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَّتْ

اور تم دیکھتے ہو کہ زمین خشک پڑی ہوتی ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی ہے

وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٌ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنََّّهُ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَأَنََّّهُ عَلَىٰ

اور ہر قسم کی خوش نمائندائیاں اُگاتی ہے۔ یہ اس لیے ہے کہ بے شک اللہ ہی حق ہے اور بے شک وہی مردوں کو زندہ فرماتا ہے اور بے شک وہ ہر چیز پر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا ۚ وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ۝

بڑی قدرت والا ہے۔ اور بے شک قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں اور بے شک اللہ انھیں (زندہ کر کے) اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ۝

اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کے بارے میں جھگڑتا ہے بغیر کسی علم کے اور بغیر کسی دلیل کے اور بغیر کسی روشن کتاب کے۔

ثَانِيَ عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۖ لَهُ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَنُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

(اور تکبر سے) شانہ پھیرنے والا ہے تاکہ اللہ کے راستے سے (لوگوں کو) گمراہ کرے اس کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اسے چکھائیں گے

عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمْتَ يَدَكَ ۚ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝

جلنے کا عذاب۔ (کہا جائے گا) یہ اس کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور بے شک اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ ۖ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ ۚ وَإِنْ

اور لوگوں میں سے وہ بھی ہے جو اللہ کی عبادت کرتا ہے ایک کنارے پر (رہ کر) پھر اگر اسے کوئی بھلائی پہنچ جائے تو وہ اس (اسلام) سے مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر

أَصَابَتْهُ فَتْنَةٌ أُنْقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ ۖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ۖ ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۝

کوئی مصیبت پڑ جائے تو منہ کے بل الٹا پھر جاتا ہے اس شخص نے دنیا اور آخرت کا نقصان اٹھایا یہی تو کھلا نقصان ہے۔

يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُ وَمَا لَا نُنْفَعُهُ ۖ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبُعِيدُ ۖ يَدْعُوا لِمَنْ

وہ اللہ کے سوا ایسی چیز کو پوجتا ہے جو نہ اسے نقصان پہنچا سکتی ہے اور نہ اسے فائدہ دے سکتی ہے یہی تو دور کی گمراہی ہے۔ وہ اس کو پوجتا ہے

ضَرُّهُ أَقْرَبُ مِنْ نَفْعِهِ ۖ لَيْسَ الْمَوْلَىٰ وَلَيْسَ الْعَشِيرُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ أَمَنُوا

جس کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ قریب ہے وہ کیا ہی بُرا مددگار اور کیا ہی بُرا ساتھی ہے۔ بے شک اللہ داخل فرمائے گا ان کو جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ۝ مَنْ كَانَ يَظُنُّ

اور انھوں نے نیک اعمال کیے ایسی جنتوں میں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ جو کوئی یہ گمان رکھتا ہو

أَن لَّنْ يَنْصُرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ

کہ اللہ اس کی مدد نہیں فرمائے گا دنیا و آخرت میں تو وہ ایک رسی آسمان کی طرف لٹکائے پھر کاٹ دے پھر دیکھے کیا اس کی تدبیر اس چیز کو

يُذْهِبَنَّ كَيْدَهُ مَا يَغِيبُ ۝ وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ آيَةً بَيِّنَةً ۚ وَأَنَّ اللَّهَ يَهْدِيَ

دور کرتی ہے جس پر وہ غصہ ہو رہا ہے۔ اور اسی طرح ہم نے اس (قرآن) کو واضح آیتیں بنا کر نازل فرمایا اور بے شک اللہ جسے چاہتا ہے

مَنْ يُرِيدُ ۱۶ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِّينَ وَالنَّصْرَىٰ وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ۝

ہدایت نصیب فرماتا ہے۔ بے شک جو لوگ مومن ہیں اور جو یہودی ہیں اور ستارہ پرست اور عیسائی اور مجوسی اور وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا

إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ

اللہ ان سب کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ فرمادے گا بے شک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں بے شک اللہ ہی کے لیے سجدہ کرتے ہیں

مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالْدَّوَابُّ

جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمینوں میں ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی

وَكَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۖ وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُّكْرِمٍ ۖ

اور بہت سے وہ ہیں جن پر عذاب مقرر ہو چکا ہے اور جسے اللہ ذلیل کرے تو اسے کوئی عزت دینے والا نہیں ہے

إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۝ هَلْ مِنْ خَصَصْنِ احْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ

بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ یہ دو فریق (مومن و کافر) ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں تو جو کافر ہیں ان کے لیے

لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۖ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ۖ يُصْهِرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ

آگ کے کپڑے کاٹ دیے گئے ہیں (اور) ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ اس سے جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے

وَالْجُلُودُ ۖ وَلَهُمْ مَّقَامِعٌ مِّنْ حَدِيدٍ ۖ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ

اور کھالیں گل جائیں گی۔ اور ان (کی سزا) کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہیں۔ وہ جب بھی ارادہ کریں گے کہ غم (کی وجہ) سے اس (جہنم) سے نکل جائیں

أُعِيدُوا فِيهَا ۖ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ إِنَّ اللَّهَ يَدْخُلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ

وہیں لوٹا دیے جائیں گے اور (کہا جائے گا) جلنے کا عذاب چکھو۔ بے شک اللہ داخل فرمائے گا ان کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ۝

ایسی جنتوں میں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی وہاں ان کو سونے کے نگینے اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔

وَهُدًى إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۖ وَهُدًى إِلَى صِرَاطٍ الْحَمِيدِ ۝

اور انہیں (دنیا میں) پاکیزہ بات کی ہدایت کی گئی اور انہیں تمام تعریفوں والے (اللہ) کے راستہ کی طرف ہدایت کی گئی۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور جو روکتے ہیں اللہ کے راستہ سے اور مسجد حرام سے جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے (اس طرح) بنایا ہے

سَوَاءٌ الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ۖ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِالْحَادِ بِظُلْمٍ

کہ اس میں رہنے والے اور باہر سے آنے والے برابر ہیں جو بھی اس میں کسی قسم کے ظلم کے ساتھ کسی ٹیڑھ کا ارادہ کرے گا

تُذِقُهُ مِنْ عَذَابِ الْيَمِّ ۖ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ فِي شَيْءٍ

ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔ اور جب ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے خانہ کعبہ کی جگہ مقرر کی (اور حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں

وَطَهَّرَ بَيْتِي لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۖ

اور میرے گھر کو صاف ستھرا رکھیں طواف کرنے والوں کے لیے اور قیام کرنے والوں کے لیے اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے۔

وَإِذْنِ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۖ

اور لوگوں کے درمیان حج کا اعلان کریں (تو) وہ آپ کے پاس آئیں گے پیدل اور دبلے پتلے اونٹوں پر (جو) آئیں گے دُور دراز علاقوں سے۔

لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَةٍ

تاکہ وہ اپنے فائدے دیکھیں جو ان کے لیے رکھے گئے ہیں اور اللہ کا نام یاد کریں (قربانی کے) مقررہ دنوں میں

عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۖ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ۖ

ان جانوروں پر جو اس (اللہ) نے انھیں عطا فرمائے ہیں تو اس میں سے (خود بھی) کھائیں اور تنگ دست کو بھی کھلائیں۔

ثُمَّ لِيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلِيُوفُوا نُدُورَهُمْ ۖ وَلِيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۖ ذَٰلِكَ

پھر چاہیے کہ اپنا میل پکیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور قدیم گھر (بیت اللہ) کا طواف کریں۔ یہ (ہمارا حکم ہے)

وَمَنْ يُعْظَمْ حُرْمَتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۖ وَأُحِلَّتْ لَكُمْ الْأَنْعَامُ

اور جو تعظیم کرے اللہ کی حرمتوں کی تو وہ خود اسی کے لیے بہتر ہے اس کے رب کے نزدیک اور تمھارے لیے تمام مویشی حلال کر دیے گئے ہیں

إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۖ حُنْفَاءَ اللَّهِ

سوائے ان کے جو تمھیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو بتوں کی ناپاکی سے بچتے رہو اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔ ایک اللہ کے ہو کر رہو

غَيْرِ مُشْرِكِينَ بِهِ ۖ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ

اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوئے اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے تو (اس کا حال ایسا ہے کہ) جیسے وہ آسمان سے گر پڑا

فَتَخَطَّفَهُ الظَّيْرُ أَوْ تَهْوَىٰ بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ۖ ذَٰلِكَ

پھر (یا تو) اسے پرندے (راہ میں سے) اُچک لے جاتے ہیں یا ہوا اسے لے جا کر پھینک دیتی ہے کسی دُور دراز جگہ۔ یہ (ہمارا حکم ہے)

وَمَنْ يُعْظَمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ۖ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ

اور جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ بے شک دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔ تمھارے لیے ان (قربانی کے جانوروں) میں فائدے ہیں

إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۖ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنَسَكًا

ایک مقررہ وقت تک پھر ان (کے قربان کرنے) کی جگہ قدیم گھر (خانہ کعبہ) کے پاس ہے۔ اور ہر امت کے لیے ہم نے (قربانی کے) طریقے مقرر کیے ہیں

لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۖ فَالَهُمْ إِلَهُ وَاحِدٌ ۖ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۚ

تاکہ وہ اللہ کا نام لیا کریں ان مویشی چوپایوں پر جو اس (اللہ) نے انھیں عطا فرمائے ہیں تو تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے لہذا تم اسی کے فرماں بردار بنو

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ﴿٢٨﴾ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ

اور عاجزی کرنے والوں کو خوش خبری سنا دیجیے۔ (یہ) وہ لوگ (ہیں) کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں

وَالصَّادِقِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ ۖ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿٢٩﴾

اور جب ان پر مصیبت پڑتی ہے تو صبر کرنے والے ہیں اور نماز قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ۚ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافٍ ۚ

اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمھارے لیے بنایا ہے اللہ کی نشانیں میں سے ان میں تمھارے لیے فائدے ہیں پھر انھیں کھڑا کر کے (نحر کرتے ہوئے) ان پر اللہ کا نام لو

فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَاطْعُوا الْقَنَاعَ ۖ وَالْمُعْتَرِطَ

پھر جب وہ اپنے پہلو کے بل گر جائیں تو تم (خود بھی) اس میں سے کھاؤ اور کھلاؤ (نہ مانگ کر) قناعت کرنے والے کو اور (بے قرار ہو کر) مانگنے والے کو بھی

كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٣٠﴾ لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا

اسی طرح ہم نے ان کو تمھارے لیے مسخر کر دیا تاکہ تم شکر کرو۔ اللہ کو ہرگز نہ ان (قربانیوں) کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون

وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ

بلکہ اُس (اللہ) کو تمھاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے اسی طرح اس (اللہ) نے اُن (جانوروں) کو تمھارے لیے مسخر کر دیا تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو

عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ۖ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ﴿٣١﴾ إِنَّ اللَّهَ يُدْفِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا

اس پر کہ اس نے تمھیں ہدایت دی اور آپ (ﷺ) نیکی کرنے والوں کو خوش خبری سنادیں۔ بے شک اللہ ایمان والوں کی طرف سے دفاع کرتا ہے

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ﴿٣٢﴾ اِذْ لِلَّذِينَ يَقْتُلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلِمُوا ۖ وَإِنَّ اللَّهَ

بے شک اللہ پسند نہیں فرماتا کسی خیانت کرنے والے ناشکرے کو۔ جن لوگوں پر لڑائی مسلط کی جائے انھیں (جہاد کی) اجازت دی گئی ہے کیوں کہ وہ مظلوم واقع ہوئے

عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقْدِيرٌ ﴿٣٣﴾ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا

اور بے شک اللہ ان کی مدد پر یقیناً بڑی قدرت رکھتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے ہیں محض اس جرم میں کہ وہ یہ کہتے تھے

أَنْ يَقُولُوا رَبَّنَا اللَّهُ ۚ وَلَوْ لَا دَفَعُ اللَّهُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهَدَمَتْ صَوَامِعُ

ہمارا پروردگار اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعہ سے روکے نہ رکھتا تو منہدم کر دیا جاتا راہبوں کی کوٹھڑیوں

وَبَيْعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۚ وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ

اور گرجوں اور عبادت گاہوں اور مساجد کو جن میں کثرت سے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اللہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا

مَنْ يَنْصُرُهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ الَّذِينَ إِنَّ مَكْنَهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ

جو اس (کے دین) کی مدد کرے گا اللہ یقیناً بڑا طاقتور اور بڑا غالب آنے والا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو زمین میں اقتدار بخشیں تو یہ نماز قائم کریں گے

وَاتُوا الزَّكَاةَ وَآمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَاللَّهُ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝ وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ

اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔ اگر یہ آپ (ﷺ) کو جھٹلاتے ہیں

فَقَدْ كَذَّبْتَ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَ عَادٌ وَ ثَمُودٌ ۖ وَ قَوْمُ إِبْرَاهِيمَ وَ قَوْمُ لُوطٍ ۝

تو (نئی بات نہیں) ان سے پہلے بھی (رسولوں کو) جھٹلایا تھا نوح (علیہ السلام) کی قوم اور عاد اور ثمود نے۔ اور ابراہیم (علیہ السلام) کی قوم اور لوط (علیہ السلام) کی قوم نے۔

وَ أَصْحَابُ مَدْيَنَ ۚ وَ كَذَّبَ مُوسَىٰ فَأَمَلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتَهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝

اور مدین والوں نے بھی اور موسیٰ (علیہ السلام) کو بھی جھٹلایا گیا تو (پہلے) میں نے کافروں کو مہلت دی پھر میں نے انھیں پکڑ لیا تو کیسا (سخت) رہا میرا عذاب۔

فَكَأَيُّ مَن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَ هِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَ بِئْرٌ

کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا اس حال میں کہ وہ ظالم تھیں تو اب وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور کتنے ہی کنوئیں

مُعَطَّلَةٌ وَ قَصْرِ مَشِيدٍ ۝ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونُ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا

بے کار پڑے ہیں اور کتنے ہی مضبوط محل ویران پڑے ہیں۔ کیا انھوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ ان کے دل ایسے ہو جاتے جن سے یہ سمجھتے

أَوْ أَذَانٌ يَّسْمَعُونَ بِهَا ۚ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝

یا کان ایسے ہو جاتے جن سے یہ سنتے تو حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

وَ يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَ لَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ ۖ وَ إِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ

اور یہ لوگ آپ سے عذاب کے لیے جلدی چارہے ہیں اور اللہ ہر گز اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں فرمائے گا اور بے شک آپ کے رب کے ہاں ایک دن

كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ۝ وَ كَأَيُّ مَن قَرْيَةٍ أَمَلَيْتُ لَهَا وَ هِيَ ظَالِمَةٌ

ایک ہزار سال کے برابر ہے جو تم گنتے ہو۔ اور کتنی ہی بستیاں (ایسی) تھیں جنہیں میں نے مہلت دی اس حال میں کہ وہ ظالم تھیں

ثُمَّ أَخَذْتَهُنَّ ۚ وَ إِلَى الْبَصِيرِ ۝ قُلْ لَيَأْيِيهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝

پھر میں نے ان کو پکڑ لیا اور میری ہی طرف واپس آنا ہے۔ آپ (ﷺ) فرمادیجئے لوگو! میں تو تمھارے لیے واضح طور پر ڈرانے والا (رسول) ہوں۔

فَالَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ ۖ وَ رِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ وَ الَّذِينَ سَعَوْا فِي

تو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے تو ان کے لیے مغفرت اور عزت والا رزق ہے۔ اور جنہوں نے ہماری

آيَتِنَا مُعْجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ وَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُولٍ وَ لَا نَبِيٍّ

آیتوں کو نیچا دکھانے کی کوشش کی تو یہی لوگ جہنم والے ہیں۔ اور ہم نے آپ (ﷺ) سے پہلے جو بھی رسول یا نبی بھیجے

إِلَّا إِذَا تَمَنَّى أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ ۖ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ

تو جب بھی وہ کوئی آرزو کرتے تو شیطان ان کی آرزو میں (لوگوں پر) وسوسہ ڈالتا تو جو وسوسہ شیطان ڈالتا ہے اللہ اسے منادیتا ہے

ثُمَّ يُحْكُمُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً

پھر اپنی آیات کو پختہ فرمادیتا ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔ تاکہ وہ شیطان کے ڈالے ہوئے وسوسہ کو آزمائش کا ذریعہ بنا دے

لِلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ ۚ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝

ان کے لیے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور یقیناً ظالم بہت دور کی مخالفت میں پڑے ہیں۔

وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ أَنَّ الْحَقَّ مِنْ رَبِّكَ ۚ فَيُؤْمِنُوا بِهِ

اور اس لیے کہ وہ جان لیں جنہیں علم عطا فرمایا گیا ہے کہ یہ (وحی) حق ہے آپ کے رب کی طرف سے تو وہ اس پر ایمان لے آئیں

فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادٍ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ

پھر ان کے دل اس کے لیے جھک جائیں اور یقیناً اللہ ایمان لانے والوں کو ہدایت عطا فرماتا ہے سیدھے راستے کی طرف۔ اور کافران (قرآن) کی طرف سے

كَفَرُوا فِي مَرِيَّةٍ مِّنْهُ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ يَوْمٍ عَقِيمٍ ۝

ہمیشہ شک میں رہیں گے یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت کی گھڑی آچنچے یا ان پر کسی بے برکت دن کا عذاب آچنچے۔

الْمَلِكُ يَوْمَئِذٍ ۖ وَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتٍ النَّعِيمِ ۝

اس دن بادشاہی اللہ کی ہوگی وہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا تو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے وہ نعمتوں والی جنتوں میں ہوں گے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو ان کے لیے رُسوا کرنے والا عذاب ہے۔ اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی

ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَمْ يَرْزُقْهُمْ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّزُقِينَ ۝ لِيُدْخِلَهُمْ

پھر قتل کیے گئے یا مر گئے اللہ ضرور انہیں اچھا رزق عطا فرمائے گا اور یقیناً اللہ سب سے بہتر رزق عطا فرمانے والا ہے۔ وہ ضرور انہیں ایسی جگہ داخل فرمائے گا

مُدْخَلًا يَرْضَوْنَهُ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ ۝ ذَٰلِكَ ۚ وَ مَنْ عَاقَبَ

کہ وہ اس سے راضی ہو جائیں گے اور یقیناً اللہ خوب جاننے والا نہایت حلم والا ہے۔ یہ (بات اپنی جگہ درست) ہے لیکن اگر کوئی شخص اتنا ہی بدلہ لے

بِشَيْءٍ مَّا عُوِّقَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لِيَنْصَرَّتْهُ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ۝

جتنا سخت برتاؤ اس کے ساتھ کیا گیا تھا پھر اس پر زیادتی (بھی) کی جائے تو اللہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا یقیناً اللہ معاف فرمانے والا بڑا ہی بخشنے والا ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ اللَّهَ سَبِيْعٌ بِصِيرٍ ۝

یہ اس لیے کہ اللہ رات کو دن میں داخل فرماتا ہے اور دن کو رات میں داخل فرماتا ہے اور بے شک اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ

یہ سب اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جسے وہ پوجتے ہیں وہ باطل ہے اور بے شک اللہ ہی بلند مرتبہ

الْكَبِيرُ ﴿٣٠﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۚ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۗ اِنَّ اللّٰهَ

نہایت بڑائی والا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمان سے پانی نازل فرماتا ہے پھر زمین (اس سے) سرسبز ہو جاتی ہے بے شک اللہ

لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿٣١﴾ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهٗوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٣٢﴾

نہایت مہربان بڑا باخبر ہے۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے۔ اور یقیناً اللہ بے نیاز بہت تعریفوں والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَاَلْفُلَكَ تَجْرِىٰ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لیے مسخر کر دیا جو کچھ زمین میں ہے اور کشتیاں سمندر میں اسی کے حکم سے چلتی ہیں

وَيُمَسِّكُ السَّمٰوٰتِ اَنْ تَقْعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٣﴾

اور وہی آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ اس کے حکم کے بغیر زمین پر نہیں گر سکتا یقیناً اللہ لوگوں پر بہت شفقت فرمانے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْۤ اَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِیْتُكُمْ ثُمَّ يُحْیِیْكُمْ ۗ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿٣٤﴾

اور وہی تو ہے جس نے تمہیں زندہ فرمایا پھر تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ فرمائے گا یقیناً انسان تو بڑا ہی ناشکرا ہے۔

لِحُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَکًا ۚ هُمْ نَاسِکُوْهُ فَلَا یُنَازِعُکَ فِی الْاَمْرِ

ہر امت کے لیے ہم نے عبادت (اور قربانی) کا ایک طریقہ مقرر فرمایا ہے جس پر وہ چلتے ہیں تو ان کو چاہیے کہ ہرگز وہ آپ سے (اس) معاملہ میں جھگڑا نہ کریں

وَ اَدْعُۤ اِلٰی رَبِّکَ ۖ اِنَّکَ لَعَلٰی هُدٰی مُسْتَقِیْمٌ ﴿٣٥﴾ وَاِنْ جَدُوْکَ فَقُلِ اللّٰهُ

اور آپ (ﷺ) لوگوں کو (اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں یقیناً آپ سیدھے راستہ پر ہیں۔ اور اگر وہ آپ سے جھگڑیں تو آپ (ﷺ) فرمادیجیے

اَعْلَمُۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٦﴾ اَللّٰهُ یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ یَوْمَ الْقِیَمَةِ فِیْمَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٣٧﴾

اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔ اللہ تمہارے درمیان قیامت کے دن فیصلہ فرمائے گا جس چیز میں تم اختلاف کرتے تھے۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمَاءِ وَاَلْاَرْضِ ۗ اِنَّ ذٰلِکَ فِیْ کِتٰبٍ

کیا تم نہیں جانتے کہ بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے بے شک یہ سب ایک کتاب میں ہے

اِنَّ ذٰلِکَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ﴿٣٨﴾ وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزَّلْ بِہٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَیْسَ

بے شک یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔ اور وہ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی پوجا کرتے ہیں جس کی اس نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی اور نہ ہی ان کو

لَہُمْ بِہٖ عِلْمٌ ۚ وَمَا لِلظَّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ ﴿٣٩﴾ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہُمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ تَعْرِفُ

اس کا کوئی علم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اور جب ان پر تلاوت کی جاتی ہیں ہماری واضح آیات تو آپ (ﷺ) پہچان لیتے ہیں

فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنْكَرُ يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمُ الْكِتَابَ قُلْ

ان کافروں کے چہروں پر ناگواری قریب ہے کہ وہ حملہ کر دیں ان لوگوں پر جو ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں (اے نبی ﷺ!) آپ فرمادیجیے

أَفَأَنْتُمْ بِشِرِّ مَن ذِكْمُ الْتَارِ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَبِئْسَ الْبَصِيرُ

کیا میں تمہیں اس سے بھی بُری چیز بتاؤں؟ وہ آگ ہے جس کا اللہ نے کافروں سے وعدہ کیا ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضَرْبَ مَثَلٍ فَاسْتَمِعُوا لَهُ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا

اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے اے غور سے سنو بے شک جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ ہرگز ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے

وَلَوْ اجْتَمَعُوا لَهُ وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَفِيدُوا مِنْهُ

اگرچہ اس کے لیے سب جمع ہو جائیں اور اگر وہ مکھی ان سے کچھ چھین لے تو یہ اس (چیز) کو اس (مکھی) سے چھڑا بھی نہیں سکتے

ضَعْفَ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوبِ مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ

کتنا کم زور ہے طالب (عابد) اور مطلوب (معبود)۔ ان لوگوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق تھا

إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ

یقیناً اللہ بڑا ہی قوت والا بہت غالب ہے۔ اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چُن لیتا ہے اور لوگوں میں سے بھی

إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

بے شک اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے

وَالِلَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ

اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو

وَأَفْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ

اور خیر کے کام کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ اس کے جہاد کا حق ہے اس نے تمہیں چُن لیا ہے

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ

اور اس نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی (یہی) تمہارے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا طریقہ ہے اس (اللہ) نے تمہارا نام مسلمان رکھا

مَنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا

اس سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی تاکہ رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہوں اور تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ تو نماز قائم کرو

الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ

اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ (کی رشتی) کو مضبوط پکڑ لو وہی تمہارا کارساز ہے تو وہ کتنا اچھا کارساز اور کتنا اچھا مددگار ہے۔

نوٹ: سُورَةُ الْحَجِّ کی آیت 65 تا آیت 69 کے با محاورہ ترجمے کا امتحان لیا جائے۔

الفاظ	يُنْسِكُ	يَمْشُونَ	مَنْسَكًا
معنی	وہی روکے ہوئے ہے	وہ چلتے ہیں	عبادت کا طریقہ

ذخیرۃ الفاظ



درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1

سُورَةُ الْحَجِّ ہے:

(الف) مکی (ب) مدنی (ج) مکی مدنی (د) ان میں سے کوئی نہیں

پہلی مرتبہ جہاد کی اجازت دی گئی:

(الف) سُورَةُ مَرْيَمَ میں (ب) سُورَةُ طه میں (ج) سُورَةُ الْحَجِّ میں (د) سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ میں

سورت کے شروع میں قیامت کے احوال کا بیان ہے:

(الف) سُورَةُ طه (ب) سُورَةُ الْحَجِّ (ج) سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ (د) سُورَةُ مَرْيَمَ

سُورَةُ الْحَجِّ میں حکمرانوں کو تاکید کی گئی ہے:

(الف) نیکی کا حکم دینے کی (ب) صلہ رحمی کی (ج) عفو و درگزر کی (د) مساوات قائم کرنے کی

سُورَةُ الْحَجِّ میں جہاد کی اجازت کو مسلمانوں کے لیے قرار دیا گیا ہے:

(الف) ذمہ داری (ب) قرض حسنہ (ج) خوش خبری (د) یہ تینوں

مختصر جواب دیجیے۔

2

سُورَةُ الْحَجِّ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

ii سُورَةُ الْحَجِّ کا خلاصہ کیا ہے؟

iii سُورَةُ الْحَجِّ کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

درج ذیل قرآنی الفاظ کے معنی لکھیں:

3

يَمْشُونَ

مَنْسَكًا

يُنْسِكُ

دی گئی آیات کا با محاورہ ترجمہ لکھیں۔

4

- i وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ ۝
- ii لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُونَكَ فِي الْأَمْرِ وَاذْعُرْ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ۝
- iii وَإِنْ جَدُّكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝
- iv اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝

تفصیلی جواب دیجیے۔

5

سُورَةُ الْحَجِّ پرایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

i

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- قیامت کے دن کے حوالہ سے قرآنی آیات کی روشنی میں اپنی معلومات کو وسعت دیجیے۔
- حج کے طریقے کے حوالے سے اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔
- ایک نقشہ بنائیے جس میں حج کرنے کے طریقہ کی وضاحت کی گئی ہو۔ اس سلسلہ میں حج کے اہم ارکان جیسے احرام، طواف، سعی، رمی اور وقوف عرفہ وغیرہ کے بارے میں اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔
- انٹرنیٹ اور دوسرے ذرائع سے خانہ کعبہ، مسجد الحرام، عرفات، منی، مزدلفہ اور حج سے متعلق دوسرے مقامات کی تصاویر جمع کیجیے اور ان مقامات سے متعلق حج کے مناسک کو جاننے کی کوشش کیجیے۔
- اگر آپ کے خاندان میں کسی نے حج یا عمرہ کیا ہے تو ان سے حرمین شریفین کی زیارت کے احوال معلوم کیجیے۔



برائے اساتذہ کرام:

- اسلام کے بنیادی اراکین کے بارے میں طلبہ کو بتائیں۔
- دین اسلام میں حج کی اہمیت اور فضیلت کے حوالے سے طلبہ کو آگاہ کیجیے۔
- طلبہ کو سُورَةُ الْحَجِّ کی آیت 65 تا آیت 69 کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کریں۔
- اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کرنے کی کیا حقیقت ہے؟ اس بارے میں طلبہ کو بتائیں۔



سُورَةُ الْفُرْقَانِ

سُورَةُ الْفُرْقَانِ مکی سورت ہے۔ اس میں ستر (77) آیات ہیں۔

تعارف

فرقان کا معنی ہے: حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں قرآن مجید کو فرقان قرار دیا گیا ہے یعنی حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی کتاب۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُورَةُ الْفُرْقَانِ ہے۔

سُورَةُ الْفُرْقَانِ کا خلاصہ ”اسلام کے بنیادی عقائد کا اثبات اور کفار کے اعتراضات کا جواب“ ہے۔

مضامین

سُورَةُ الْفُرْقَانِ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی عظمت، حضرت محمد رَسُولُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان اور قرآن مجید کی حقانیت کا جامع بیان ہے۔ جھوٹے خداؤں کی بے بسی اور لا چارگی کا ذکر ہے۔ قرآن مجید اور عقیدہ رسالت پر مشرکین کے اعتراضات کا بھرپور جواب دیا گیا ہے۔ اس سورت میں حضرت محمد رَسُولُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں گستاخی کرنے والے ظالموں کی حسرت کا بیان ہے۔

انبیاء کرام عَلَیْہِ السَّلَام کو جھٹلانے والی قوموں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا ذکر کر کے قریش مکہ اور ایسے تمام مجرموں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔

سُورَةُ الْفُرْقَانِ کے آخر میں رحمان کے پسندیدہ بندوں کی صفات کا بیان ہے۔ یہ بندے رحمان کے خاص بندے ہیں۔ یہ زمین پر عاجزی اور وقار کے ساتھ چلتے ہیں۔ اگر جاہل لوگ ان سے الجھنا چاہیں تو یہ ان کے ساتھ نہیں الجھتے۔ پوری پوری رات خواب غفلت میں نہیں پڑے رہتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے راتوں کو آباد رکھتے ہیں۔ زندگی کے ہر معاملے کی طرح مال خرچ کرنے میں بھی میانہ روی سے کام لیتے ہیں، نہ تو بخل کرتے ہیں نہ فضول خرچی۔ انسانی جان کی حرمت اس قدر ملحوظ رکھتے ہیں کہ کسی کو ناحق قتل نہیں کرتے۔ بدکاری سے کوسوں

دور رہتے ہیں۔ جھوٹ اور گناہوں کی مجلسوں کے قریب نہیں جاتے۔ فضول باتوں اور فضول کاموں سے انھیں سروکار نہیں۔ بغیر تحقیق کسی کام میں نہیں پڑتے اور بغیر تصدیق ہر بات کو مان نہیں لیتے۔

علمی و عملی نکات

- سُورَةُ الْفُرْقَانِ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:
- قرآن مجید حق اور باطل میں فرق کرنے والا کلام ہے، جو تمام جہانوں کے لیے نازل کیا گیا ہے۔ (سُورَةُ الْفُرْقَانِ: 1)
- اللہ تعالیٰ، حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآن مجید پر اعتراضات کا بنیادی سبب قیامت کو جھٹلانا ہے۔ (سُورَةُ الْفُرْقَانِ: 11)
- برے لوگوں کو دوست بنانے والے دنیا میں بھی نقصان اٹھاتے ہیں اور قیامت کے دن بھی اپنے آپ پر افسوس کریں گے۔ (سُورَةُ الْفُرْقَانِ: 28)
- قیامت کے دن حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ میری قوم کے بہت سے لوگوں نے اس قرآن پر عمل کرنے کو چھوڑ رکھا تھا۔ (سُورَةُ الْفُرْقَانِ: 30)
- اللہ تعالیٰ کے خاص بندے خاص صفات کے حامل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی کو خاندانی حسب نسب، زبان یا خوب صورتی کی وجہ سے مقام نہیں ملتا بلکہ اچھے کردار اور اچھی صفات کی وجہ سے ملتا ہے۔ (سُورَةُ الْفُرْقَانِ: 63-72)

حدیث نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کوئی بندہ جب قیامت کے دن اس حالت میں پیش ہوگا کہ اُس نے کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور اس سے اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا ہوگا تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو اس پر حرام کر دے گا۔ (صحیح بخاری: 6423)

سورة الفرقان کی ہے (آیات: ۷۷ / رکوع: ۶)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ

بہت ہی بابرکت ہے وہ (اللہ) جس نے اپنے بندہ (نبی کریم ﷺ) پر فرقان (قرآن مجید) نازل فرمایا

لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۝ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

تاکہ وہ تمام جہاں والوں کے لیے ڈرانے والے ہو جائیں۔ وہ ذات جس کے لیے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہی ہے

وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَرَهُ تَقْدِيْرًا ۝

اور اس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا اور نہ ہی کوئی بادشاہی میں اس کا شریک ہے اور اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا پھر اسے ایک مقرر کیے ہوئے اندازے پر رکھا۔

وَ اتَّخَذُوا مِنْ دُوْنِہٖ اِلٰهَةً لَا يَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ

اور انھوں نے اس (اللہ) کے سوا کئی اور معبود بنا لیے جو کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کیے گئے ہیں

وَلَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَیٰوَةً وَّلَا نَشُوْرًا ۝

اور نہ وہ اپنے لیے کسی نقصان اور نہ ہی فائدے کا کچھ اختیار رکھتے ہیں اور نہ کسی موت کے مالک ہیں اور نہ زندگی کے اور نہ دوبارہ جی اٹھنے کے۔

وَ قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا اِفْکٌ افْتَرٰہُ وَاَعَانٰہُ عَلَیْہِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۝

اور کہا انھوں نے جنہوں نے کفر کیا کہ یہ (قرآن مجید) تو جھوٹ ہے جسے انھوں نے خود بنالیا ہے اور کچھ دوسرے لوگوں نے (بھی) اس کام میں ان کی مدد کی ہے

فَقَدْ جَآءُوْا ظُلْمًا وَّ زُوْرًا ۝ وَ قَالُوْا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اُکْتَتَبَہَا فِیْہِیْ تُمْلٰی عَلَیْہِ

یقیناً یہ لوگ ظلم اور جھوٹ پر (اتر) آئے ہیں۔ اور انھوں نے کہا یہ تو پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو انھوں نے لکھوائی ہیں پھر وہی ان پر پڑھی جاتی ہیں

بُکْرَةً وَّ اٰصِلًا ۝ قُلْ اَنْزَلْہُ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط

صبح و شام۔ (اے نبی ﷺ!) آپ فرمادیجیے اس (قرآن) کو اس نے نازل فرمایا ہے جو آسمانوں اور زمینوں کی سب پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے

اِنَّہٗ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ وَ قَالُوْا مَالِ ہٰذَا الرَّسُوْلِ یَا کُلُّ الطَّعَامِ وَ یَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ ط

بے شک وہ بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اور انھوں نے کہا کہ یہ کیسے رسول ہیں؟ جو کھانا کھاتے ہیں اور بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں

لَوْ لَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مَلٰکٌ فِیْکُوْنَ مَعَهٗ نَذِیْرًا ۝ اَوْ یُلْقٰی اِلَیْہِ کُزًّا اَوْ تَکُوْنُ لَہٗ جَنَّةٌ

ان کی طرف کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا تو وہ بھی ان کے ساتھ ڈراتا۔ یا ان کی طرف کوئی خزانہ اُتار دیا جاتا یا ان کے لیے کوئی باغ ہوتا

يَا كُلُّ مِنْهَا وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِنَّ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا ۝۸ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ

جس سے وہ کھایا کرتے اور ظالموں نے کہا تم تو بس پیروی کر رہے ہو ایسے آدمی کی جس پر جادو کیا گیا ہے۔ آپ دیکھیے وہ آپ کے لیے کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں

فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ۝۹ تَبَارَكَ الَّذِي إِنْ شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذَلِكَ

تو وہ گمراہ ہو گئے ہیں پھر وہ کوئی راستہ نہیں پاسکتے۔ بہت ہی بابرکت ہے وہ (اللہ) جو اگر چاہے تو آپ کے لیے اس سے بہتر (چیزیں) بنا

جَعَلَتْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۝۱۰ وَيَجْعَلْ لَكَ قُصُورًا ۝۱۱ بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ ۝۱۲ وَاعْتَدْنَا

دے (یعنی ایسے) باغات جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور آپ کے لیے محل بنادے۔ بلکہ انھوں نے قیامت کو جھٹلادیا اور ہم نے تیار کر رکھی ہے

لِسَنٍّ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا ۝۱۳ إِذَا رَأَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَبِعُوا لَهَا تَغِيظًا

بھڑکتی ہوئی آگ اس کے لیے جو قیامت کو جھٹلائے۔ جب وہ (آگ) انھیں دیکھے گی دور کی جگہ سے تو وہ اس کے جوش اور دھاڑنے کی

وَزَفِيرًا ۝۱۴ وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنَيْنِ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا ۝۱۵

آوازیں سنیں گے۔ اور جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے کسی تنگ جگہ میں زنجیروں میں جکڑے ہوئے تو وہ وہاں موت کو پکاریں گے۔

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا ۝۱۶ قُلْ أَذِلَّكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ

(ان سے کہا جائے گا) آج ایک موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو۔ آپ (ﷺ) فرمادیجیے کہ کیا یہ بہتر ہے یا ہمیشہ کی جنت؟

الَّتِي وَعَدَ الْمُتَّقُونَ ۝۱۷ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءٌ وَاصِيَةٌ ۝۱۸ لَّهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خَالِدِينَ ۝۱۹

جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے۔ وہ ان کے لیے بدلہ اور ٹھکانا ہوگی۔ وہاں ان کے لیے ہوگا جو وہ چاہیں گے (وہ اس میں) ہمیشہ رہیں گے

كَانَ عَلَى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُولًا ۝۲۰ وَيَوْمَ يُحْشَرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

یہ وعدہ آپ کے رب کے ذمہ (کرم پر) ہے جو مانگے جانے کے لائق ہے۔ اور جس دن وہ انھیں اکٹھا فرمائے گا اور انھیں جن کی وہ اللہ کے سوا پوجا کرتے ہیں

فَيَقُولُ عَأْنَتُمْ أَضَلَلْتُمْ عِبَادِي هَؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ۝۲۱ قَالُوا سُبْحَنَكَ

پھر (اللہ) ان سے فرمائے گا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا؟ یا یہ خود ہی راستے سے بھٹک گئے تھے؟ وہ کہیں گے تو پاک ہے

مَا كَانَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَّخِذَ مِنْ دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنْ مَتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ

ہمارے لیے مناسب نہ تھا کہ ہم تیرے سوا کسی کو کارساز بناتے لیکن تو نے انھیں اور ان کے باپ دادا کو سامان زندگی دیا

حَتَّى نَسُوا الذِّكْرَ ۝۲۲ وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا ۝۲۳ فَقَدْ كَذَّبُوكُمْ بِمَا تَقُولُونَ ۝۲۴

یہاں تک کہ وہ (تیری) یاد بھول گئے اور وہ ہلاک ہونے والے لوگ تھے۔ لہذا (تمہارے ان معبودوں نے) یقیناً تمہاری باتوں کو جھٹلایا

فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا نَصْرًا ۝۲۵ وَمَنْ يَظْلِمُ مِّنْكُمْ نَذِقْهُ عَذَابًا

لہذا آج تم نہ تو عذاب کو ٹال سکتے ہو اور نہ ہی کوئی مدد حاصل کر سکتے ہو اور تم میں سے جو ظلم کرے گا ہم اسے بہت بڑا عذاب

كَبِيرًا ۝ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ

چکھائیں گے۔ اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ سب کھانا کھاتے

وَيَشْتَبُونَ فِي الْأَسْوَاقِ ۖ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۖ

اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کے لیے آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے

أَتَصْبِرُونَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ۝ وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا

کیا تم صبر کرو گے؟ اور آپ کا رب خوب دیکھنے والا ہے۔ اور جو لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں

لَوْ لَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلِيكَةُ أَوْ لَرَىٰ رَبَّنَا ۚ لَقَدْ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ

ہم پر فرشتے کیوں نازل نہیں کیے گئے یا ہم اپنے رب کو کیوں نہیں دیکھ لیتے؟ یقیناً انھوں نے اپنے آپ کو اپنے دلوں میں بہت بڑا سمجھ لیا

وَعَتَوْا عُتْوًا كَبِيرًا ۝ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَكَةَ

اور انھوں نے بہت بڑی سرکشی کی۔ جس دن وہ فرشتوں کو دیکھیں گے

لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ لِلْمُجْرِمِينَ ۚ وَيَقُولُونَ حَجْرًا مَّحْجُورًا ۝ وَقَدِمْنَا إِلَىٰ

اس دن مجرموں کے لیے کوئی خوش خبری نہ ہوگی اور وہ کہیں گے (کاش! ہمارے درمیان) ایک مضبوط آڑ ہو۔ اور ہم اس کی طرف قصد کریں گے

مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنْثُورًا ۝ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ

جو کوئی بھی عمل انھوں نے کیا ہوگا تو ہم اسے اڑتے ہوئے خاک کے ذروں کی طرح بنا دیں گے۔ اس دن جنت والے

خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ مَقِيلًا ۝ وَيَوْمَ تَشَقُّقُ السَّيِّئَاتُ بِالْغَمَامِ ۚ وَنُزِّلَ الْمَلَكَةُ تَنْزِيلًا ۝

ٹھکانے کے لحاظ سے بہت بہتر اور آرام گاہ کے اعتبار سے کہیں اچھے ہوں گے۔ اور جس دن آسمان بادل سے پھٹ جائے گا اور فرشتے لگاتار اتارے جائیں گے۔

الْبَلَكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَنِ ۖ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا ۝ وَيَوْمَ يَعْصُ الظَّالِمُ

اس دن حقیقی بادشاہی رحمان کی ہوگی اور کافروں کے لیے وہ دن بڑا سخت ہوگا۔ اور جس دن ظالم (افسوس سے)

عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ لِيُتْنِي اِتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ۝ يُوَيْلَتِي لِيُتْنِي لَمْ اَتَّخِذْ

اپنے ہاتھ کاٹے گا وہ کہے گا کہ کاش میں نے رسول کے ساتھ ہی راستہ اختیار کیا ہوتا۔ ہائے میری خرابی! کاش کہ میں نے فلاں کو

فَلَانًا خَلِيلًا ۝ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ۖ

دوست نہ بنایا ہوتا۔ یقیناً اس نے مجھے نصیحت سے گمراہ کیا اس کے بعد کہ وہ میرے پاس آ پہنچی

وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا ۝ وَقَالَ الرَّسُولُ يٰرَبِّ

اور انسان کے لیے شیطان بڑا ہی دغا باز ہے۔ اور (اس دن) رسول (کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم) عرض کریں گے اے میرے رب!

إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ۖ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ ط

بے شک میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔ اور اسی طرح ہم نے بنا دیے ہر نبی کے لیے دشمن مجرموں میں سے

وَكُفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا ۝۱۱ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً ۖ

اور آپ کا رب کافی ہے ہدایت اور مدد فرمانے کے لیے۔ اور جنہوں نے کفر کیا انہوں نے کہا کہ یہ قرآن ان پر ایک ہی بار کیوں نہ نازل کیا گیا

كَذَلِكَ ۖ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ ۖ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا ۝۱۲

اس طرح (اس لیے نازل ہوا) تاکہ ہم اس (کے ذریعہ) سے آپ کا دل مضبوط کریں اور اسی لیے ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ہے۔

وَلَا يَأْتُونَكَ بِسَمَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَ أَحْسَنَ تَفْسِيرًا ۝۱۳

اور یہ آپ کے پاس جو بھی مثال لاتے ہیں ہم آپ کے لیے اس کا ٹھیک جواب اور اس کی بہتر وضاحت

الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا ۝۱۴

لے آتے ہیں۔ جو لوگ اپنے منہ کے بل جہنم کی طرف جمع کیے جائیں گے وہی بدترین ٹھکانے میں ہیں اور راستہ کے اعتبار سے زیادہ گمراہ ہیں۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَ جَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيرًا ۝۱۵

اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب عطا فرمائی اور ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو ان کا مددگار بنایا۔

فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِنَا ۖ فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا ۝۱۶ وَقَوْمَ نُوحٍ

پھر ہم نے کہا تم دونوں جاؤ ان لوگوں کی طرف جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا (آخر کار) ہم نے ان (آل فرعون) کو تباہ کر دیا۔ اور قوم نوح (کو بھی)

لَهُمَا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَ جَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً ۖ وَ آَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ

جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا ہم نے انہیں غرق کر دیا اور ہم نے انہیں لوگوں کے لیے (عبرت کی) نشانی بنا دیا اور ہم نے تیار کر رکھا ہے ظالموں کے لیے

عَذَابًا أَلِيمًا ۝۱۷ وَ عَادًا وَ ثَمُودًا وَ أَصْحَابَ الرَّسِّ وَ قُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا ۝۱۸

درندگ عذاب۔ اور (ہلاک کر دیا) عاد اور ثمود کو اور کنوئیں والوں کو اور ان کے درمیان اور بہت سی قوموں کو بھی۔

وَ كُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ ۖ وَ كُلًّا تَبَرَّأْنَا تَتَابَعًا ۝۱۹ وَ لَقَدْ آتَوْنَا عَلَى الْقَرْيَةِ

اور ہر ایک (کو سمجھانے) کے لیے ہم نے مثالیں بیان کیں اور ہر ایک (نافرمان) کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ اور یقیناً یہ اس بستی پر بھی گزرے ہیں

الَّتِي أُمِطِرَتْ مَطَرُ السَّوْءِ ۖ أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرُونَهَا ۖ بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ۝۲۰ وَإِذَا رَأَوْكَ

جس پر بری طرح بارش برسائی گئی کیا انہوں نے اس بستی کو نہیں دیکھا بلکہ یہ دوبارہ جی اٹھنے کی امید نہیں رکھتے۔ اور جب یہ لوگ آپ کو دیکھتے ہیں

إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا ۖ أَهَذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ۝۲۱ إِنْ كَادَ لَيُضِلَّنَا عَنْ الْهَيْتِنَا

تو آپ کا مذاق اڑاتے ہیں (کہتے ہیں) کیا یہی وہ؟ جن کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ بے شک قریب تھا کہ وہ ہمیں ہمارے معبودوں سے ہرکادیتا

لَوْلَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرُونَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلَّ سَبِيلًا ۝۷۰ أَرَأَيْتَ

اگر ہم ان پر ڈٹے نہ رہتے اور جلد ہی یہ جان لیں گے جب وہ عذاب دیکھیں گے کہ کون راستہ سے گمراہ ہے؟ کیا آپ نے دیکھا؟

مَنْ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ۝۷۱ أَمْ تَحْسَبُ

اسے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا لیا تو کیا آپ اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں؟ کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں؟

أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۝۷۲ إِنَّهُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۝۷۳ أَلَمْ تَرَ

کہ بے شک ان میں سے اکثر لوگ سنتے اور سمجھتے ہیں یہ تو چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا؟

إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظَّلَّ ۝۷۴ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسُ عَلَيْهِ دَلِيلًا ۝۷۵

اپنے رب (کی قدرت) کی طرف کہ کیسے سائے کو پھیلایا اور اگر وہ چاہتا تو اسے ٹھہراؤ کر دیتا پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل بنا دیا۔

ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يُّسِيرًا ۝۷۶ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الَّيْلَ لِبَاسًا

پھر ہم اس (سائے) کو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں۔ اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات کو ڈھانپنے والی بنایا

وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ۝۷۷ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ بُشْرًا

اور نیند کو آرام کا ذریعہ (بنایا) اور دن کو (کام کے لیے) اٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا۔ اور وہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے خوش خبری بنا کر

بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۝۷۸ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ۝۷۹ لِنُنْجِيَ بِهِ بَلَدَةً مَّيِّتًا

اپنی رحمت (کی بارش) سے پہلے اور ہم نے ہی آسمان سے پاک پانی نازل فرمایا۔ تاکہ ہم اس سے کسی مردہ شہر کو زندہ کریں

وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِي ۝۸۰ كَثِيرًا ۝۸۱ وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ

اور (تاکہ) سیراب کریں اپنی مخلوق میں سے بہت سے جانوروں اور انسانوں کو۔ اور یقیناً ہم نے اس (بارش) کو ان کے درمیان طرح طرح سے تقسیم کیا ہے

لِيَذْكُرُوا ۝۸۲ فَابَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝۸۳ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيرًا ۝۸۴

تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں مگر اکثر لوگوں نے ناشکری کے سوا نہیں مانا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈرانے والا (نبی) ضرور بھیج دیتے۔

فَلَا تُطِيعُ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ۝۸۵ وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ

تو آپ کافروں کا کہنا نہ مانیں اور اس (قرآن) کے ذریعہ ان سے بڑا جہاد کریں۔ اور وہی ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا دیا یہ (ایک) میٹھا پیاس بجھانے والا

وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۝۸۶ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّحْجُورًا ۝۸۷ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا

اور یہ (دوسرا) کھاری کڑوا ہے اور اس نے ان دونوں کے درمیان بنادیا ایک پردہ اور مضبوط رکاوٹ۔ اور وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا فرمایا

فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۝۸۸ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ۝۸۹ وَ يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

پھر اسے خاندانی (نسب) اور سسرالی رشتوں والا بنایا اور آپ کا رب بڑی قدرت والا ہے۔ اور یہ پوجتے ہیں اللہ کے سوا ان (چیزوں) کو

مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۖ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا ۝

جو نہ انھیں فائدہ پہنچا سکتی ہیں اور نہ انھیں نقصان اور کافر اپنے رب کے مقابلہ میں (دوسرے کی) پشت پناہی کرتا ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ

اور ہم نے آپ کو صرف ایک خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر بھیجا ہے۔ آپ (ﷺ) فرمادیجیے کہ میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجر نہیں مانگتا

إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝ وَتَوَكَّلْ عَلَىٰ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ

مگر یہ کہ جو چاہے اختیار کرے اپنے رب کی طرف راستہ۔ اور آپ بھروسہ کیجیے اُس زندہ رہنے والے (رب) پر جسے کبھی موت نہیں آئے گی

وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۖ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا ۝

اور اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر رہنے کے لیے کافی ہے۔

الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ

جس نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمینوں کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے چھ دنوں میں پھر وہ عرش پر (اپنی شان کے لائق) جلوہ فرما ہوا

الرَّحْمَنُ فَسَلِّ بِهٖ خَيْرًا ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَنُ ۚ

وہ رحمان ہے آپ اس کے بارے میں کسی باخبر سے پوچھ لیجیے۔ اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ رحمن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں رحمن کیا ہے؟

أَنسَجِدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ۝ تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا

کیا ہم اس کو سجدہ کریں؟ جس کا تم ہمیں حکم دیتے ہو اور یہ بات انھیں نفرت میں بڑھا دیتی ہے۔ بہت بابرکت ہے وہ (اللہ) جس نے آسمان میں ستارے بنائے

وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَبْرًا مُّنِيرًا ۝ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً

اور اس میں چراغ (سورج) اور چمکتا ہوا چاند بنایا۔ اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنایا

لِّمَنۢ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ۝ وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا

اس (شخص) کے لیے جو نصیحت حاصل کرنا چاہے یا شکر گزار بننا چاہے۔ اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں

وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ۝ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ۝

اور جب ان سے جاہل لوگ بات کریں تو کہتے ہیں سلام ہے۔ اور جو راتیں گزارتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام کرتے ہوئے۔

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۚ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝

اور جو (دعا کرتے ہوئے) عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے بے شک اس کا عذاب تکلیف دہ ہے۔

إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۝ وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا

بے شک وہ بُری جگہ ہے (تھوڑی دیر) ٹھہرنے اور (مستقل) رہنے کے لحاظ سے۔ اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں

وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا ۝ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ

اور نہ کنجوسی کرتے ہیں اور (ان کا خرچ) ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے

وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ۝

اور نہ ہی اللہ کی حرام کی ہوئی جان کو ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ (ہی) وہ زنا کرتے ہیں اور جو شخص یہ کام کرے گا وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔

يُضْعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيَخْلُدُ فِيهِ مُهَانًا ۝ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا

قیامت کے دن اس کے لیے عذاب بڑھایا جائے گا اور وہ اس میں ذلت کے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کیا

صَالِحًا فَلِأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ وَمَنْ تَابَ

تو یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جن کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اور جو توبہ کرے

وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ۝ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ ۚ وَإِذَا مَرُّوا

اور نیک عمل کرے تو بے شک وہ اللہ ہی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور وہ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی بے کار بات پر

بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ۝ وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ

ان کا گزر ہوتا ہے تو شریفانہ انداز سے گزر جاتے ہیں۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں کہ جب انھیں نصیحت کی جاتی ہے ان کے رب کی آیتوں کے ساتھ

لَمْ يَخْرُوْا عَلَيْهَا سُومًا وَغَمًّا ۚ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا

تو ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے۔ اور جو دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں عطا فرما ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے

قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِمُنْتَقِينَ ۚ اِمَامًا ۝ أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا

آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں (جنت میں) بالا خانے عطا کیے جائیں گے ان کے صبر کے بدلہ میں

وَيُلْقَوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ۚ خُلْدِينَ فِيهَا حَسَنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۝ قُلْ

اور ان کا وہاں دعا اور سلام سے استقبال کیا جائے گا۔ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے وہ کیسا اچھا ٹھکانا اور مقام ہے۔ (اے نبی ﷺ!) آپ فرمادیجیے

مَا يَعْْبُوَا بِكُمْ رَبِّي لَوْ لَا دُعَاؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ۝

میرے رب کو تمھاری پرواہ بھی نہیں اگر تم اس کی عبادت نہ کرو یقیناً تم تو (حق کو) جھٹلا چکے تو غنقریب (اس کا عذاب) چٹ جانے والا ہوگا۔

نوٹ: سُورَةُ الْفُرْقَانِ کی آیت 63 تا آیت 77 کے با محاورہ ترجمے کا امتحان لیا جائے۔

دعا

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ﴿سُورَةُ الْفُرْقَانِ: 65﴾

اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے۔

ذخیرۃ الفاظ

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
وہ ہمیشہ رہے گا	يَخْلُدُ	وہ چلتے ہیں	يَسْتَوْنَ
ذلیل ہو کر	مُهَانًا	آہستگی اور وقار سے	هَوْنًا
اس نے توبہ کی	تَابَ	وہ رات گزارتے ہیں	يَبْتَثُونَ
یہ لوگ	أُولَٰئِكَ	دور کر دے	اصْرِفْ
ان کی برائیوں کو	سَيِّئَاتِهِمْ	چھیننے والا	عَرَامًا
جھوٹ	الرُّوْرَ	ٹھہرنے کی جگہ	مُسْتَقَرًّا
وہ گزرتے ہیں	مَرُّوْا	وہ خرچ کرتے ہیں	انْفَقَوْا
وہ نہیں گر پڑتے	لَمْ يَخْرُوْا	وہ بے جا خرچ نہیں کرتے	لَمْ يُسْرِفُوْا
بہرے	صَبًّا	وہ بخل نہیں کرتے	لَمْ يَقْتُرُوْا
اندھے	عُمَيَّاتًا	ہے، ہوتا ہے	كَانَ
ہماری اولاد	ذُرِّيَّتِنَا	درمیان	بَيْنَ
آنکھوں کی ٹھنڈک	قُرَّةَ اَعْيُنٍ	ساتھ	مَعَ
وہ ہمیشہ رہیں گے	خَالِدِينَ	جسے، جس کو، جو	الَّتِي
پرواہ نہیں کرتا	مَا يَعْصُوْا	گناہ کی سزا	اَثَامًا
		دُگنا کیا جائے گا	يُضَعَفْ



درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1

- i (الف) قرآن کا (ب) فرقان کا (ج) ذی شان کا (د) رحمان کا
- ii سُورَةُ الْفُرْقَانِ کے آخر میں صفات بیان کی گئی ہیں:
- (الف) مجاہدین کی (ب) تاجروں کی (ج) شہیدوں کی (د) رحمان کے بندوں کی
- iii قرآن مجید نازل کیا گیا:
- (الف) مسلمانوں کے لیے (ب) عربوں کے لیے (ج) تمام جہانوں کے لیے (د) اہل علم کے لیے
- iv رحمان کے بندے زمین پر چلتے ہیں:
- (الف) تیز تیز (ب) آہستہ آہستہ (ج) اکڑ اکڑ کر (د) عاجزی کے ساتھ
- v اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاص مقام ملتا ہے:
- (الف) خاندان سے (ب) حسب نسب سے (ج) اچھے کردار سے (د) خوب صورتی سے

مختصر جواب دیجیے۔

2

- i سُورَةُ الْفُرْقَانِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟
- ii سُورَةُ الْفُرْقَانِ کا خلاصہ لکھیں؟
- iii سُورَةُ الْفُرْقَانِ کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ قرآنی الفاظ کے معنی لکھیں:

3



دی گئی آیات کا با محاورہ ترجمہ لکھیں۔

4

- i لَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَدَّكَرْ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ۝
- ii إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۝
- iii وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ۝
- iv وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ۝

تفصیلی جواب دیجیے۔

5

i سُورَةُ الْفُرْقَانِ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سُورَةُ الْفُرْقَانِ کے آخری رکوع میں موجود عباد الزمّن کی صفات کا تفصیل سے مطالعہ کیجیے اور ان صفات کو اپنانے کی کوشش کیجیے۔
- معاشرہ میں جو منفی عادات تیزی سے فروغ پا رہی ہیں ان میں سے پانچ کی فہرست بنائیں۔ ان سے بچنے کے لیے اپنے گھر والوں سے مشاورت کیجیے۔
- قرآن مجید کی کسی ایک تفسیر کا انتخاب کیجیے اور اس کا مکمل مطالعہ کیجیے۔

برائے اساتذہ کرام:

- سُورَةُ الْفُرْقَانِ کی روشنی میں عملی زندگی میں کیا کیا تبدیلیاں لائی جاسکتی ہیں، طلبہ کے ساتھ اس کا مذاکرہ کیجیے۔
- آیاتِ سجدہ کا حکم اور سجدہ تلاوت کا طریقہ طلبہ کو بتائیں۔
- فضول خرچی کے نقصانات سے طلبہ کو آگاہ کیجیے۔
- طلبہ کو سُورَةُ الْفُرْقَانِ کی آیت 63 تا آیت 77 کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کریں۔ ترجمہ سے متعلق امتحان صرف انھی آیات میں سے لیا جائے گا۔
- طلبہ کو توبہ کی اہمیت و فضیلت کے بارے میں معلومات فراہم کیجیے۔

سُورَةُ الشُّعَرَاءِ

سُورَةُ الشُّعَرَاءِ مکی سورت ہے۔ اس کی آیات کی تعداد دو سو ستائیس (227) ہے۔

تعارف

سُورَةُ الشُّعَرَاءِ کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ آیات کے لحاظ سے طویل ترین مکی سورت ہے۔
سُورَةُ الشُّعَرَاءِ کے آخر میں اچھے اور برے شاعروں کی نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔ اسی مناسبت سے
اس سورت کا نام سُورَةُ الشُّعَرَاءِ ہے۔

سُورَةُ الشُّعَرَاءِ کا خلاصہ ”سابقہ انبیاء کرام ﷺ کے واقعات کے ذریعے مسلمانوں کو تسلی دینا“ ہے۔

مضامین

سُورَةُ الشُّعَرَاءِ کا آغاز حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّم کو تسلی دینے سے ہوتا ہے۔ پھر سابقہ انبیاء کرام ﷺ کا اپنی اپنی قوموں کو حوصلے اور ثابت قدمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی دعوت دینے کا ذکر ہے۔ اس مبارک دعوت کو قبول کر لینے والوں کے نجات پانے اور نافرمانوں پر دنیا میں بھی عذاب اتارے جانے کا ذکر ہے۔

ان واقعات کے ذریعہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّم اور صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تسلی دی گئی ہے کہ ایک دن ایمان والے ہی کامیاب ہوں گے۔

مشرکین مکہ اور دوسرے نافرمانوں کو متوجہ کیا گیا ہے کہ وہ نافرمان قوموں کے دردناک انجام سے خبردار ہو کر اپنی اصلاح کر لیں۔

قرآن مجید کے فضائل اور حقانیت کا بیان ہے کہ اس کتاب کو عربی زبان میں تمام جہانوں کے پروردگار نے حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّم کے قلب مبارک پر اتارا ہے۔ سورت کے آخر میں شاعروں کی عمومی کمزوریوں کو بیان کرتے ہوئے اچھے شعراء کی صفات بھی بیان کی گئی ہیں۔

علمی و عملی نکات

- سُورَةُ الشُّعَرَاءِ کے مطالعہ سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:
- قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک روشن کتاب ہے۔ جس میں زندگی گزارنے کے واضح اصول موجود ہیں۔ (سُورَةُ الشُّعَرَاءِ: 4)
- ہمیں عربی زبان سیکھنی چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل فرمایا ہے۔ (سُورَةُ الشُّعَرَاءِ: 194)
- ہمیں اپنے رشتہ داروں کو شرک اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے باز رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے کیوں کہ یہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وَاَصْحَابہ وَسَلَّمَ کا طریقہ ہے۔ (سُورَةُ الشُّعَرَاءِ: 214)
- ہمیں ایمان والوں سے بہت شفقت اور تواضع سے پیش آنا چاہیے۔ (سُورَةُ الشُّعَرَاءِ: 215)
- شیطان جھوٹے اور گناہ گار لوگوں کا ساتھی ہے۔ (سُورَةُ الشُّعَرَاءِ: 221-223)
- جھوٹے شاعروں کی پیروی کرنے والے عموماً گمراہ لوگ ہوتے ہیں۔ (سُورَةُ الشُّعَرَاءِ: 224)
- ایمان لانا، نیک عمل کرنا، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور ظالموں کو جواب دینا اچھے شاعروں کی صفات ہیں۔ (سُورَةُ الشُّعَرَاءِ: 227)

حدیث نبوی ﷺ

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وَاَصْحَابہ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

إِنَّ مِنَ الشُّعَرِ حُكْمًا

(جامع ترمذی: 2845)

”بعض اشعار میں حکمت و دانائی کی باتیں ہوتی ہیں۔“

سورة الشعراء کی ہے (آیات: ۲۲۷ / رکوع: ۱۱)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

طَسَمَ ۝ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝ لَعَلَّكَ بَاحِخٌ نَّفْسِكَ ۝ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝

طَسَمَ۔ یہ واضح کتاب کی آیات ہیں۔ شاید آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی جان دے دیں گے (اس غم کی وجہ سے) کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔

إِنْ نَشَأْ نُنْزِلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ ۝

اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی نشانی نازل کریں کہ اس کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں۔

وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرِ مِنَ الرَّحْمَنِ مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوا

ان لوگوں کے پاس جو بھی نئی نصیحت رحمان کی طرف سے آتی ہے وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ تو یقیناً وہ (حق کو) جھٹلا چکے

فَسَيَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ أَوْ لَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ

تو عنقریب ان کو اس چیز کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جس کا وہ مذاق اڑا کرتے تھے۔ کیا انھوں نے زمین کی طرف نہیں دیکھا

كَمْ أَتَيْنَاهُمُ أَنْبَاءَ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ۝ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۝ وَمَا كَانَ

کہ ہم نے اس میں کس طرح عمدہ چیزیں اُگائی ہیں۔ بے شک اس (قصہ) میں ضرور نشانی ہے اور ان میں سے

أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝

اکثر ایمان لانے والے نہیں۔ اور بے شک آپ کا رب ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰ إِنَّ أَتَتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ قَوْمٌ فِرْعَوْنٌ ۝ أَلَّا يَتَّقُونَ ۝

اور جب آپ کے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ندا دی کہ تم ظالم قوم کے پاس جاؤ۔ (یعنی) قوم فرعون کے پاس کیا وہ لوگ (اللہ کی نافرمانی سے) ڈرتے نہیں؟

قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ ۝ وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي

(موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے۔ اور میرا سینہ تنگ ہوتا ہے اور میری زبان (خوب روانی سے) نہیں چلتی

فَارْسِلْ إِلَىٰ هَارُونَ ۝ وَلَهُمْ عَلَىٰ ذُنُوبٍ فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ ۝

پس تُو ہارون (علیہ السلام) کی طرف بھی (نبوت) بھیج دے۔ اور ان کا میرے اوپر ایک (قتل کا) الزام بھی ہے تو میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل (نہ) کر دیں۔

قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا ۚ إِنَّا مَعَكُمْ مُسْتَعِينُونَ ۝

(اللہ نے) فرمایا ہرگز (ایسا) نہیں (ہوگا!) لہذا تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ بے شک ہم تمھارے ساتھ سننے والے ہیں۔

فَاتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٥﴾ أَنْ أَرْسِلَ مَعَنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ ﴿١٦﴾

لہذا تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ پھر کہو کہ ہم تمام جہانوں کے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ کہ تم بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دو۔

قَالَ أَلَمْ نُزَكِّكَ فِينَا وَلِيدًا وَ لَيْسَتْ فِينَا مِنْ عُمَرِكَ سِنِينَ ﴿١٧﴾ وَ فَعَلْتَ

(فرعون نے) کہا کیا ہم نے تمہیں بچپن میں اپنے پاس نہیں پالا تھا اور تم نے ہمارے پاس اپنی عمر کے کئی سال گزارے۔ اور (پھر) تم نے کر ڈالا

فَعَلْتَكَ الْبَتَى فَعَلْتَ وَ أَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿١٨﴾ قَالَ فَعَلْتُهَا إِذَا وَ أَنَا مِنَ الصَّالِينَ ﴿١٩﴾

اپنا کام جو تم نے کیا اور تم تو ناشکروں میں سے ہو۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا میں نے وہ اس حال میں کیا جب کہ مجھے پتہ نہیں تھا۔

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَ جَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٠﴾

تو میں تمہارے پاس سے چلا گیا جب کہ مجھے تم سے خوف ہوا پھر میرے رب نے مجھے حکم (یعنی نبوت اور علم) عطا فرمایا اور مجھے رسولوں میں سے بنایا۔

وَ تِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَى أَنْ عَبَّدَتْ بَنِي إِسْرَءِيلَ ﴿٢١﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٢﴾

اور یہ کوئی احسان ہے جو تم مجھ پر جتا رہے ہو (جب) کہ تم نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔ فرعون نے کہا اور (یہ) تمام جہانوں کا رب کیا ہے؟

قَالَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا إِنَّ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ﴿٢٣﴾ قَالَ

(موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا (وہ) رب ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اگر تم یقین کرنے والے ہو۔ (فرعون نے) کہا

لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْتَعِينُونَ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٥﴾

اپنے ارد گرد کے لوگوں سے کیا تم سن نہیں رہے؟۔ (موسیٰ علیہ السلام نے مزید) فرمایا وہ تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے پچھلے باپ دادا کا بھی رب ہے۔

قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمْ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ ﴿٢٦﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ

(فرعون نے) کہا یقیناً تمہارے رسول جو تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں وہ ضرور دیوانے ہیں۔ (موسیٰ علیہ السلام نے مزید) فرمایا (وہ) رب ہے مشرق اور مغرب کا

وَ مَا بَيْنَهُمَا إِنَّ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٧﴾ قَالَ لِمَنِ اتَّخَذَتْ إِلَهًا غَيْرِي

اور (اس سب کا) جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اگر تم عقل سے کام لو۔ (فرعون نے) کہا اگر تم نے میرے سوا کسی کو معبود بنایا

لَأَجْعَلَكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ ﴿٢٨﴾ قَالَ أَوْ لَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُبِينٍ ﴿٢٩﴾

تو میں تمہیں ضرور قیدیوں میں سے بنا دوں گا۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا اور اگر میں تمہارے پاس کوئی واضح چیز لاؤں (تو پھر)؟

قَالَ فَأْتِ بِهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٣٠﴾ فَأَلْقَى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُبِينٌ ﴿٣١﴾

(فرعون نے) کہا تو پیش کرو اسے اگر تم سچوں میں سے ہو۔ پھر (موسیٰ علیہ السلام نے) اپنا عصا ڈالا تو وہ ایک دم واضح اژدہا بن گیا۔

وَ نَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلْظَّالِمِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَ لِلْمَلَأِ حَوْلَهُ

اور انھوں نے اپنا ہاتھ نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے لیے سفید (چمکتا ہوا) تھا۔ (فرعون نے) اپنے ارد گرد کے سرداروں سے کہا

إِنَّ هَذَا لَسِحْرٌ عَلِيمٌ ۝ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِّنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِ ۖ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ۝

یقیناً یہ کوئی ماہر جادوگر ہے۔ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں تمہاری سرزمین سے نکال دے اپنے جادو کے ذریعہ تو تمہاری کیا رائے ہے؟

قَالُوا أَرْجِهْ وَ أَخَاهُ وَ ابْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ۝ يَأْتُوكَ بِكُلِّ

(سرداروں نے) کہا اسے اور اس کے بھائی کو کچھ مہلت دیں اور تمام شہروں میں (جادوگروں کو) جمع کرنے والے بھیج دیں۔ وہ آپ کے پاس تمام

سَحَّارٍ عَلِيمٍ ۝ فَجَمَعَ السَّحَرَةُ لِسَبَقَاتٍ يَوْمَ مَعْلُومٍ ۝ وَ قِيلَ لِلنَّاسِ

ماہر جادوگر لے آئیں۔ پھر سارے جادوگر جمع کر لیے گئے ایک معلوم دن کے مقررہ وقت پر۔ اور لوگوں سے کہا گیا

هَلْ أَنْتُمْ مُّجْتَبِعُونَ ۝ لَعَلَّآ نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِن كَانُوا هُمْ الْغَالِبِينَ ۝

کیا تم جمع ہونے والے ہو؟ تاکہ ہم جادوگروں کی پیروی کریں اگر وہی غالب ہوں۔

فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَإِنَّا لَنَأْكُلُ لَحْمَ الْغُلَامِينَ ۝

پھر جب جادوگر آگئے تو انھوں نے فرعون سے کہا کیا ہمارے لیے کوئی انعام ہے اگر ہم ہی غالب ہوں؟

قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذَا لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝ قَالَ لَهُمُ مُّوسَى الْقُوا مَا أَنْتُمْ مُّلقُونَ ۝

(فرعون نے) کہا ہاں اور تم اس صورت میں یقیناً قریب والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے فرمایا اے لوگو جو کچھ تم ڈالنے والے ہو۔

فَالْقُوا جِبَالَهُمْ وَ عَصِيَّهُمْ وَ قَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ ۝

تو انھوں نے اپنی رسیاں اور اپنی لائیاں (زمین پر) ڈالیں اور وہ کہنے لگے فرعون کی عزت کی قسم! یقیناً ہم ضرور غالب ہوں گے۔

فَالْقَى مُوسَى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ۝ فَالْقَى السَّحَرَةُ سِحْرَ مُّوسَى ۝

پھر موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنا عصا ڈالا تو وہ اچانک نکلنے لگا ان مجھوٹی چیزوں کو جو انھوں نے بنائی تھیں۔ تو جادوگر سجدے میں گر پڑے۔

قَالُوا أَمَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ رَبِّ مُوسَى وَ هَارُونَ ۝

وہ کہنے لگے ہم سارے جہانوں کے رب پر ایمان لائے۔ جو موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) کا رب ہے۔

قَالَ أَمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ أَدْنِ لَكُمْ ۚ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السَّحْرَ ۝

(فرعون نے) کہا تم اس پر ایمان لے آئے ہو اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دیتا؟ یقیناً وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے

فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ لَا قُطْعَانَ أَيْدِيكُمْ وَ أَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ

تو غمگین تم جان لو گے میں ضرور تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں کاٹوں گا مخالف سمت سے

وَ لَا وَصَلَتُكُمْ أَجْعِينَ ۝ قَالُوا لَا ضَيْرَ ۚ إِنَّا إِلَى رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ ۝

اور ضرور تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا۔ انھوں نے کہا کوئی نقصان نہیں بے شک ہم اپنے رب کے پاس پہنچنے والے ہیں۔

إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطِيئَاتِنَا أَنْ كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥١﴾

بے شک ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہماری خطائیں بخش دے گا اس لیے کہ ہم سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں۔

وَ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي إِلَيْكُمْ مُّتَّبِعُونَ ﴿٥٢﴾

اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے جاؤ بے شک تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔

فَارْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ﴿٥٤﴾

پھر فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے بھیج دیے۔ (اور کہا کہ) بے شک یہ لوگ ضرور چھوٹی سی جماعت ہیں۔

وَ إِلَهُهُمْ لَنَا لَغَايَظُونَ ﴿٥٥﴾ وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حَازِرُونَ ﴿٥٦﴾ فَأَخْرَجْنَاهُمْ مِّنْ جَدَّتِ وَ عِيُونَ ﴿٥٧﴾

اور بے شک وہ ضرور ہمیں غصہ دلا رہے ہیں۔ اور بے شک ہم بڑی محتاط جماعت ہیں۔ پھر ہم (یعنی اللہ) نے انہیں نکال دیا باغوں اور چشموں سے۔

وَ كُنُوزٍ وَ مَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿٥٨﴾ كَذَلِكَ وَ أَوْرَثْنَاهَا بَنِي إِسْرَءِيلَ ﴿٥٩﴾

اور خزانوں اور عزت والے مقام سے۔ (ان کے ساتھ ہم نے) اسی طرح (کیا) اور ان چیزوں کا بنی اسرائیل کو وارث بنا دیا۔

فَاتَّبَعُوهُمْ مُّشْرِقِينَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَاءَ الْجُثَيْنِ قَالَ أَصْحَبُ مُوسَىٰ

پھر (فرعونوں نے) سورج نکلنے ہی اُن کا پیچھا کیا۔ پھر جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں (تو) موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھی کہنے لگے

إِنَّا لَمَدْرُكُونَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿٦٢﴾

یقیناً ہم تو ضرور پکڑ لیے گئے۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا ہرگز (ایسا) نہیں (ہوگا!) بے شک میرے ساتھ میرا رب ہے وہ مجھے راستہ دکھائے گا۔

فَاَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ

تو ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ سمندر پر اپنا عصا مارو تو سمندر پھٹ گیا

فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ﴿٦٣﴾ وَ أَرْزَلْنَا ثَمَّ الْآخِرِينَ ﴿٦٤﴾ وَ أَنْجَيْنَا

پھر ہر ایک حصہ ایک بہت بڑے پہاڑ کی طرح ہو گیا۔ اور ہم نے وہاں دوسروں (فرعونیوں) کو قریب کر دیا۔ اور ہم نے بچا لیا

مُوسَىٰ وَ مَنْ مَّعَهُ أَجْعَلِينَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ أَعْرَقْنَا الْآخِرِينَ ﴿٦٦﴾ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ط

موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے سب ساتھیوں کو۔ پھر ہم نے دوسروں کو غرق کر دیا۔ بے شک اس (قصہ) میں ضرور (عبرت کی) نشانی ہے

وَ مَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿٦٧﴾ وَ إِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٦٨﴾

اور ان میں سے اکثر لوگ ایمان والے نہیں تھے۔ اور بے شک آپ کا رب ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ ﴿٦٩﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَ قَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٧٠﴾

اور آپ (ﷺ) ان پر تلاوت کیجیے ابراہیم (علیہ السلام) کا قصہ۔ جب انھوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟

قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظْلُ لَهَا عَكْفِينَ ۝ قَالَ

وہ کہنے لگے ہم بچوں کی پوجا کرتے ہیں لہذا ہم ہمیشہ ان ہی (کی پوجا) پر جیسے رہنے والے ہیں۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا

هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ۝ أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ۝ قَالُوا

کیا وہ تمہاری (فریاد) سنتے ہیں جب تم (انہیں) پکارتے ہو؟ یا وہ تمہیں فائدہ پہنچاتے ہیں یا نقصان پہنچاتے ہیں؟ انہوں نے کہا

بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَلِكَ يَفْعَلُونَ ۝ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ۝

بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا تھا اسی طرح کرتے ہوئے۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا کیا تم نے (ان کی حقیقت میں) غور کیا جن کی تم پوجا کرتے ہو؟

أَنْتُمْ وَ آبَاؤُكُمْ الْأَقْدَمُونَ ۝ فَالْتَهُمْ عَدُوِّي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ الَّذِي خَلَقَنِي

تم بھی اور تمہارے پہلے باپ دادا بھی۔ تو بے شک وہ میرے دشمن ہیں سوائے تمام جہانوں کے رب کے۔ وہ جس نے مجھے پیدا فرمایا

فَهُوَ يَهْدِينِ ۝ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ۝ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝

تو وہی میری رہنمائی فرماتا ہے۔ اور وہی مجھے کھلاتا اور مجھے پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔

وَالَّذِي يُبَيِّتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ۝ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ۝

اور جو مجھے موت دے گا پھر مجھے زندہ فرمائے گا۔ اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میری خطائیں بخش دے گا بدلہ کے دن۔

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَ الْخَيْرَ بِالصَّالِحِينَ ۝ وَ اجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ۝

اے میرے رب! مجھے حکمت عطا فرما اور مجھے صالحین میں شامل فرما۔ اور میرا ذکر خیر جاری فرما بعد میں آنے والوں میں۔

وَ اجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝ وَ اغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ۝

اور مجھے بنا دے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے۔ اور میرے باپ کو بخش دے بے شک وہ گمراہوں میں سے ہے۔

وَ لَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَ لَا بَنُونَ ۝

اور مجھے رُسوا نہ کرنا جس دن لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ جس دن نہ مال فائدہ دے گا اور نہ بیٹے (اولاد)۔

إِلَّا مَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝ وَ أُرْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝

مگر جو اللہ کے پاس آیا سلامتی والے (پاک) دل کے ساتھ (وہی کامیاب ہوگا)۔ اور جنت قریب کر دی جائے گی پرہیزگاروں کے لیے۔

وَ بُرِزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَوِينَ ۝ وَ قِيلَ لَهُمْ آيِنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ۝ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۝

اور جہنم ظاہر کر دی جائے گی گمراہوں کے لیے۔ اور ان سے کہا جائے گا وہ کہاں ہیں جن کو تم پوجتے تھے؟ اللہ کے سوا

هَلْ يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ يَنْتَصِرُونَ ۝ فَكَبَّكُوا فِيهَا هُمْ وَ الْغَاوُونَ ۝ وَ جُنُودُ إِبْلِيسَ

کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا وہ خود کو بچا سکتے ہیں؟ پھر وہ اور تمام گمراہ اس (جہنم) میں اوندھے منہ ڈال دیے جائیں گے۔ اور ابلیس کے لشکر بھی

أَجْعُونَ^{١٥} قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ^{١٦} تَاللَّهِ إِنْ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ^{١٧}

سب کے سب۔ وہ سب اس (جہنم) میں آپس میں جھگڑتے ہوئے کہیں گے۔ اللہ کی قسم! یقیناً ہم تو کھلی گمراہی میں تھے۔

إِذْ نُسَوِّكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٩٨﴾ وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا

جب ہم تھیں رب العالمین کے برابر کرتے تھے۔ اور ہمیں تو ان مجرموں ہی نے گمراہ کیا تھا۔ تو (اب) ہمارے لیے کوئی نہیں ہے

مِنْ شَافِعِينَ ۖ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ۝ فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً

سفارش کرنے والوں میں سے۔ اور نہ کوئی گرم جوش دوست ہے۔ تو کاش (دنیا میں) ہمیں واپس ہونا نصیب ہو جاتا

فَنَكُونُ مِنَ الْبُؤْسَيْنِ ﴿١٠٢﴾ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾

تو ہم مومنوں میں سے ہو جاتے۔ بے شک اس (قصہ) میں ضرور (عبرت کی) نشانی ہے اور ان کے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں تھے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٦﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٥﴾

اور بے شک آپ کا رب ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ نوح (علیہ السلام) کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٧٦﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٧٧﴾

جب اُن کی برادری کے فرود ج (علیہ السلام) نے اُن سے فرمایا کیا تم (اللہ کی نافرمانی سے) نہیں ڈرتے؟ بے شک میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاطِيعُونَ ۖ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى

تو اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو تمام

رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٠﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاطِيعُونَ ﴿٦١﴾ قَالُوا أَنْتُمْ لَكُمْ

جہانوں کے رب کے ذمہ (کرم پر) ہے۔ لہذا اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ (قوم نے) کہا کیا ہم تم پر ایمان لائیں؟

وَاتَّبِعَكَ الْأُدْدُ كُنَّ ۖ قَالَ وَمَا عَلَيَّ بِهَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ إِنَّ حِسَابَهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي

حالاں کہ تمھاری پیروی حقیر لوگ کرتے ہیں۔ (نوح علیہ السلام نے) فرمایا مجھے اس سے کیا غرض جو وہ کرتے ہیں۔ اُن کا حساب تو میرے رب پر ہے

لَوْ تَشْعُرُونَ ۚ وَمَا آتَاكُم بِطَارِدٍ الْمُؤْمِنِينَ ۚ إِنَّ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝^ط_(١١٥)

کاش کہ تم سمجھتے۔ اور میں ایمان والوں کو (اپنے سے) دُور کرنے والا نہیں ہوں۔ میں تو صرف واضح طور پر ڈرانے والا ہوں۔

قَالُوا لَيْنَ لَمْ تَنْتَهُ يَنْوُحْ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْهَاجِمِينَ ﴿١١٩﴾ قَالَ

(نوح علیہ السلام کی قوم نے) کہا اے نوح! اگر تم اس (تبلیغ) سے باز نہ آئے تو لازماً تم رجم کیے گئے لوگوں میں سے ہو جاؤ گے۔ (نوح علیہ السلام نے) دُعا کی

رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذِبُونَ ﴿٥٠﴾ فَأَفْتَحْ يَدَيَّ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي

اے میرے رب! بے شک میری قوم نے مجھے جھٹلایا۔ لہذا تو فیصلہ فرما دے میرے درمیان اور اُن کے درمیان (کھلا) فیصلہ اور مجھے نجات عطا فرما

وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ فَانْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَّعَهُ فِي الْفُلِكِ

اور اُن کو بھی جو میرے ساتھ ہیں ایمان لانے والوں میں سے۔ تو ہم نے انھیں (نوح علیہ السلام کو) نجات عطا فرمائی اور اُن کو بھی جو اُن کے ساتھ

الْمُشْكُونِ ۝ ثُمَّ اغْرَقْنَا بَعْدَ الْبَاقِينَ ۝ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ

بھری ہوئی کشتی میں تھے۔ پھر ہم نے بعد میں باقی رہنے والوں کو غرق کر دیا۔ بے شک اس (قصہ) میں ضرور (عبرت کی) نشانی ہے اور اُن میں سے اکثر

مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ كَذَّبَتْ عَادُ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ

ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اور بے شک آپ کا رب ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ (قوم) عاد نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب

قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ

ان کی برادری کے فرد ہود (علیہ السلام) نے ان سے فرمایا کیا تم (اللہ کی نافرمانی سے) نہیں ڈرتے؟ بے شک میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں۔ تو اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو

وَاطِيعُونَ ۝ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو تمام جہانوں کے رب کے ذمہ (کرم پر) ہے۔

اتَّبِنُونَ كُلٌّ رِيعَ آيَةٍ تَعْبَثُونَ ۝ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ۝

کیا تم ہر اونچی جگہ پر بغیر ضرورت کے ایک نشانی (عمارت) بناتے ہو۔ اور تم بڑے بڑے محلات بناتے ہو گویا تم ہمیشہ (زندہ) رہو گے۔

وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَاطِيعُونَ ۝

اور جب تم (کسی کی) پکڑ کرتے ہو (تو) سخت جابر بن کر پکڑتے ہو۔ لہذا اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَ اتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ ۝ أَمَدَّكُمْ

(ہود علیہ السلام نے فرمایا) اور تم اس (اللہ) سے ڈرو جس نے تمہاری مدد فرمائی ان چیزوں سے جنہیں تم جانتے ہو۔ اس نے تمہاری مدد فرمائی

بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ۝ وَجِئْتُ وَ عِيُونَ ۝ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝

مویشیوں اور بیٹوں سے۔ اور باغات اور چشموں سے۔ بے شک میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے۔

قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَضْتَ أَمْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْوَعِظِينَ ۝ إِنَّ هَذَا إِلَّا

(قوم عاد نے) کہا ہمارے حق میں برابر ہے خواہ تم نصیحت کرو یا تم نصیحت کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ یہ تو صرف

خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذِّبِينَ ۝ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ ۝

پچھلے لوگوں کی عادت ہے۔ اور ہمیں کوئی عذاب نہیں دیا جائے گا۔ لہذا اُن لوگوں نے اُن (ہود علیہ السلام) کو جھٹلایا

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

تو ہم نے ان (کافروں) کو ہلاک کر دیا بے شک اس (قصہ) میں ضرور (عبرت کی) نشانی ہے اور اُن میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ

اور بے شک آپ کا رب ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ (قوم) ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب اُن سے اُن کی برادری کے فرد

صَلَحٌ آلَا تَتَّقُونَ ۝ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا ۝

صالح (علیہ السلام) نے فرمایا کیا تم (اللہ کی نافرمانی سے) نہیں ڈرتے؟ بے شک میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں۔ تو تم اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو تمام جہانوں کے رب کے ذمہ (کرم پر) ہے۔

اتَّبِعُونِي فِي مَا هَدَيْتُكُمْ ۖ فَمَنْ أَمِينٌ ۝ فِي جَنَّتٍ وَعُيُونٍ ۝ وَ زُرُوعٍ وَ نَخْلٍ

کیا تم ان چیزوں میں بے فکر چھوڑ دیے جاؤ گے؟ جو یہاں (دنیا میں) ہیں۔ (یعنی) باغات اور چشموں میں۔ اور کھیتوں اور کھجوروں میں

طَلْعَهَا هَاضِمٌ ۝ وَ تَنْجِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَرِهَيْنَ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا ۝

جن کے خوشے نرم و نازک ہیں۔ اور تم پہاڑوں کو تراش کر اتراتے ہوئے گھر بناتے ہو۔ تو تم اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَ لَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ۝ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَ لَا يُصْلِحُونَ ۝

(صالح علیہ السلام نے مزید فرمایا) اور حد سے بڑھنے والوں کے حکم کی اطاعت نہ کرو۔ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور وہ اصلاح نہیں کرتے۔

قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ۝ مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖ فَأْتِ بَآيَةٍ

(قوم ثمود نے) کہا بے شک تم صرف جادو کیے گئے لوگوں میں سے ہو۔ تم ہمارے جیسے ہی بشر ہو لہذا تم کوئی نشانی (معجزہ) لے آؤ

إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ قَالَ هَذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ ۖ لَهَا شَرْبٌ

اگر تم سچوں میں سے ہو؟۔ (صالح علیہ السلام نے) فرمایا یہ اونٹنی (معجزہ) ہے پانی پینے کی ایک باری اس کی ہے

وَ لَكُمْ شَرْبٌ يَوْمَ مَعْلُومٍ ۝ وَ لَا تَسْهَوْهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝

اور ایک مقرر دن تمہارے پینے کی باری ہے۔ اور اسے بُرائی (کے ارادہ) سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ تمہیں بڑے سخت دن کا عذاب آپکڑے گا۔

فَعَقَرُوهَا فَاصْبَحُوا نَدِيمِينَ ۝ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۖ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۖ

تو انہوں نے اس کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں پھر وہ نادم ہو گئے۔ پھر انہیں عذاب نے آپکڑا بے شک اس (قصہ) میں ضرور (عبرت کی) نشانی ہے

وَ مَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝

اور اُن میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اور بے شک آپ کا رب ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝

لوط (علیہ السلام) کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان کی برادری کے فرد لوط (علیہ السلام) نے اُن سے فرمایا کیا تم (اللہ کی نافرمانی سے) نہیں ڈرتے؟

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٣٢﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاطِيعُونَ ﴿١٣٣﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ

بے شک میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں۔ تو تم اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجر نہیں مانگتا

إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٣٤﴾ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿١٣٥﴾

میرا اجر تو تمام جہانوں کے رب کے ذمہ (کرم پر) ہے۔ کیا تم (نفسانی خواہش پوری کرنے کے لیے) مردوں کے پاس آتے ہو جہاں والوں میں سے۔

وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿١٣٦﴾

اور تم چھوڑ دیتے ہو اپنی بیویوں کو جنہیں تمہارے رب نے تمہارے لیے پیدا فرمایا بلکہ تم حد سے بڑھنے والے ہو۔

قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَلُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿١٣٧﴾ قَالَ إِنِّي

(لوط علیہ السلام کی قوم نے) کہا اے لوط! اگر تم باز نہ آئے تو تم ضرور (اس بستی سے) نکال دیے جاؤ گے۔ (لوط علیہ السلام نے) فرمایا بے شک میں

لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِينَ ﴿١٣٨﴾ رَبِّ نَجِّنِي وَ أَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٩﴾

تمہارے اس عمل سے نفرت کرنے والا ہوں۔ (لوط علیہ السلام نے دعا کی) اے میرے رب! مجھے اور میرے گھر والوں کو نجات عطا فرما اس عمل (کی سزا) سے جو وہ کرتے ہیں۔

فَنَجَّيْنَاهُ وَ أَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٤٠﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿١٤١﴾ ثُمَّ

تو ہم نے اُن (لوط علیہ السلام) کو اور اُن کے سب گھر والوں کو نجات عطا فرمائی۔ سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔ پھر

دَمَرْنَا الْآخَرِينَ ﴿١٤٢﴾ وَ أَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ ۖ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿١٤٣﴾

ہم نے باقی لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ اور ہم نے اُن پر (پتھروں کی) شدید بارش برساتی تو وہ (عذاب سے) ڈرائے جانے والوں پر بہت بُری بارش تھی۔

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٤٤﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٤٥﴾

بے شک اس (قصہ) میں ضرور نشانی ہے اور اُن میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اور بے شک آپ کا رب ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

كَذَّبَ أَصْحَابُ الْمَيْمَةِ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٤٦﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٤٧﴾ إِنِّي لَكُمْ

ایکہ (کی بستی) والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب اُن سے شعیب (علیہ السلام) نے فرمایا کیا تم (اللہ کی نافرمانی سے) نہیں ڈرتے؟ بے شک میں تمہارے لیے

رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٤٨﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاطِيعُونَ ﴿١٤٩﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ

امانت دار رسول ہوں۔ تو تم اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجر نہیں مانگتا

إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٥٠﴾ أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ﴿١٥١﴾

میرا اجر تو تمام جہانوں کے رب کے ذمہ (کرم پر) ہے۔ تم ناپ پورا بھر کر دو اور تم نقصان دینے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

وَزِنُوا بِالْقُسَاطِيسِ الْمُسْتَقِيمِ ﴿١٥٢﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ

اور سیدھے ترازو کے ساتھ وزن کرو۔ اور تم لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو

وَلَا تَعْتَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۖ وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأُولَىٰ ۖ

اور تم زمین میں فساد کرنے والے بن کر نہ پھرو۔ اور تم ڈرو اس (اللہ کی ذات) سے جس نے تمہیں پیدا فرمایا اور پچھلی مخلوق کو (بھی)۔

قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ۖ وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَإِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۖ

(قوم نے) کہا بے شک تم جادو کیے گئے لوگوں میں سے ہو۔ اور تم ہم جیسے ہی بشر ہو اور بے شک ہم تمہیں یقیناً جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں۔

فَاسْقِطْ عَلَيْنَا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۖ قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ

لہذا تم ہم پر آسمان سے ایک ٹکڑا گرا دو اگر تم سچوں میں سے ہو۔ (شعیب علیہ السلام نے) فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے

بِمَا تَعْمَلُونَ ۖ فَكَذَّبُوهُ فَآخَذَهُمْ عَذَابٌ يَوْمَ الظَّلَاةِ

اُن (کاموں) کو جو تم کرتے ہو۔ پھر ان لوگوں نے انہیں (شعیب علیہ السلام کو) جھٹلایا تو اُن کو سائے والے دن کے عذاب نے پکڑ لیا

إِنَّهُ كَانَ عَذَابٌ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۖ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ۖ

بے شک وہ بڑے (سخت) دن کا عذاب تھا۔ بے شک اس (قصہ) میں ضرور (عبرت کی) نشانی ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۖ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۖ

اور بے شک آپ کا رب ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اور بے شک یہ (قرآن) تمام جہانوں کے رب کا نازل کیا ہوا ہے۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۖ عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ۖ

اسے امانت دار فرشتہ (جبریل علیہ السلام) لے کر نازل ہوا ہے۔ آپ (ﷺ) کے دل پر تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں۔

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ۖ وَإِنَّهُ لَفِي زُبْرِ الْأُولَىٰ ۖ

(یہ قرآن مجید نازل ہوا ہے) واضح عربی زبان میں۔ اور بے شک اس (قرآن مجید) کا ذکر پہلی کتابوں میں بھی موجود ہے۔

أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةٌ أَنْ يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَءِيلَ ۖ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ ۖ

کیا ان کے لیے یہ نشانی کافی نہیں کہ اسے بنی اسرائیل کے علماء بھی جانتے ہیں۔ اور اگر ہم اس (قرآن) کو نازل فرماتے کسی عجمی (غیر عربی) پر۔

فَفَرَّاهُ عَلَيْهِمْ مَا كَانُوا بِهِ مُّؤْمِنِينَ ۖ كَذَلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ۖ

پھر وہ اسے ان کے سامنے پڑھتا تو بھی وہ ایمان نہ لاتے۔ اس طرح ہم نے اس (کے انکار) کو مجرموں کے دلوں میں داخل کر دیا ہے۔

لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۖ فَيَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۖ فَيَقُولُوا

وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔ پھر وہ ان پر اچانک آجائے گا اور انہیں خبر بھی نہیں ہوگی۔ تو وہ کہیں گے

هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُونَ ۖ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ۖ أَفَرَأَيْتَ إِنْ مَتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ۖ

کیا ہمیں مہلت مل سکتی ہے؟ تو کیا وہ ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں؟ تو بھلا آپ دیکھیں اگر ہم انہیں کئی سال فائدہ دیں۔

ثُمَّ جَاءَهُمْ مَا كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٣٧﴾ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَسْتَعُونُ ﴿٣٨﴾

پھر ان پر وہ (عذاب) آجائے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ تو وہ (سامان زندگی) ان کے کسی کام نہ آئے گا جو انھیں دیا گیا تھا۔

وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنْذِرُونَ ﴿٣٩﴾ ذِكْرَىٰ ﴿٤٠﴾ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٤١﴾ وَمَا تَنْزَلَتْ

اور ہم نے کسی ایسی ہستی (کے لوگوں) کو ہلاک نہیں کیا جسے ڈرانے والے نہ (آئے) ہوں۔ (انھیں) نصیحت کرنے کے لیے اور ہم ظالم نہیں ہیں۔ اور اس (قرآن) کو

بِالشَّيْطَانِ ﴿٤٢﴾ وَمَا يُلْبِغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٤٣﴾ إِنَّهُمْ عَنِ السَّبْعِ لَمَعَزُوُونَ ﴿٤٤﴾

شیاطین لے کر نازل نہیں ہوئے۔ اور نہ وہ اس قابل ہیں اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ یقیناً وہ تو سننے کی جگہ سے بھی دُور کر دیے گئے ہیں۔

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذِّبِينَ ﴿٤٥﴾ وَانْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴿٤٦﴾

تو تم اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت نہ کرو ورنہ تم بھی عذاب پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ (اے نبی ﷺ) اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے۔

وَ اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾ فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ

اور اپنا (رحمت کا) بازو جھکائیے ان کے لیے جو ایمان والوں میں سے آپ کی پیروی کریں۔ پھر اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو آپ (ﷺ) فرما دیجیے

إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٤٨﴾ وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿٤٩﴾

کہ بے شک میں بے زار ہوں اس سے جو تم کرتے ہو۔ اور آپ (ﷺ) بھروسہ کیجیے اس پر جو بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

الَّذِي يَرِيكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٥٠﴾ وَ تَقَلِّبَكَ فِي السَّجْدِينَ ﴿٥١﴾

جو آپ (ﷺ) کو دیکھتا ہے جب آپ (ﷺ) نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔ اور چھوڑنے والوں میں آپ (ﷺ) کی نشست و برخاست کو (بھی دیکھتا ہے)۔

إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٥٢﴾ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيْطَانُ ﴿٥٣﴾ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ

بے شک وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں۔ وہ ہر جھوٹے گناہ گار پر

أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٥٤﴾ يُلْقُونَ السَّمْعَ وَ أَكْثَرُهُمْ كَذِبُونَ ﴿٥٥﴾ وَ الشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ﴿٥٦﴾

اترتے ہیں۔ وہ سنی سنائی باتیں (کانوں میں) ڈال دیتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔ اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ ہی کرتے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ﴿٥٧﴾ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ﴿٥٨﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بے شک وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اور وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔ سوائے ان (شاعروں) کے جو ایمان لائے

وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَ ذَكَّرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَ انْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا ﴿٥٩﴾

اور انھوں نے نیک اعمال کیے اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہے اور جنھوں نے اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد بدلہ لیا

وَ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ﴿٦٠﴾

اور وہ عنقریب جان لیں گے جنھوں نے ظلم کیا کہ وہ کون سی پلٹنے کی جگہ واپس جائیں گے۔

دعائیں

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَ اَلْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿٨٣﴾ وَ اجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ

اے میرے رب! مجھے حکمت عطا فرما اور مجھے صالحین میں شامل فرما۔ اور میرا ذکرِ خیر جاری فرما بعد میں

فِي الْآخِرِينَ ﴿٨٤﴾ وَ اجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ﴿٨٥﴾ (سُورَةُ الشُّعَرَاءِ: 83-85)

آنے والوں میں۔ اور مجھے بنا دے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے۔

وَ لَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ﴿٨٦﴾ (سُورَةُ الشُّعَرَاءِ: 87)

اور مجھے رُسوا نہ کرنا جس دن لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔



درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1

آیات کے لحاظ سے طویل ترین مکی سورت ہے:

i

- (الف) سُورَةُ الشُّعَرَاءِ (ب) سُورَةُ الْعَنَّاكُوتِ
(ج) سُورَةُ الزُّوْمِ (د) سُورَةُ الْقَمَيْنِ

سُورَةُ الشُّعَرَاءِ کے آخر میں صفات بیان کی گئی ہیں:

ii

- (الف) فرشتوں کی (ب) علماء کی (ج) حکمرانوں کی (د) شاعروں کی

جھوٹے اور گناہ گار لوگوں کا ساتھی ہوتا ہے:

iii

- (الف) شاعر (ب) شیطان (ج) جن (د) نفس

نافرمانوں پر عذاب اترتا ہے:

iv

- (الف) دنیا میں (ب) قبر میں (ج) آخرت میں (د) تینوں میں

v

عموماً جھوٹے شاعروں کی پیروی کرتے ہیں:

(الف) اداکار لوگ (ب) گمراہ لوگ (ج) ان پڑھ لوگ (د) پڑھے لکھے لوگ

مختصر جواب دیجیے۔

2

i سُورَةُ الشُّعَرَاءِ کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟

ii سُورَةُ الشُّعَرَاءِ کا خلاصہ کیا ہے؟

iii سُورَةُ الشُّعَرَاءِ کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

تفصیلی جواب دیجیے۔

3

i سُورَةُ الشُّعَرَاءِ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- شیطان کے وسوسوں اور حملوں کے بارے میں قرآن مجید کی آیات سے کوئی پانچ باتیں تلاش کر کے لکھیں۔
- سُورَةُ الشُّعَرَاءِ میں جن انبیاء کرام عَلَیْہِہِ السَّلَام کا ذکر آیا ہے ان کے بارے میں اپنی معلومات کو وسعت دیجیے۔
- اچھی اور خوب صورت آواز میں نعت پڑھنے کی کوشش کیجیے۔
- نعت گوئی اور نعت خوانی کے جو آداب ہمیں دینی کتابوں میں ملتے ہیں ان کا مطالعہ کیجیے۔



برائے اساتذہ کرام:

- سُورَةُ الشُّعَرَاءِ کی روشنی میں طلبہ کو توکل کی اہمیت کے بارے میں بتائیں۔
- سابقہ قوموں پر آنے والے عذاب اور ان کے اسباب کے بیان کے ذریعے طلبہ کی تربیت کیجیے۔
- قرآن مجید کے نزول کے مختلف علمی و عملی پہلوؤں کے بارے میں طلبہ کو آگاہ کیجیے۔
- ابتدائے اسلام کا کوئی ایک سبق آموز واقعہ طلبہ کو سنائیں۔

سُورَةُ النَّملِ

سُورَةُ النَّملِ مکی سورت ہے۔ اس میں ترانوے (93) آیات ہیں۔

تعارف

نمل کا معنی ہے: چوٹی۔ اس سورت کی آیت اٹھارہ (18) میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی کے پاس سے گزرے تھے۔ اس لیے اس سورت کا نام سُورَةُ النَّمل ہے۔
سُورَةُ النَّمل پچھلی سورت سُورَةُ الشُّعْرَاء کے فوراً بعد نازل ہوئی۔
سُورَةُ النَّمل کا خلاصہ ”اسلام کے بنیادی عقائد کا اور کفر کے بُرے نتائج کا بیان“ ہے۔

مضامین

سُورَةُ النَّمل کے آغاز میں قرآن مجید سے ہدایت حاصل کرنے والوں کی صفات بیان کی گئی ہیں۔
پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے واقعات بیان کیے گئے ہیں۔
حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ زیادہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام
حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو دولت، حکومت اور شان
و شوکت سے نوازا تھا اور بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے انتہائی
شکر گزار بندے تھے۔

کائنات میں پھیلی ہوئی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں بہت موثر انداز میں بیان کی گئی ہیں، جن سے
اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت ثابت ہوتی ہے۔

سُورَةُ النَّمل کے آخری دو رکعوں میں آخرت کا انکار کرنے والوں کو سمجھایا گیا ہے۔ قیامت کی
علامات، اس کے دلائل، اس دن کے احوال اور قیامت کے دن اچھے اور بُرے لوگوں کے انجام کے بیان پر
سورت کا اختتام فرمایا گیا ہے۔

علمی و عملی نکات

- سُورَةُ التَّمْلِیٰ کا مطالعہ کرنے سے جو اہم علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:
- نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور آخرت پر یقین کامل رکھنا ہی اصل کامیابی ہے۔ (سُورَةُ التَّمْلِیٰ: 3)
- حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے زندگی گزارنی چاہیے۔ (سُورَةُ التَّمْلِیٰ: 19)
- ہماری تمام ذہنی و جسمانی صلاحیتیں اور دنیا کی تمام نعمتیں اللہ تعالیٰ کا فضل ہیں۔ (سُورَةُ التَّمْلِیٰ: 40-73)
- اللہ تعالیٰ ہی لاچار اور پریشان حال لوگوں کی فریاد سنتا ہے۔ اس لیے ہمیں ہر مصیبت میں صرف اللہ تعالیٰ کو پکارنا چاہیے۔ (سُورَةُ التَّمْلِیٰ: 62)
- رزق عطا فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ ہمیں حرام طریقوں سے رزق حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کو ناراض نہیں کرنا چاہیے۔ (سُورَةُ التَّمْلِیٰ: 64)
- حق کا انکار کرنے والے مُردوں، بہروں اور اندھوں کی طرح ہیں، جنہیں قرآن مجید سے کوئی نصیحت حاصل نہیں ہو سکتی۔ (سُورَةُ التَّمْلِیٰ: 80-81)
- دین کی دعوت دینے والوں کو قرآن مجید کے ذریعہ لوگوں کو خبردار کرتے رہنا چاہیے۔ (سُورَةُ التَّمْلِیٰ: 91)
- ہم جو اعمال بھی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو ان کی خوب خبر ہے اور قیامت کے دن ان کا فیصلہ ہو جائے گا۔ (سُورَةُ التَّمْلِیٰ: 93)

سورة التمل کی ہے (آیات: ۹۳ / رکوع: ۷)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

طَسَّ ۖ تِلْكَ آيَةُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُبِينٍ ۚ هُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ الَّذِينَ يُقِيمُونَ

طس یہ آیات ہیں قرآن کی اور واضح کتاب کی۔ (جو) ہدایت اور خوش خبری ہے ایمان لانے والوں کے لیے۔ جو نماز قائم کرتے

الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ

ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہی ہیں جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

زَيْنًا لَهُمْ أَعْمَالُهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ

ہم نے ان کے اعمال ان کے لیے خوش نما کر دیے ہیں تو وہ بھٹکتے پھرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے برا عذاب ہے

وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْآخَسِرُونَ ۝ وَ إِنَّكَ لَتَلَقَّى الْقُرْآنَ

اور آخرت میں بھی یہی لوگ سب سے زیادہ خسارے والے ہوں گے۔ اور یقیناً آپ کو قرآن عطا کیا جاتا ہے

مِنْ لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ۝ إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا

بڑی حکمت والے اور خوب جاننے والے کی طرف سے۔ (یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے گھر والوں سے فرمایا بے شک میں نے آگ دیکھی ہے

سَاتِيكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ بَشِيرٍ قَبْسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ۝ فَلَمَّا

عنقریب میں تمہارے پاس اس میں سے کوئی خبر لاتا ہوں یا سگلتا ہوا انگارا تمہارے پاس لاتا ہوں تاکہ تم (باتھ) سینک سکو۔ جب وہ

جَاءَهَا نُودِيَ أَنْ بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۖ وَسُبْحَنَ اللَّهُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

اس (آگ) کے پاس پہنچے تو آواز دی گئی کہ بابرکت ہے وہ جو آگ میں ہے اور وہ جو اس کے آس پاس ہے اور پاک ہے اللہ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

يُوسَىٰ إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ وَ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَلَمَّا رَأَاهَا تَهْتَزُّ

اے موسیٰ! بے شک میں ہی اللہ ہوں جو بہت غالب بڑی حکمت والا ہوں۔ اور اپنی لاٹھی ڈال دو پھر جب اسے دیکھا کہ وہ تیزی سے حرکت کر رہی ہے

كَأَنَّهُهَا جَانٌّ وَلِي مُدِيرٌ أَوَّلَمْ يَعْقِبْ يُوسَىٰ لَا تَخَفْ ۖ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ ۝

جیسے وہ سانپ ہو تو وہ پٹھ پھیر کر چل دیے اور پیچھے مڑ کر (بھی) نہ دیکھا (فرمایا گیا) اے موسیٰ! ڈرے نہیں بے شک رسول میرے حضور ڈرا نہیں کرتے۔

إِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوءٍ فَإِنِّي عَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَ ادْخُلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ

مگر جس نے ظلم کیا پھر بُرائی کے بعد اُسے نیکی سے بدل دیا تو میں بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہوں۔ اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالیں

تَخْرُجُ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ ۖ فِي تِسْعِ آيَاتٍ إِلَى فِرْعَوْنَ وَ قَوْمِهِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا

وہ بغیر کسی عیب کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا یہ نو نشانیاں لے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف (جائیں) بے شک وہ

قَوْمًا فَاسِقِينَ ۚ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَاتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ۚ وَ جَحَدُوا بِهَا

نافرمان لوگ ہیں۔ تو جب ان کے پاس ہماری واضح نشانیاں پہنچیں تو انھوں نے کہا یہ تو گھلا جادو ہے۔ اور انھوں نے اُن کا انکار کر دیا

وَ اسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلُمًا وَ عُلُوًّا ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۚ

حالاں کہ ان کے دل اُن (نشانوں) کا یقین کر چکے تھے (صرف) ظلم اور تکبر کی وجہ سے (انکار کیا) تو آپ دیکھیے کیسا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا؟

وَ لَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ وَ سُلَيْمَانَ عِلْمًا ۚ وَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَىٰ

اور یقیناً ہم نے داؤد (علیہ السلام) اور سلیمان (علیہ السلام) کو علم عطا فرمایا اور دونوں نے کہا کہ تمام تعریفیں اسی اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اپنے

كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَ وَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ وَ قَالَ يَٰأَيُّهَا النَّاسُ

بہت سے مومن بندوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ اور سلیمان (علیہ السلام) داؤد (علیہ السلام) کے وارث بنے اور انھوں نے فرمایا اے لوگو!

عَلِمْنَا مَنَظِقَ الطَّيْرِ وَ أُوتِينَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۖ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ ۚ

ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمیں ہر چیز عطا فرمائی گئی ہے یقیناً یہ (اللہ کا) واضح فضل ہے۔

وَ حُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْإِنسِ وَ الطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۚ

اور سلیمان (علیہ السلام) کے لیے ان کے لشکر جمع کیے جاتے جنوں اور انسانوں اور پرندوں میں سے پھر (ظلم و ستم کے لیے ان کے سامنے) وہ روکے جاتے تھے۔

حَتَّىٰ إِذَا تَوَآءَا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ ۖ قَالَتْ نَمْلَةٌ ۖ يَٰأَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسْكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمُكُمْ

یہاں تک کہ جب وہ چوہنیوں کی وادی پر آئے تو ایک چوہنی نے کہا اے چوہنیو! اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ سلیمان (علیہ السلام) اور ان کا لشکر تمہیں

سُلَيْمَانَ وَ جُنُودَهُ ۚ وَ هُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۚ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَ قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي

کچل نہ دیں اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔ تو وہ (سلیمان علیہ السلام) اس کی بات سے مسکراتے ہوئے ہنس پڑے اور انھوں نے عرض کیا اے میرے رب! مجھے توفیق عطا فرما

أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتِكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلَىٰ وَالِدَيَّ وَ أَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ

کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جو تو پسند فرمائے

وَ أَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ۚ وَ تَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدًى أَمْ

اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔ اور انھوں نے پرندوں کا جائزہ لیا تو فرمایا کہ کیا بات ہے کہ میں ہدہ کو نہیں دیکھ رہا کیا

كَانَ مِنَ الْغَافِينَ ۚ لَاُعَذِّبُهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِي بِسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ۚ

وہ کہیں غائب ہو گیا ہے؟ میں ضرور اسے سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر دوں گا یا وہ میرے پاس کوئی واضح دلیل لے کر آئے۔

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَ جِئْتُكَ مِنْ سَبِيلٍ مَبْنًى

کچھ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ اس نے (آکر) کہا میں وہ معلومات لایا ہوں جو آپ کے علم میں نہیں ہیں اور میں (شہر) سبا سے آپ کے پاس ایک

بَقِیْنِ ۲۲ اِنِّیْ وَجَدْتُ امْرَاةً تَمْلِكُهُمْ وَ اُوْتِیْتُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَ لَهَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ ۲۳

بقینئیں لایا ہوں۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا جو ان پر حکومت کرتی ہے اور اسے ہر چیز دی گئی ہے اور اس کے پاس بہت بڑا تخت (بھی) ہے۔

وَ جَدْتُهَا وَ قَوْمَهَا یَسْجُدُونَ لِلشَّیْطٰنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ زَیِّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

میں نے اسے اور اس کی قوم کو دیکھا کہ وہ سورج کو سجدہ کرتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر اور شیطان نے ان کے اعمال ان کے لیے خوش نما بنا دیے ہیں

فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ فَهُمْ لَا یَهْتَدُونَ ۲۴ اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ

تو اس نے انھیں (سیدھے) راستہ سے روک دیا ہے تو وہ ہدایت نہیں پاتے۔ (شیطان نے انھیں سیدھے راستہ سے روک دیا) تاکہ وہ اللہ کو سجدہ نہ کریں

الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ یَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَ مَا تُعْلِنُونَ ۲۵

جو باہر نکال لاتا ہے آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ چیزوں کو اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔

اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۲۶ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ

اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ (سلیمان علیہ السلام نے ہمدرد سے) فرمایا ہم دیکھتے ہیں کہ تم نے سچ کہا

اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكَٰذِبِیْنَ ۲۷ اِذْ هَبْ بَكِیْنِیْ هٰذَا فَالْقِهْ اِلَیْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ

یا تم جھوٹوں میں سے ہو؟ میرا یہ خط لے جاؤ پھر اسے ان کی طرف ڈال دو پھر ان سے (الگ) ہٹ کر دیکھو

مَاذَا یَرْجِعُوْنَ ۲۸ قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلٰٓئِکَةُ اِنِّیْ اُلْقِیْ اِلَیْ کِتٰبٍ کَرِیْمٍ ۲۹

کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں؟ اس (ملکہ) نے کہا اے دربار والو! بے شک میرے پاس ایک عزت والا خط بھیجا گیا ہے۔

اِنَّهُ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۳۰

بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بے شک وہ اللہ کے نام سے (شروع کیا گیا ہے) جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

اَلَّا تَعْلَمُوْا عَلَیْ وَ اُتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ۳۱ قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلٰٓئِکَةُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ اَمْرِیْ ۳۲

یہ کہ میرے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو اور فرماں بردار بن کر میرے پاس آ جاؤ۔ اس (ملکہ) نے کہا اے دربار والو! میرے معاملہ میں مجھے مشورہ دو

مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰی تَشْهَدُوْا ۳۳ قَالُوْا نَحْنُ اَوْلٰوُ قُوَّةٍ وَ اَوْلٰوُ بَاسٍ شَدِیْدٍ ۳۴

میں کسی معاملے میں کوئی قطع فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم لوگ میرے پاس موجود نہ ہو۔ انھوں نے کہا ہم بڑی قوت والے اور بہت سخت جنگ والے ہیں

وَ الْاَمْرُ اِلَیْكَ فَانْظُرِیْ مَاذَا تَأْمُرِیْنَ ۳۵ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً

اور حکم کا اختیار آپ کو ہے آپ خود ہی غور کریں کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتی ہیں۔ اس (ملکہ) نے کہا بے شک بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں

أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۖ وَكَذَلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٣٧﴾ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ

تو اسے تباہ کر دیتے ہیں اور وہاں کے عزت والے لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں اور یہ (بھی) اسی طرح کریں گے۔ اور میں ان کی طرف کچھ تحفہ بھیجتی ہوں

فَنظِرُهُمْ بِمَا يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ﴿٣٨﴾ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَنَ قَالَ اتَّبِدُونِ بِمَالٍ

پھر دیکھتی ہوں قاصد کیا جواب لاتے ہیں؟ تو جب وہ (قاصد) سلیمان (علیہ السلام) کے پاس آیا تو انھوں نے فرمایا کیا تم مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو؟

فَمَا أَتَيْنِ اللَّهُ خَيْرٌ مِّمَّا أَتَيْتُكُمْ ۖ بَلْ أَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ﴿٣٩﴾ إِرْجِعْ إِلَيْهِمْ

تو جو کچھ اللہ نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے بلکہ تم ہی اپنے تحفے سے خوش رہو۔ تم ان کے پاس واپس چلے جاؤ

فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿٤٠﴾

ہم ان پر ایسے لشکر لے کر آئیں گے جن کا وہ مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور ہم انھیں وہاں سے ایسا ذلیل کر کے نکالیں گے کہ وہ بے عزت ہو کر رہ جائیں گے۔

قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿٤١﴾

(سلیمان علیہ السلام نے) فرمایا اے دربار والو! تم میں سے کون اس (ملکہ) کا تخت میرے پاس لاسکتا ہے؟ اس سے پہلے کہ وہ فرماں بردار ہو کر میرے پاس آجائیں۔

قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَّقَامِكَ ۖ وَإِنِّي

ایک قوی بیگل جن نے کہا میں اسے آپ کے پاس لاسکتا ہوں اس سے پہلے کہ آپ اپنے مقام سے اٹھیں اور بے شک میں

عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴿٤٢﴾ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ

اس پر پوری قوت رکھتا ہوں (اور) امانت دار بھی ہوں۔ اس نے کہا جس کے پاس کتاب کا علم تھا میں اسے آپ کے پاس لاسکتا ہوں

قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَأَاهُ مُسْتَقَرًّا عِنْدَهُ قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي ۚ

اس سے پہلے کہ آپ کی آنکھ جھپکے جب انھوں نے اس (تخت) کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو فرمایا کہ یہ میرے رب کا فضل ہے

لِيَبْلُوَنِي ءَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۚ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ كَفَرَ

تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو وہ اپنے لیے شکر کرتا ہے اور جو کوئی ناشکری کرے

فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ﴿٤٣﴾ قَالَ نَكُونُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ أَتَهْتَدِي

تو بے شک میرا رب بے نیاز بڑی عزت والا ہے۔ (سلیمان علیہ السلام نے) فرمایا اس (ملکہ) کے لیے اس کے تخت (کی صورت) کو بدل دو ہم دیکھیں کہ وہ سمجھ پاتی ہے؟

أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ﴿٤٤﴾ فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ

یا ان لوگوں میں سے ہے جو سمجھ نہیں رکھتے۔ پھر جب وہ آگئی کہا گیا کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے؟ اس نے کہا

كَأَنَّهُ هُوَ ۖ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ﴿٤٥﴾ وَصَدَّهَا

یہ تو گویا وہی ہے اور ہمیں اس سے پہلے ہی (سلیمان علیہ السلام کی عظمت کا) علم ہو گیا تھا اور ہم فرماں بردار ہو چکے تھے۔ اور اسے (ایمان سے) روک رکھا تھا

مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿٣٢﴾ قِيلَ لَهَا ادْخُلِي

ان چیزوں نے جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتی تھی بے شک وہ کافر قوم میں سے تھی۔ اس سے کہا گیا کہ تم

الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً ۚ وَ كَشَفَتْ عَنْ سَاقِيهَا ۚ قَالَ

اس محل میں داخل ہو جاؤ جب اس نے اسے دیکھا تو خیال کیا کہ وہ گہرا پانی ہے اور اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں (سلیمان علیہ السلام نے) فرمایا

إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيرَ ۖ قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي

بے شک یہ ایسا محل ہے جس میں شیشے جڑے ہوئے ہیں اس (ملکہ) نے عرض کیا اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا

وَ أَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٣﴾ وَ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ

اور (اب) میں سلیمان (علیہ السلام) کے ساتھ ایمان لائی اس اللہ پر جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ یقیناً ہم نے ثمود کی طرف بھیجا

أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ﴿٣٤﴾ قَالَ يُقَوْمُ

ان کی برادری کے فرد صالح (علیہ السلام) کو کہ تم اللہ کی عبادت کرو تو وہ دوسرا گروہ ہو کر آپس میں جھگڑنے لگے۔ (صالح علیہ السلام نے) فرمایا اے میری قوم!

لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْ لَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٣٥﴾

تم بھلائی سے پہلے برائی کے لیے کیوں جلدی کرتے ہو؟ تم اللہ سے مغفرت کیوں نہیں مانگتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَ بَيْنَ مَعَكَ ۖ قَالَ طَئِرُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ

انہوں نے کہا کہ ہم نے برا شگون لیا تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے (صالح علیہ السلام نے) فرمایا تمہاری محبت اللہ کے پاس سے ہے بلکہ تم لوگ

تُفْتَنُونَ ﴿٣٦﴾ وَ كَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿٣٧﴾ قَالُوا

آزمائش میں ڈالے گئے ہو۔ اور اس شہر میں نو سردار تھے جو زمین میں فساد کرتے رہتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے کہا

تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَ أَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ

آپس میں اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم ضرور رات کو حملہ کریں گے ان (صالح علیہ السلام) پر اور ان کے گھروالوں پر پھر ان کے وارث سے کہہ دیں گے ہم تو ان کے گھروالوں کی

وَ إِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٣٨﴾ وَ مَكْرُوا مَكْرًا ۚ وَ مَكْرُنَا مَكْرًا ۚ وَ هُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٣٩﴾

ہلاکت کے وقت موجود ہی نہ تھے اور یقیناً ہم ضرور سچے ہیں۔ اور انہوں نے ایک چال چلی اور ہم نے بھی (اپنی شان کے لائق) خفیہ تدبیر کی اور انہیں خبر بھی نہ ہوئی۔

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۚ أَنَا دَمَرْنَاهُمْ وَ قَوْمَهُمْ أَجْعَلِينَ ﴿٤٠﴾ فَتِلْكَ بَيُوتُهُمْ

تو دیکھیے ان کی چال کا انجام کیسا ہوا کہ بے شک ہم نے انہیں اور ان کی ساری قوم کو تباہ کر دیا۔ پھر یہ ہیں ان کے مکانات

خَاوِيَةٌ بِمَا ظَلَمُوا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾ وَ أَنْجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا

جوان کے ظلم کی وجہ سے ویران پڑے ہیں بے شک اس (قصہ) میں ضرور نشانی ہے ان لوگوں کے لیے جو جانتے ہیں۔ اور ہم نے بچا لیا ان کو جو ایمان لائے تھے

وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٥٦﴾ وَ لَوْطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ﴿٥٧﴾

اور (اللہ کی نافرمانی سے) ڈرتے رہتے تھے۔ اور لوط (علیہ السلام) کو (رسول بنا کر بھیجا) جب انھوں نے اپنی قوم سے فرمایا کیا تم بے حیائی کرتے ہو حالانکہ تم دیکھتے ہو۔

إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ ۖ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿٥٨﴾ فَمَا كَانَ

کیا تم مردوں کے پاس نفسانی خواہش پوری کرنے آتے ہو عورتوں کو چھو کر بلکہ تم جاہل لوگ ہو۔ تو ان کی قوم کا یہی

جَوَابُ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أَنَاسٌ يَّتَطَهَّرُونَ ﴿٥٩﴾ فَانْجَيْنَاهُ

جواب تھا کہ انھوں نے کہا لوط کے گھر والوں کو نکال دو اپنی بستی سے بے شک یہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں۔ تو ہم نے انھیں (لوط علیہ السلام کو)

وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ ۖ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٦٠﴾ وَ أَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا

اور ان کے گھر والوں کو نجات دی سوائے ان کی بیوی کے جسے ہم نے پیچھے رہ جانے والوں میں طے کر دیا تھا۔ اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) خوب بارش برسائی

فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿٦١﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ سَلَّمَ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ۖ

تو وہ بہت بُری بارش تھی ڈرائے جانے والوں پر۔ آپ (ﷺ) فرمادیجئے تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور سلام ہو اس کے ان بندوں پر جنہیں اس نے چُن لیا

اللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٢﴾ أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَ أَنْزَلَ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ

کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جنہیں وہ شریک ٹھہراتے ہیں؟ بھلا وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اور تمہارے لیے آسمان سے پانی برسایا

فَأَنْبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُثْبِتُوا شَجَرَهَا ۗ ءَالِهِ مَعَ اللَّهِ ۖ

پھر اس کے ذریعہ ہم نے اُگائے خوش نما باغات تمہارے بس میں نہ تھا کہ تم ان (باغات) کے درخت اُگا سکتے (تو) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟

بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْبَدُونَ ﴿٦٣﴾ أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَ جَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَارًا

بلکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو راستہ سے الگ ہو رہے ہیں۔ بھلا وہ کون ہے جس نے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور اس کے درمیان نہریں بنائیں

وَ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ ءَالِهِ مَعَ اللَّهِ ۖ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا

اور اس کے لیے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان ایک آڑ بنائی (تو) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بلکہ ان میں سے اکثر کچھ نہیں

يَعْلَمُونَ ﴿٦٤﴾ أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۖ

جانتے۔ بھلا وہ کون ہے جو بے قرار شخص کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور فرماتا ہے اور تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) جانشین بناتا ہے۔

ءَالِهِ مَعَ اللَّهِ ۖ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٥﴾ أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ

(تو) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تم لوگ بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔ بھلا وہ کون ہے جو تمہیں راستہ دکھاتا ہے خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں

وَ مَن يُرْسِلِ الرِّيحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۖ ءَالِهِ مَعَ اللَّهِ ۖ

اور کون ہے جو ہواؤں کو خوش خبری دینے کے لیے بھیجتا ہے اپنی رحمت (بارش) سے پہلے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟

تَعْلَى اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۳۶﴾ اَمَّنُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَ مَنْ يَرْزُقُكُمْ

اللہ بہت ہی بلند ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔ بھلا وہ کون ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہ ان کو دوبارہ پیدا کرے گا اور کون تم کو آسمان

مِّنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ ۖ ءَالَهُ مَعَ اللَّهِ ۖ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۳۷﴾

اور زمین سے رزق عطا فرماتا ہے (تو) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ آپ (ﷺ) فرمادیجیے کہ اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ۖ وَ مَا يَشْعُرُونَ

آپ (ﷺ) فرمادیجیے کہ اللہ کے سوا جو بھی آسمانوں اور زمینوں میں ہیں وہ (از خود) غیب نہیں جانتے اور انھیں خبر نہیں

أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿۳۸﴾ بَلْ اذْكُرْ عَلَيْهِمْ فِي الْآخِرَةِ ۖ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْهَا ۖ

کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔ بلکہ آخرت کے بارے میں ان کا علم ختم ہو گیا ہے بلکہ وہ اس کے متعلق شک میں پڑے ہوئے ہیں

بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُونَ ﴿۳۹﴾ وَ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا عَٰذَا كُنَّا تُرَابًا وَ اَبَآؤُنَا اَيُّنَا لَمُخْرَجُونَ ﴿۴۰﴾

بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں۔ اور کافروں نے کہا کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو جائیں گے کیا ہم (پھر) نکالے جائیں گے؟

لَقَدْ وَعَدْنَا هَٰذَا نَحْنُ وَ اَبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۚ اِنْ هَٰذَا اِلَّا اَسَاطِيرُ الْاَوَّلِينَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِيرُوا فِي

یقیناً اس کا وعدہ ہم سے (بھی) کیا گیا اور اس سے پہلے ہمارے باپ دادا سے بھی یہ تو صرف پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ آپ (ﷺ) فرمادیجیے

الْاَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿۴۲﴾ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ لَا تَكُنْ

تم زمین میں چلو پھرو پھر تم دیکھ لو مجرموں کا کیا انجام ہوا؟ اور آپ ان پر نہ غم کریں اور نہ ہی آپ تنگ دل ہوں

فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿۴۳﴾ وَ يَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۴۴﴾ قُلْ عَسَىٰ

اس سے جو وہ چالیں چلتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا؟ اگر آپ سچے ہیں۔ آپ (ﷺ) فرمادیجیے امید ہے

اَنْ يَّكُونَ رَدْفٌ لَّكُمْ بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ ﴿۴۵﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

کہ اس (عذاب) میں سے کچھ تمھارے قریب ہی آپہنچا ہو جس کی تم جلدی کر رہے ہو۔ اور یقیناً آپ کا رب لوگوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے

وَ لٰكِنْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿۴۶﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَ مَا يُعْلِنُونَ ﴿۴۷﴾

لیکن ان میں سے اکثر شکر ادا نہیں کرتے۔ اور یقیناً آپ کا رب جانتا ہے جو ان کے سینے چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔

وَ مَا مِنْ غَٰيْبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ اِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ ﴿۴۸﴾ اِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَفْضُلُ عَلَىٰ

اور زمین و آسمان میں جو بھی پوشیدہ بات ہے وہ واضح کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی) ہے۔ بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے

بَنِي إِسْرَآءِيلَ اَكْثَرُ الَّذِي هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۴۹﴾ وَ اِنَّهُ لَهْدٰى وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿۵۰﴾

بیان کرتا ہے اکثر وہ باتیں جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اور یقیناً یہ (قرآن) مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿٥٨﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ

بے شک آپ کا رب ان کے درمیان اپنے حکم سے فیصلہ فرمائے گا اور وہ بہت غالب خوب جاننے والا ہے۔ تو آپ (ﷺ) اللہ ہی پر بھروسہ رکھیے

إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ﴿٥٩﴾ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا

بے شک آپ واضح حق پر ہیں۔ بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا دیتے اور نہ ہی اپنی پکار بہروں کو سنا دیتے ہیں جب کہ وہ پٹھ پھیرے

مُدْبِرِينَ ﴿٦٠﴾ وَمَا أَنْتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلَّتِهِمْ ۚ إِنَّ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا

جار ہے ہوں۔ اور نہ آپ اندھوں کو راہ پر لانے والے ہیں ان کی گمراہی سے (بچا کر) آپ تو صرف انہیں سنا دیتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں

فَهُمْ مُسْلِمُونَ ﴿٦١﴾ وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۚ

پھر وہی مسلمان ہیں۔ اور جب ان پر بات پوری ہو جائے گی ہم زمین سے ان کے لیے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا

أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ﴿٦٢﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا

اس لیے کہ لوگ ہماری نشانیوں کا یقین نہیں کرتے تھے۔ اور جس دن ہم جمع کریں گے ہر امت میں سے ایک گروہ

مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿٦٣﴾ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوا قَالَ

ان لوگوں کا جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے تو (نظم و ترتیب کے لیے) انہیں روکا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب (سب) حاضر ہو جائیں گے (اللہ) فرمائے گا

أَكْذَبْتُمْ بِآيَاتِي وَلَمْ تُحِطُوا بِهَا عِلْمًا ۖ أَمْ أَذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٦٤﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ

کیا تم میری آیتوں کو جھٹلاتے تھے حالانکہ تم نے (اپنے) علم سے ان کا احاطہ نہ کیا تھا بھلا تم کیا کرتے تھے؟ اور ان پر بات پوری ہو جائے گی

بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا يَنْطِقُونَ ﴿٦٥﴾ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا آلِيلَ لَيْسَكُنَا فِيهِ

اس وجہ سے جو انھوں نے ظلم کیا تو وہ بول بھی نہ سکیں گے۔ کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ بے شک ہم نے رات بنائی تاکہ وہ اس میں آرام کریں

وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٦٦﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ

اور دن کو روشن (بنایا) یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔ اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو گھبرا جائے گا

مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ۚ وَكُلُّ أَتَوَةٍ ذُخْرَيْنَ ﴿٦٧﴾

جو کوئی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی زمینوں میں ہے سوائے اس کے جسے اللہ چاہے اور سب اس کے پاس حاضر ہوں گے عاجزی کرتے ہوئے۔

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً ۖ وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۚ صُنْعَ اللَّهِ

اور تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو (تو) خیال کرتے ہو کہ اپنی جگہ جمے ہوئے ہیں حالانکہ وہ بادل کی طرح اڑتے پھریں گے (یہ) اس اللہ کی کاریگری ہے

الَّذِي أَنْتَقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ ﴿٦٨﴾ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ

جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا بے شک وہ بڑا باخبر ہے اس سے جو تم کرتے ہو۔ جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لیے اس سے بہتر بدلہ ہوگا

وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿١٠﴾ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ ط

اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے۔ اور جو بُرائی لے کر آئے گا تو ایسے لوگ اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جائیں گے

هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١١﴾ اِنَّمَا اُمرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلَدَةِ

(کہا جائے گا) تم وہی بدلہ پاؤ گے جو تم مل کیا کرتے تھے۔ (آپ ﷺ فرمادیجیے) مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے رب کی عبادت کرتا رہوں

الَّذِیْ حَرَّمَهَا وَ لَهُ كُلُّ شَیْءٍ ۚ وَ اُمرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿١٢﴾

جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے اور ہر چیز اسی کی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرماں برداروں میں سے ہو جاؤں۔

وَ اَنْ اَتْلُوَ الْقُرْآنَ ۚ فَمِنْ اِهْتَدٰی فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ

اور (یہ بھی) کہ میں قرآن کی تلاوت کروں تو جس شخص نے ہدایت قبول کی تو اس نے اپنے ہی فائدہ کے لیے ہدایت قبول کی اور جو گمراہ ہوا

فَقُلْ اِنَّمَا اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿١٣﴾ وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

تو (اے نبی ﷺ!) آپ فرمادیجیے میں تو بس (برے انجام سے) ڈرانے والوں میں سے ہوں۔ اور آپ ﷺ (فرمادیجیے) تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں

سَبِّحْهُمۡ اٰتِیْہٖ فَتَعْرِفُوْنَہَا ۚ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾

وہ عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا تو تم انہیں پہچان لو گے اور تمہارا رب بے خبر نہیں اُن کاموں سے جو تم کرتے ہو۔

دعا

وَ اَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ ﴿١٥﴾ (سُورَةُ النَّحْلِ: ١٥)

اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔



درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1

نمل کا معنی ہے:

i

(الف) مکڑی (ب) شہد کی مکھی (ج) چیونٹی (د) بلب

سُورَةُ النَّملِ میں سب سے تفصیلی تذکرہ ہے:

ii

(الف) حضرت صالح علیہ السلام کا (ب) حضرت لوط علیہ السلام کا (ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا (د) حضرت سلیمان علیہ السلام کا

دین کی دعوت دینے والوں کو لوگوں کو خبردار کرنا چاہیے:

iii

(الف) واقعات کے ذریعہ (ب) تاریخ کے ذریعہ (ج) تازہ خبروں کے ذریعہ (د) قرآن مجید کے ذریعہ

سُورَةُ النَّملِ کے شروع میں ان لوگوں کی صفات بیان کی گئی ہیں جو ہدایت حاصل کرتے ہیں:

iv

(الف) قرآن مجید سے (ب) تاریخ سے (ج) قدرت سے (د) قصوں سے

ہمارے اعمال کا فیصلہ ہوگا:

v

(الف) قبر میں (ب) جنت میں (ج) جہنم میں (د) قیامت کے دن

مختصر جواب دیجیے۔

2

سُورَةُ النَّملِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

i

سُورَةُ النَّملِ کا خلاصہ لکھیے۔

ii

سُورَةُ النَّملِ کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

iii

سُورَةُ النَّملِ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر کس طور پر آیا ہے؟

iv

سُورَةُ النَّملِ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

i

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سُورَةُ النَّملِ کا نام چیونٹی کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اس کی وجہ آپ جان چکے ہیں۔ قرآن مجید میں اور بھی کچھ سورتیں ایسی ہیں جن کے نام جانوروں یا حشرات وغیرہ کے ناموں پر ہیں۔ ایسی سورتوں کے نام جمع کیجیے اور بتائیں کہ کن کن جانوروں کے نام پر قرآن مجید کی سورتوں کے نام رکھے گئے ہیں۔
- حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں اپنی معلومات کو وسعت دیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں دنیا کی بہت سی نعمتوں اور وسائل سے نوازا تھا، لیکن اس کے باوجود انھوں نے نہایت عاجزی اور فرمانبرداری کے ساتھ زندگی بسر کی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کے والد حضرت داؤد علیہ السلام ان لوگوں کے لیے نمونہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ دنیا کی نعمتیں، وسائل یا اقتدار عطا فرماتا ہے۔



برائے اساتذہ کرام:

- حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ تفصیل سے سنائیں۔
- شکر کی اہمیت کے بارے میں طلبہ کو ضرور بتائیں۔
- سُورَةُ النَّملِ میں آنے والے مشکل الفاظ کے معنی کی وضاحت کیجیے۔
- تلاوت قرآن مجید کی فضیلت و اہمیت اور روزانہ تلاوت کا معمول بنانے کی طلبہ کو ترغیب دیجیے۔
- قرآنی الفاظ کے صحیح تلفظ کے بارے میں بھی طلبہ کو بتائیں۔

سُورَةُ الْقَصَصِ

سُورَةُ الْقَصَصِ مکی سورت ہے۔ اس میں اٹھاسی (88) آیات ہیں۔

تعارف

سُورَةُ الْقَصَصِ مکہ مکرمہ میں نازل ہونے والی آخری سورت ہے، کیوں کہ اس کی آیت 85 اس وقت نازل ہوئی تھی جب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ ہجرت کی غرض سے مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہو چکے تھے۔

اس سورت کی آیت پچیس (25) میں القصص کا لفظ آیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سُورَةُ الْقَصَصِ رکھا گیا ہے۔

سُورَةُ الْقَصَصِ کا خلاصہ ”حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ذکر کر کے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ کی رسالت اور آپ کی دعوت کی سچائی کو ثابت کرنا“ ہے۔

مضامین

سُورَةُ الْقَصَصِ کے پہلے پانچ رکوعوں میں بہت تفصیل کے ساتھ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں پچھلے انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سب سے زیادہ تفصیل کے ساتھ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ذکر آیا ہے، کیوں کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے حالات زندگی کی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ کی سیرت طیبہ کے ساتھ کئی چیزوں میں مشابہت ہے۔

سُورَةُ الْقَصَصِ میں بنی اسرائیل کے ایک شخص قارون کا عبرت ناک واقعہ بیان کیا گیا ہے، جس نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کو ترجیح دی اور اپنی قوم کی بجائے فرعون کی خدمت کی۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے درست راستے پر آنے کی دعوت دی لیکن وہ نہ مانا۔ یہ شخص اپنے پاس موجود مال و دولت کو اپنی ذاتی محنت اور اپنے علم کا نتیجہ قرار دیتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے احسان اور نعمت کا انکار کرتا تھا۔ نتیجتاً قارون اپنے مال و اسباب کے ساتھ

ہلاک کر دیا گیا۔

سورت کے اختتام پر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وَاٰخِہٖ وَسَلَّمَ کی امت کو خصوصیت کے ساتھ یہ تلقین کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔

علمی و عملی نکات

- سُورَةُ الْقَصَصِ کے مطالعہ سے جو اہم علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:
- ظالم لوگ لوگوں کو تقسیم کر کے ان پر حکومت کرتے ہیں۔ (سُورَةُ الْقَصَصِ: 4)
- حکمت و دانائی اور علم اللہ تعالیٰ کی خاص نعمتیں ہیں جو خاص بندوں کو عطا ہوتی ہیں۔ (سُورَةُ الْقَصَصِ: 14)
- ہدایت صرف اللہ تعالیٰ کی توفیق سے حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے ہمیں اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔ (سُورَةُ الْقَصَصِ: 56)
- دنیا کی نعمتیں اور ساز و سامان آخرت کی بہترین اور ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتوں کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی ہیں۔ (سُورَةُ الْقَصَصِ: 60)
- اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے دن اپنا فضل یعنی رزق تلاش کرنے اور رات آرام کرنے کے لیے بنائی ہے۔ (سُورَةُ الْقَصَصِ: 73)
- ہمیں اپنے علم اور صلاحیتوں پر اترانا نہیں چاہیے کیوں کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ (سُورَةُ الْقَصَصِ: 78)
- اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے کمایا ہوا مال ہلاکت اور بربادی کا سبب بنتا ہے۔ (سُورَةُ الْقَصَصِ: 81)
- آخرت کا گھران پر ہیزگاروں کے لیے ہے جو زمین میں نہ بڑائی چاہتے ہوں اور نہ فساد۔ (سُورَةُ الْقَصَصِ: 83)
- اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔ ہمیں شرک سے بچنا چاہیے اور صرف اسی کی عبادت کرنی چاہیے۔ (سُورَةُ الْقَصَصِ: 88)

سورۃ القصص کی ہے (آیات: ۸۸ / رکوع: ۹)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

طَسَمَ ۝ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝ نَتْلُو عَلَيْكَ مِنْ نَبَأِ مُوسَى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ

طَسَمَ - یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔ ہم آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں موسیٰ (علیہ السلام) اور فرعون کے کچھ حالات حق کے ساتھ

لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيْعًا

ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔ بے شک فرعون زمین میں سرکش تھا اور اس نے وہاں کے لوگوں کو گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا

يَسْتَضَعِفُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ وَ يُسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ ط

اُس نے کمزور کر دیا تھا اُن میں سے ایک گروہ کو وہ اُن کے بیٹوں کو ذبح کرتا تھا اور اُن کی بیٹیوں کو زندہ رکھتا تھا

إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ۝ وَ يُرِيدُ أَنْ تَسُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتَضَعَفُوا فِي الْأَرْضِ

بے شک وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا۔ اور ہم نے چاہا کہ ہم احسان کریں ان لوگوں پر جو زمین میں کمزور کر دیے گئے تھے

وَ نَجْعَلَهُمْ آيَةً ۝ وَ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۝ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ

اور ہم انھیں امام بنائیں اور ہم انھیں (ان کے ملک و مال کا) وارث بنائیں۔ اور ہم انھیں زمین میں اختیار عطا کریں

وَ نُرِي فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ جُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۝

اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکروں کو ان (کمزوروں) سے وہ دکھا دیں جس سے وہ ڈرتے تھے۔

وَ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ ۖ فَإِذَا خَفَتْ عَلَيْهِ فَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ

اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ کی طرف الہام کیا کہ تم اسے دودھ پلاتی رہو پھر جب تمھیں اس کے بارے میں کوئی خطرہ ہو تو اُسے دریا میں ڈال دینا

وَ لَا تَخَافِي ۖ وَ لَا تَحْزَنِي ۖ إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكَ وَ جَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝

اور تم ڈرنا نہیں اور نہ غم کرنا بے شک ہم اُسے تمھاری طرف واپس پہنچانے والے ہیں اور اُسے رسولوں میں سے بنانے والے ہیں۔

فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَ حَزَنًا ۖ إِنَّ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ جُنُودَهُمَا

تو فرعون کے گھر والوں نے اسے اٹھا لیا تاکہ وہ اُن کے لیے دشمنی اور غم کا ذریعہ بنیں بے شک فرعون اور ہامان اور اُن دونوں کے لشکر

كَانُوا خَاطِئِينَ ۝ وَ قَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنِي لِئِذَا وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوهُ ۝

(بڑے) گناہ گار تھے۔ اور فرعون کی بیوی (آسیہ علیہا السلام) نے کہا (یہ بچہ) میری اور تمھاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے قتل نہ کرنا

عَسَىٰ أَنْ يَتَفَعَّنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ① وَ أَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ فُرْعَانًا

شاید یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اسے بیٹا بنالیں اور وہ (انجام سے) بے خبر تھے۔ اور موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ کا دل بے قرار ہو گیا

إِنْ كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَنْ رَبَّنَا عَلَىٰ قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ②

قریب تھا کہ وہ اس (راز) کو ظاہر کر دیتیں اگر ہم نے اُن کے دل کو مضبوط نہ کیا ہوتا تاکہ وہ یقین رکھنے والوں میں سے رہیں۔

وَقَالَتْ لِإِخْتِهِ قُصِّهِ قَبَصَرْتُ بِهِ عَنْ جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ③

اور (موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے) اس کی بہن سے کہا تم اُس کے پیچھے پیچھے جاؤ تو وہ اُسے دُور سے دیکھتی رہی اور وہ لوگ بالکل بے خبر تھے۔

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْبَرَّازَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ

اور ہم نے پہلے ہی سے اُن (موسیٰ علیہ السلام) پر دانیوں کا دودھ حرام کر دیا تھا تو (موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے) کہا کہ میں تمہیں بتاؤں ایسے گھر والوں کا پتا

يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَصْحُونَ ④ فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ

جو تمہارے لیے اس (بچے) کی پرورش کریں اور وہ اس کے خیر خواہ بھی ہوں؟ تو اس طرح ہم نے اُن (موسیٰ علیہ السلام) کو ان کی والدہ کے پاس واپس پہنچا دیا

كُنِيَ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ⑤

تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غمگین نہ ہوں اور تاکہ وہ جان لیں کہ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ⑥

اور جب (موسیٰ علیہ السلام) اپنی جوانی کو پہنچے اور جسمانی اعتدال پر آ گئے (تو) ہم نے انہیں حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔

وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينٍ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ ⑦

اور (موسیٰ علیہ السلام) شہر میں داخل ہوئے ایسے وقت جب اس کے رہنے والے (نیند کی) غفلت میں تھے تو انہوں نے اس میں پایادو آدمیوں کو لڑتے ہوئے

هَذَا مِنْ شِيعَتِهِ وَهَذَا مِنْ عَدُوِّهِ ⑧ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنَ شِيعَتِهِ

ایک تو ان کے (اپنے) گروہ میں سے تھا اور ایک ان کے دشمنوں میں سے تھا تو اس شخص نے مدد طلب کی جو انہی کے گروہ میں سے تھا

عَلَىٰ الَّذِي مِنَ عَدُوِّهِ ⑨ فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ ⑩ قَالَ هَذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ⑪

اس کے خلاف جوان کے دشمنوں میں سے تھا تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اسے ایک دھکا مارا تو اس کا کام تمام کر دیا (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا کہ یہ شیطان کا کام ہے

إِنَّهُ عَدُوٌّ مُُّضِلٌّ مُّبِينٌ ⑫ قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي

بے شک وہ کھلا گمراہ کرنے والا دشمن ہے۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! بے شک میں نے اپنی جان کا نقصان کیا

فَاعْفُرْ لِي ⑬ فَغَفَرَ لَهُ ⑭ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ⑮

(اس لیے) تُو مجھے معاف فرما تو اللہ نے انہیں معاف فرما دیا بے شک وہی بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

سج

قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِلْمُجْرِمِينَ ۝

(موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! تو نے مجھ پر جو انعام فرمایا ہے تو میں ہرگز مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

فَاصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهُ بِالْأَمْسِ

پھر (دوسرے دن موسیٰ علیہ السلام نے) شہر میں صبح کی ڈرتے ڈرتے انتظار کرتے ہوئے تو اچانک (دیکھا) وہی شخص جس نے کل اُن سے مدد مانگی تھی

يَسْتَصْرِخُهُ ۖ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِينٌ ۝ فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ

(پھر) انھیں (مدد کے لیے) پکار رہا ہے موسیٰ (علیہ السلام) نے اس سے فرمایا بے شک تُو ضرور کھلا گمراہ ہے۔ پھر جب (موسیٰ علیہ السلام نے) ارادہ کیا

أَنْ يَبْطِشَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۖ قَالَ يَمُوسَىٰ أَتَرِيدُ أَنْ تَقْتُلَنِي

اس شخص کو پکڑنے کا جو اِن دونوں کا دشمن تھا (تو اسرائیلی) بولا اے موسیٰ! کیا تم مجھے بھی (اسی طرح) قتل کرنا چاہتے ہو

كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ ۚ إِنَّ تَرِيدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ وَمَا تَرِيدُ

جیسے تم نے کل ایک شخص کو قتل کر دیا تھا؟ تم تو صرف یہی چاہتے ہو کہ زمین میں سرکش بن جاؤ اور تم نہیں چاہتے کہ تم

أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ ۝ وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ ۚ

اصلاح کرنے والوں میں سے ہو۔ اور ایک شخص شہر کے آخری کنارے سے دوڑتا ہوا آیا

قَالَ يَمُوسَىٰ إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ

اس نے کہا اے موسیٰ! بے شک سردار آپ کے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں کہ آپ کو قتل کر ڈالیں تو آپ نکل جائیں بے شک میں آپ کی بھلائی چاہنے والوں

الْمُصْلِحِينَ ۝ فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ ۚ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

میں سے ہوں۔ پس (موسیٰ علیہ السلام) وہاں سے نکلے ڈرتے ڈرتے (اللہ کی مدد کا) انتظار کرتے ہوئے (موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! مجھے ظالم قوم سے نجات عطا فرما۔

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝

اور جب (موسیٰ علیہ السلام نے) مدین کی طرف رخ کیا (تو) فرمانے لگے امید ہے کہ میرا رب مجھے ہدایت عطا فرمائے گا سیدھے راستہ کی۔

وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ ۚ وَوَجَدَ

اور جب وہ مدین کے کنوئیں پر آئے تو اس پر لوگوں کا ایک ہجوم پایا جو (جانوروں کو) پانی پلا رہے تھے اور ان سے الگ

مِنْ دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۚ قَالَتَا

دوڑکیوں کو پایا (جو اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی تھیں (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا تم دونوں اس حال میں کیوں (کھڑی) ہو؟ وہ دونوں بولیں

لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ ۚ وَابْنُا شَيْخًا كَبِيرًا ۝

ہم (اپنی بکریوں کو) پانی نہیں پلا سکتیں جب تک چرواہے (اپنے جانوروں کو) واپس نہ لے جائیں اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں۔

فَسَقَى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّى إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ

تو (موسیٰ علیہ السلام نے) ان کی خاطر پانی پلایا پھر سائے کی طرف چلے گئے پھر عرض کیا اے میرے رب! (واقعی) میں اس خیر (وبرکت) کا جو تو نے

إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ﴿٣٧﴾ فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ

میری طرف اتاری ہے محتاج ہوں۔ پھر (تھوڑی دیر بعد) اُن کے پاس ان دونوں میں سے ایک لڑکی آئی شرم و حیا کے ساتھ چلتی ہوئی اُس نے کہا

إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا فَلَمَّا جَاءَهُ

میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ آپ کو اس کا بدلہ دیں جو آپ نے ہمارے لیے (بکریوں کو) پانی پلایا پھر جب (موسیٰ علیہ السلام) اُن (کے والد) کے پاس آئے

وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ ۖ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٣٨﴾

اور اُن سے سارے واقعات بیان فرمائے تو (بزرگ نے) کہا آپ خوف نہ کریں آپ نے ظالم لوگوں سے نجات پالی ہے۔

قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَأْبَتُ اسْتَأْجِرُهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ

ان دونوں میں سے ایک لڑکی نے کہا اے ابا جان! انھیں اجرت پر رکھ لیجیے بے شک بہترین شخص جسے آپ اجرت پر رکھیں وہی ہے

الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ﴿٣٩﴾ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ

جو طاقت ور اور امانت دار ہو۔ (لڑکیوں کے والد نے) کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ کا نکاح کردوں اپنی ان دونیوں میں سے ایک سے

عَلَى أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمْنِي حَبْءَ ۖ فَإِنْ أَتَمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ

اس (عہد) پر کہ آپ میرے پاس اجرت پر کام کریں آٹھ سال تک پھر اگر آپ دس سال پورے کر دیں تو وہ آپ کی طرف سے (احسان) ہے

وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَمْلِكَ عَلَيْكَ ۖ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّاحِقِينَ ﴿٤٠﴾

اور میں نہیں چاہتا کہ آپ پر کوئی مشقت ڈالوں اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے نیک لوگوں میں سے پائیں گے۔

قَالَ ذَلِكَ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ

(موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا یہ (عہد) میرے اور آپ کے درمیان ہے دونوں مدتوں میں سے جو بھی میں پوری کر دوں

فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۖ وَاللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٤١﴾

تو مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہوگی اور ہم جو بات کر رہے ہیں اللہ اس پر نگہبان ہے۔

فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ نَارًا ۚ

پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) نے مدت پوری کر لی اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلے تو انھوں نے کوہ طور کی طرف سے ایک آگ دیکھی

قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا ۖ لَعَلِّي آتِيكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ

(موسیٰ علیہ السلام نے) اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ تم (بیٹیں) ٹھہرو میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید میں وہاں سے تمہارے پاس کوئی خبر لے آؤں

۲۰

أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ﴿٢٠﴾ فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِّنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ

یا آگ کا کوئی انگارا تاکہ تم (ہاتھ) سینک سکو۔ پھر جب وہ وہاں پہنچے تو وادی کے دائیں کنارے سے ندا دی گئی

فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَنْ يُّوَسِّلِي إِيَّيْ أَنَْا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٢١﴾

ایک مبارک جگہ میں ایک درخت سے کہ اے موسیٰ! بے شک میں ہی اللہ ہوں تمام جہانوں کا رب۔

وَأَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّى مُدْبِرًا

اور (اللہ نے فرمایا) کہ اپنا عصا ڈال دو پھر جب اسے دیکھا کہ وہ تیزی سے (ایسے) حرکت کر رہا ہے جیسے وہ سانپ ہو (تو) وہ پٹھ پھیر کر چل دیے

وَلَمْ يَعْقِبْ يُوسُفُ أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ إِنَّكَ مِنَ الْأَمِينِينَ ﴿٢٢﴾

اور پیچھے مڑ کر (بھی) نہ دیکھا (فرمایا گیا) اے موسیٰ! آگے آؤ اور ڈرو نہیں بے شک تم امن (پانے) والوں میں سے ہو۔

أَسْلُكُ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجُ بَيْضًا مِنْ غَيْرِ سُوءٍ ۚ وَاضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ

اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو وہ بغیر کسی عیب کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا اور اپنا بازو اپنی طرف ملا لو خوف سے (پنجنے کے لیے)

فَذَنِكَ بُرْهَانِ مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا فَسِقِينَ ﴿٢٣﴾

تو یہ دو (مضبوط) دلیلیں ہیں تمہارے رب کی طرف سے (ان کے ساتھ) فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف (جاؤ) بے شک وہ نافرمان لوگ ہیں۔

قَالَ رَبِّ إِنِّي قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ ﴿٢٤﴾

(موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! بے شک میں نے ان کا ایک آدمی قتل کر دیا تھا تو مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں۔

وَ أَخِي هَارُونَ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّي لِسَانًا فَأَرْسَلْهُ مَعِيَ رِدْءًا يُصَدِّقُنِي ۚ

اور میرے بھائی ہارون (علیہ السلام) جن کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے لہذا انھیں میری مدد کے لیے (رسول بنا کر) میرے ساتھ بھیج دے کہ وہ میری تصدیق کریں

إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ ﴿٢٥﴾ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ وَ نَجْعَلُ لَكُمَا

کیوں کہ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ مجھے ٹھٹھا لیں گے۔ (اللہ نے) فرمایا ہم تمہارے بازو مضبوط کر دیں گے تمہارے بھائی کے ذریعہ اور ہم تم دونوں

سُلْطَانًا فَلَا يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا بِآيَاتِنَا أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُونَ ﴿٢٦﴾

کو غلبہ عطا فرمائیں گے لہذا وہ تم دونوں تک نہیں پہنچ سکیں گے ہماری نشانیوں کی وجہ سے تم دونوں اور جنھوں نے تمہاری پیروی کی غالب رہیں گے۔

فَلَمَّا جَاءَهُمْ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى

پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس آئے ہماری کھلی نشانیوں کے ساتھ (تو) وہ کہنے لگے کہ یہ تو کچھ نہیں سوائے گھڑے ہوئے جادو کے

وَمَا سَبْعُنَا بِهَذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ﴿٢٧﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ رَبِّي أَعْلَمُ

اور ہم نے یہ (بات) نہیں سنی اپنے پچھلے باپ دادا میں۔ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے

بَسَنُ جَاءَ بِالْهُدَىٰ مِنْ عِنْدِهِ وَمَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٥٠﴾

جو اس کے پاس سے ہدایت لے کر آیا ہے اور اس کو بھی جس کے لیے آخرت کے گھر کا انجام ہوگا بے شک ظالم کامیاب نہیں ہوں گے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرِي ۚ فَأَوْقِدْ لِي يَهَامُنُ عَلَى الطِّينِ

اور فرعون نے کہا کہ اے سردارو! میں تمہارے لیے اپنے سوا کوئی اور معبود نہیں جانتا تو اے ہامان! میرے لیے گارے کو آگ لگا (کرائیٹیں پکاؤ)

فَجَعَلْ لِي صَرْحًا لَّعَلِّي أَطْلِعُ إِلَى إِلَهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٥١﴾

پھر میرے لیے ایک اونچی عمارت بناؤ تاکہ میں پہنچ سکوں موسیٰ کے معبود کی طرف اور بے شک میں اسے ضرور جھوٹوں میں سے سمجھتا ہوں۔

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوا أَنَّهُم إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ ﴿٥٢﴾

اور اس نے اور اس کے لشکر نے زمین میں تکبر کیا ناحق اور انھوں نے خیال کیا بے شک وہ ہماری طرف واپس نہیں لائے جائیں گے۔

فَاخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ﴿٥٣﴾

تو ہم نے اسے (فرعون کو) اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا پھر ہم نے انھیں سمندر میں چھینک دیا تو دیکھ لو ظالموں کا کیسا انجام ہوا۔

وَجَعَلْنَاهُمْ آيَةً يُدْعَوْنَ إِلَى الدَّارِ ۖ وَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَا يُنْصَرُونَ ﴿٥٤﴾

اور ہم نے انھیں (دوزخیوں کا) پیشوا بنایا جو (لوگوں کو) آگ کی طرف بلا رہے اور قیامت کے دن اُن کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔

وَاتَّبَعْنَاهُمْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۖ وَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هُمْ مِنَ الْمَقْبُوحِينَ ﴿٥٥﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا

اور ہم نے اس دنیا میں اُن کے پیچھے لعنت لگا دی اور قیامت کے دن (بھی) وہ بدجاہلوں میں سے ہوں گے۔ اور یقیناً ہم نے

مُوسَىٰ الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِ مَا أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ الْأُولَىٰ بَصَائِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَ رَحْمَةً ۖ

موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب عطا فرمائی پہلی امتوں کو ہلاک کرنے کے بعد جو لوگوں کے لیے بصیرت اور ہدایت اور رحمت تھی

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٦﴾ وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ الْأَمْرَ

تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ اور آپ اس وقت (طور کی) مغربی جانب موجود نہیں تھے جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف (رسالت کا) حکم بھیجا

وَ مَا كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٥٧﴾ وَلَكِنَّا أَنشَأْنَا قُرُونًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۖ

اور نہ آپ دیکھنے والوں میں سے تھے۔ لیکن ہم نے کئی امتوں کو پیدا فرمایا پھر اُن پر طویل مدت گزر گئی

وَ مَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِي أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۖ وَلَكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ﴿٥٨﴾

اور نہ آپ اہل مدین میں مقیم تھے کہ آپ (ﷺ) اُن پر ہماری آیتیں پڑھ کر سنا رہے ہوں بلکہ ہم ہی (رسول) بھیجنے والے ہیں۔

وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَكِنْ رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ

اور نہ آپ (ﷺ) طور کے کنارے پر تھے جب ہم نے (موسیٰ علیہ السلام کو) پکارا تھا بلکہ یہ آپ (ﷺ) کے رب کی طرف سے رحمت ہے

لَتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَهُمْ مِنْ نَّذِيرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٣٧﴾

تاکہ آپ (ﷺ) اُس قوم کو (بڑے انجام سے) ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا شاید وہ نصیحت حاصل کریں۔

وَلَوْ لَا أَن تَصِيبَهُمْ مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ

اور (آپ ﷺ) کو اس لیے رسول بنا کر بھیجا کہ (کہیں ایسا نہ ہو کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچے ان (گناہوں) کی وجہ سے جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجی

فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْ لَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ

تو یہ کہنے لگیں اے ہمارے رب! تو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے

وَنَكُونَنَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٨﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا لَوْ لَا أَوْتَىٰ

اور ہم ایمان والوں میں سے ہو جاتے۔ پھر جب ان کے پاس حق آگیا ہماری طرف سے (تو) کہنے لگے اس (رسول) کو کیوں نہیں دی گئی

مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ ۖ أَوْ لَمْ يَكْفُرُوا بِمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ ۖ

وہی (نشانیاں) جو موسیٰ (علیہ السلام) کو دی گئی تھیں؟ کیا انھوں نے انکار نہیں کیا تھا ان (نشانوں) کا جو اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) کو عطا فرمائی گئی تھیں؟

قَالُوا سِحْرَانِ تَظْهَرَانِ ۖ وَقَالُوا إِنَّا بِكُمْ لَكَافِرُونَ ﴿٣٩﴾

انھوں نے کہا کہ یہ (تورات اور قرآن) دونوں جادو ہیں ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں اور کہنے لگے ہم سب کے منکر ہیں۔

قُلْ فَأْتُوا بِكِتَابٍ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَا أَتَّبِعُهُ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٠﴾

آپ (ﷺ) فرمادیں جیچے تم کوئی کتاب لے آؤ اللہ کے پاس سے (ایسی) جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت والی ہو میں اُس کی پیروی کروں گا اگر تم سچے ہو۔

فَإِنْ لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا يُتَّبَعُونَ أَهْوَاءَهُمْ ۖ

پھر اگر یہ آپ (ﷺ) کی بات قبول نہ کریں تو آپ (ﷺ) جان لیجیے وہ صرف اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٤١﴾

اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اپنی خواہش کی پیروی کرے اللہ کی طرف سے کسی ہدایت کے بغیر بے شک اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں فرماتا۔

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾ الَّذِينَ اتَّبَعَهُمْ الْكِتَابُ مِنْ قَبْلِهِ

اور یقیناً ہم مسلسل ان کے لیے (ہدایت کی) بات بھیجتے رہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ جنہیں ہم نے اس سے پہلے کتاب دی ہے

هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿٤٣﴾ وَإِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّنَا

وہ اس (قرآن) پر (بھی) ایمان لاتے ہیں۔ اور جب ان پر (یہ قرآن) پڑھا جاتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے بے شک یہ ہمارے رب کی طرف سے حق ہے

إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ﴿٤٤﴾ أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا

بے شک ہم اس سے پہلے ہی فرماں بردار تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کا اجر دو گنا دیا جائے گا اس وجہ سے کہ انھوں نے صبر کیا

وَيَدْرَعُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِذَا سَأَعُوا اللَّغْوَ

اور وہ بُرائی کو بھلائی کے ساتھ دُور کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انھیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جب وہ کوئی بے کار بات سنتے ہیں

أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلِّمْ عَلَيْكُمْ ۚ

تو اس سے منھ موڑ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال تم پر سلامتی ہو

لَا تَتَّبِعِ الْجَاهِلِينَ ﴿٥٨﴾ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبَتْ

ہمیں جاہلوں سے مطلب نہیں۔ بے شک آپ ہدایت (کی توفیق) نہیں دے سکتے جس کو آپ پسند کریں

وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٩﴾ وَقَالُوا

لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت (کی توفیق) عطا فرماتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔ اور انھوں نے کہا

إِنْ تَتَّبِعِ الْهُدَى مَعَكَ تَخْطِفُ مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَمْ تُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا أَمِنًا

کہ اگر ہم آپ کے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو اپنے ملک سے اُچک لیے جائیں گے کیا ہم نے انھیں امن وامان والے حرم میں جگہ نہیں دی؟

يُجِبِي إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦٠﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا

جہاں ہر قسم کے میوے پہنچائے جاتے ہیں ہماری طرف سے رزق کے طور پر لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور کتنی ہی

مِّنْ قَرْيَةٍ بَطَرَتْ مَعِيشَتَهَا فَنَلَكْ مَسْكِنُهُمْ لَمْ تُسْكِنْ مِّنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا ۖ

بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا جو اپنی معیشت پر غرور کر رہے تھے تو یہ ان کے گھر ہیں (جو) ان کے بعد بہت ہی کم آباد ہوئے

وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ﴿٦١﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا

اور آخر کار ہم ہی وارث ہو کر رہے۔ اور آپ کا رب بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہیں جب تک کہ ان کے مرکز میں کوئی رسول نہ بھیج دے

يَتْلُوا عَلَيْهِمُ الْبَيِّنَاتِ ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَ أَهْلُهَا ظَالِمُونَ ﴿٦٢﴾ وَمَا أُوتِيتُمْ

جو انھیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنائے اور ہم صرف ایسی بستی کو ہی ہلاک کرنے والے ہیں جس کے رہنے والے ظالم ہوں۔ اور تمہیں جو چیز بھی

مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٣﴾

عطا فرمائی گئی ہے وہ تو دنیوی زندگی کا سامان ہے اور اس کی زینت ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے کیا تم سمجھتے نہیں؟

أَفَمَنۢ وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ كَمَنۢ مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

بھلا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہو تو وہ اسے پانے والا ہو کبھی اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے؟ جسے ہم نے صرف دنیوی زندگی کا سامان دیا ہو

ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ﴿٦٤﴾ وَ يَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ

پھر وہ قیامت کے دن (محرموں کی طرح) حاضر کیے جانے والوں میں سے ہوگا۔ اور جس دن (اللہ) ان کو ندا کرے گا تو وہ فرمائے گا

اَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٣٢﴾ قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ

کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں؟ جنہیں تم (میرا شریک) خیال کرتے تھے۔ وہ لوگ کہیں گے جن پر (عذاب کی) بات ثابت ہو چکی ہوگی

رَبَّنَا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا أَغْوَيْنَهُمْ كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّأْنَا

اے ہمارے رب! یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے گمراہ کیا تھا ہم نے انہیں اسی طرح گمراہ کیا جیسے ہم خود گمراہ ہوئے ہم آپ کے سامنے

إِلَيْكَ مَا كَانُوا بِإِيَّانَا يَعْبُدُونَ ﴿٣٣﴾ وَ قِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ

ان سے بے زاری (کا اظہار) کرتے ہیں یہ ہماری پوجا نہیں کرتے تھے۔ اور کہا جائے گا اپنے شریکوں کو پکارو پھر وہ انہیں پکاریں گے

فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَ رَأَوْا الْعَذَابَ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ﴿٣٤﴾ وَ يَوْمَ يُنَادِيهِمْ

تو وہ انہیں جواب نہ دیں گے اور وہ عذاب کو دیکھ لیں گے (تمنا کریں گے کہ) کاش وہ ہدایت پالیتے۔ اور جس دن وہ (اللہ) انہیں ندا کرے گا

فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٥﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿٣٦﴾

تو وہ فرمائے گا تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟ تو اس دن ان پر تمام خبریں تاریک ہو جائیں گی تو وہ آپس میں بھی سوال نہیں کر سکیں گے۔

فَأَمَّا مَنْ تَابَ وَ آمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ﴿٣٧﴾ وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ مَا

لیکن جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو امید ہے کہ وہ کامیاب ہونے والوں میں سے ہوگا۔ اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا

يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۚ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَنَ اللَّهِ وَ تَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٣٨﴾ وَ رَبُّكَ يَعْلَمُ

فرماتا ہے اور چن لیتا ہے ان کو اس (چننے) کا کچھ اختیار نہیں ہے اللہ پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ اور آپ کا رب جانتا ہے

مَا تَكُنْ صُدُورُهُمْ وَ مَا يَعْلَنُونَ ﴿٣٩﴾ وَ هُوَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ لَهُ الْخِصْدُ فِي الْأُولَىٰ وَ الْآخِرَةِ ۚ

جو کچھ ان کے سینے چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں۔ وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں دنیا اور آخرت میں اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں

وَ لَهُ الْحُكْمُ وَ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٤٠﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا

اور اسی کے لیے حکومت ہے اور اسی کی طرف تم واپس کیے جاؤ گے۔ آپ فرمادیجیے بھلا تم دیکھو اگر اللہ ہمیشہ کے لیے تمہارے اوپر رات طاری فرما دے

إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ ۚ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ﴿٤١﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ

قیامت کے دن تک (تو) اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہیں روشنی لادے تو کیا تم سنتے نہیں؟ آپ (عَاذَ اللَّهِ بِاللَّهِ وَ أَعِزَّ اللَّهُ لَهُ وَ أَعِزَّ اللَّهُ لَهُ) فرمادیجیے بھلا تم دیکھو

إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِاللَّيْلِ

اگر اللہ ہمیشہ کے لیے تم پر دن طاری فرما دے قیامت کے دن تک (تو) اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہیں رات لادے

تَسْكُنُونَ فِيهِ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٤٢﴾ وَ مِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ

جس میں تم آرام پاؤ تو کیا تم دیکھتے نہیں؟ اور اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات اور دن بنائے تاکہ تم اس (رات) میں آرام پاؤ

وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ ۚ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۵۷﴾ وَ يَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ

اور تاکہ تم (دن میں) اپنے رب کا فضل (یعنی رزق) تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔ اور جس دن (اللہ) ان کو ندا کرے گا تو وہ فرمائے گا

أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿۵۸﴾ وَ نَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا

کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں؟ جنہیں تم (میرا شریک) خیال کرتے تھے؟ اور ہم ہر ایک اُمت میں سے گواہ نکالیں گے پھر ہم کہیں گے

هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَفْتُرُونَ ﴿۵۹﴾

کہ اپنی دلیل پیش کرو تو وہ جان لیں گے کہ سچ بات اللہ ہی کی ہے اور ان سے کھو جائیں گے جو وہ جھوٹ باندھا کرتے تھے۔

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۚ وَ اتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَّا إِنَّ مَفَاتِحَهُ

بے شک قارون موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم سے تھا پھر اس نے لوگوں پر ظلم کیا اور ہم نے اسے اس قدر خزانے عطا فرمائے کہ اس کی چابیاں (اٹھانا)

لَتَنُوتُوا بِالْعُصْبَةِ أُولِيَ الْقُوَّةِ ۚ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ﴿۶۰﴾

طاقت و آدمیوں کی ایک بڑی جماعت کو بھی مشکل ہوتا (ایک دفعہ) جب اس کی قوم نے اس سے کہا اتراؤ نہیں بے شک اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

وَ ابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ ۚ وَ لَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا ۚ وَ أَحْسِنْ

اور اللہ نے تمہیں جو (مال) دے رکھا ہے تم اس کے ذریعہ آخرت کا گھر طلب کرو اور دنیا سے (بھی) اپنا حصہ نہ بھولو اور بھلائی کرو

كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۚ وَ لَا تَبْغِ الْفُسَادَ فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿۶۱﴾ قَالَ

جیسا کہ اللہ نے تم پر احسان فرمایا اور زمین میں فساد کی کوشش نہ کرو بے شک اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ (قارون نے) کہا

إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي ۚ أَوْ لَمْ يَعْلَمِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ

یہ سب کچھ مجھے دیا گیا ہے اس علم کی بنا پر جو میرے پاس ہے کیا وہ نہیں جانتا کہ بے شک اللہ ہلاک کر چکا ہے اس سے پہلے بہت سی اُنہوں کو

مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً ۚ وَ أَكْثَرُ جَمْعًا ۚ وَ لَا يُسْأَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمْ

جو قوت میں بھی اس سے کہیں زیادہ سخت تھیں اور جمعیت کے اعتبار سے بھی کہیں بڑھ کر تھیں اور (تحقیق کی غرض سے) نہیں پوچھا جائے گا مجرموں سے

الْمُجْرِمُونَ ﴿۶۲﴾ فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ ۚ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا

ان کے گناہوں کے بارے میں۔ پھر وہ اپنی قوم کے سامنے اپنی زینت میں (آرائش کے ساتھ) نکلا ان لوگوں نے کہا جو دنیاوی زندگی چاہتے تھے

يَلِكِتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ ۚ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿۶۳﴾ وَ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ

اے کاش! ہمارے لیے بھی ایسا ہوتا جیسا قارون کو دیا گیا ہے یقیناً وہ بڑے نصیب والا ہے۔ اور انہوں نے کہا جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا

وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِّمَنْ أَمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ۚ وَ لَا يُلْقِيهَا إِلَّا الصَّابِرُونَ ﴿۶۴﴾

تم پر افسوس اللہ کا ثواب (اس سے کہیں) بہتر ہے اس شخص کے لیے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرے اور یہ (ثواب) صرف صبر کرنے والوں کو ہی ملتا ہے۔

فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ ۖ فَمَا كَانَ لَهُ مِنْ فِئَةٍ يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ

پھر ہم نے اس (قارون) کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا تو اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے مقابلہ میں اس کی مدد کرتی

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنتَصِرِينَ ۝۸۱ وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ يَقُولُونَ وَيْكَأَنَّ اللَّهَ

اور نہ وہ (خود) بچاؤ کرنے والوں میں سے ہوا۔ اور جو لوگ کل اس کے مرتبہ کی تمنا کر رہے تھے صبح کو کہنے لگے کہ ہائے افسوس! اللہ

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَوْ لَا أَنْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۖ

اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ فرماتا ہے اور (جس کے لیے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے اگر ہم پر اللہ احسان نہ فرماتا تو ہمیں بھی یقیناً دھنسا دیتا

وَيْكَأَنَّ اللَّهَ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ۝۸۲ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ

ہائے افسوس! کہ کافر کامیاب نہیں ہوتے۔ وہ آخرت کا گھر ہے جسے ہم نے بنایا ہے ان لوگوں کے لیے جو نہ زمین میں بڑائی چاہتے ہیں

وَلَا فَسَادًا ۖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝۸۳ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا ۚ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ

اور نہ فساد اور نیک انجام پر ہیزگاروں کے لیے ہے۔ جو شخص نیکی لے کر آئے گا اس کے لیے اس سے بہتر (بدلہ) ہے اور جو بُرائی لائے گا

فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۸۴ إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ

تو جنہوں نے بُرے عمل کیے انہیں ویسا ہی بدلہ ملے گا جو وہ عمل کرتے تھے۔ بیشک جس (اللہ) نے قرآن (کے احکام کو) آپ پر فرض فرمایا ہے

لَرَأَدُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ ۖ قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ مَنْ جَاءَ بِالْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝۸۵

وہ آپ کو ضرور لوٹنے کی جگہ واپس لے آئے گا (اے نبی ﷺ) فرما دیجیے میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون واضح گمراہی میں ہے۔

وَمَا كُنْتَ تَرْجُو أَنْ يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَبِّكَ ۚ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِّلْكَافِرِينَ ۚ

اور آپ کو امید نہ تھی کہ آپ پر (یہ) کتاب نازل کی جائے گی مگر آپ کے رب کی مہربانی سے (نازل ہوئی) تو آپ ہرگز کافروں کے مددگار نہ بننا۔

وَلَا يَصُدُّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ إِذْ أُنْزِلَتْ إِلَيْكَ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ

اور (خیال رہے) وہ آپ کو اللہ کی آیتوں سے روک نہ دیں اس کے بعد کہ وہ آپ پر نازل ہو چکی ہیں اور آپ (لوگوں کو) اپنے رب کی طرف بلائیے

وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝۸۶ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ

اور آپ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ ہونا۔ اور تم اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی پوجا نہ کرو اس کے سوا کوئی معبود نہیں

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ۚ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝۸۷

ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے اسی کے لیے حکومت ہے اور اسی کی طرف تمہیں واپس کیا جائے گا۔





درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1

- i حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ مشابہ ہے:
- (الف) حضرت نوح علیہ السلام سے (ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام سے (ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام سے (د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
- ii قارون کا تعلق تھا:
- (الف) بنی اسرائیل سے (ب) قوم عاد سے (ج) قوم لوط سے (د) قوم ثمود سے
- iii قارون اپنے مال و دولت کو نتیجہ قرار دیتا تھا:
- (الف) اللہ تعالیٰ کے فضل کا (ب) فرعون کی مہربانی کا (ج) موسیٰ علیہ السلام کی دعاؤں کا (د) ذاتی محنت اور علم کا
- iv مکہ مکرمہ میں نازل ہونے والی آخری سورت ہے:
- (الف) سُورَةُ التَّمْثِيلِ (ب) سُورَةُ الْحَجِّ (ج) سُورَةُ الْقَصَصِ (د) سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ
- v ہدایت حاصل ہوتی ہے:
- (الف) علم حاصل کرنے سے (ب) سفر کرنے سے (ج) مال خرچ کرنے سے (د) اللہ تعالیٰ کی توفیق سے

مختصر جواب دیجیے۔

2

- i سُورَةُ الْقَصَصِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟
- ii سُورَةُ الْقَصَصِ کا خلاصہ کیا ہے؟
- iii سُورَةُ الْقَصَصِ کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔
- iv قارون کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

تفصیلی جواب دیجیے۔

3

سُورَةُ الْقَصَصِ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

i

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سُورَةُ الْقَصَصِ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بہت تفصیل کے ساتھ آیا ہے۔ آپ تحقیق کیجیے کہ قرآن مجید کے کتنے پاروں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تفصیلی یا مختصر ذکر آیا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم بنی اسرائیل کے اتنے تفصیلی ذکر کی حکمت اور وجہ کیا ہے؟
- آپ نے پڑھا کہ بنی اسرائیل کا ایک مال دار شخص قارون اپنی نافرمانی کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوا۔ تحقیق کر کے بتائیے کہ مال و دولت کے بارے میں اسلامی ضابطہ کیا ہے؟ مال و دولت کے کم از کم دس اچھے استعمالات کی فہرست تحریر کیجیے۔



برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو ترغیب دیجیے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ اسمبلی یا کراجماعت میں سنائیں۔
- سُورَةُ الْقَصَصِ میں آنے والے نئے اور مشکل الفاظ طلبہ کو زبانی یاد کرائیں۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں جو ضمنی کردار سامنے آتے ہیں جیسے حضرت ہارون علیہ السلام اور سامری وغیرہ ان کے بارے میں طلبہ کی معلومات میں اضافہ کیجیے۔

سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ

سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ مکی سورت ہے۔ اس میں انہتر (69) آیات ہیں۔

تعارف

عنکبوت کا معنی ہے: مکڑی۔ اس سورت کی آیت اکتالیس (41) میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مشرکین کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے مکڑی کے جالے پر بھروسہ کر رکھا ہو۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ ہے۔

سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ کا خلاصہ ”کافروں کا ظلم سہنے والے مظلوم مسلمانوں کو تسلی دینا“ ہے۔

مضامین

سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ اس زمانے میں نازل ہوئی جب مشرکین مکہ حضرت محمد رَسُولُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی شدید ترین مخالفت کر رہے تھے۔ حضرت محمد رَسُولُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شروع سے اپنی قوم میں اعلیٰ صفات اور پاکیزہ و بلند کردار کی وجہ سے نہایت مقبول تھے، لیکن جب آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دی تو قوم آپ کی مخالف ہو گئی۔ انھوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں طرح طرح کی باتیں گھڑنا شروع کر دیں۔ یہ باتیں سن کر آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے حد رنج ہوتا، کیوں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو امید تھی کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قوم اس راہِ حق میں آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دے گی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی قوم کے رویے کا دکھ تھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس سورت میں صبر کرنے کی تلقین فرمائی اور آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی۔

مشرکین نے نہ صرف حضرت محمد رَسُولُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات مبارکہ کو نشانہ بنایا، بلکہ دوسرے مسلمان بھی ان کی زیادتیوں سے محفوظ نہ تھے۔ ظلم اور تشدد کے اس دور میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ہدایت، ان کی تسلی اور حوصلہ افزائی کے لیے سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ نازل فرمائی

جس میں مسلمانوں کو صبر کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

اس سورت میں کئی انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگی کو بطور مثال پیش کیا گیا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی ساڑھے نو سو سال کی ثابت قدمی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی لازوال قربانیاں، حضرت لوط علیہ السلام کا قوم کی مخالفت پر صبر، حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اپنی اپنی قوموں سے کش مکش کا ذکر فرما کر مسلمانوں کے حوصلے بلند کیے گئے ہیں۔

مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ ظلم و ستم کے اس دور میں قرآن مجید کی تلاوت، نماز کا اہتمام اور کثرت سے اللہ کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط بنائیں۔

سورت کے آخر میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جدوجہد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے لیے بہت سی راہیں کھول دیتا ہے۔

علمی و عملی نکات

- سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی باتیں معلوم ہوتی ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:
- ہمیں یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ صرف زبانی ایمان کا دعویٰ کرنے پر ہم چھوڑ دیے جائیں گے، بلکہ اللہ تعالیٰ ہمیں آزمائے گا اور سچے اور جھوٹے لوگوں کو الگ الگ کر کے رہے گا۔ (سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ: 2-3)
- جو دین کے کام کے لیے جدوجہد کرتا ہے تو اپنے ہی بھلے یعنی اجر و ثواب کے لیے کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہماری عبادت کی کوئی حاجت نہیں۔ (سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ: 6)
- شرک کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کسی مکڑی کے جالے کو اپنا سہارا بنایا ہو۔ (سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ: 41)
- اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے ہجرت کرنا ایک بڑی نیکی ہے۔ (سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ: 56)
- اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کا رازق ہے، چنانچہ ہمیں رزق کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے ہی امید رکھنی چاہیے۔ (سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ: 60)
- ہمیں مشکل میں اللہ تعالیٰ کو ہی پکارنا چاہیے اور مشکل سے نکلنے پر اللہ تعالیٰ کا ہی شکر ادا کرنا چاہیے۔ (سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ: 65)

سورة العنكبوت کی ہے (آیات: ۶۹ / رکوع: ۷)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

الَّذِينَ أَحْسَبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۝

الَّذِينَ۔ کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ انھیں چھوڑ دیا جائے گا (صرف) یہ کہنے پر کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی؟

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ۝

اور یقیناً ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو بھی آزمایا تھا پھر اللہ ضرور ظاہر فرمائے گا ان لوگوں کو جو سچے ہیں اور ضرور ظاہر کرے گا جھوٹوں کو۔

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَنْ يَسْبِقُونَا ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝

کیا وہ لوگ جو بُرے اعمال کرتے ہیں یہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارے قابو سے نکل جائیں گے بُرا ہے وہ فیصلہ جو وہ کر رہے ہیں۔

مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنْ أَجَلَ اللَّهُ لَاتٍ ۖ وَهُوَ السَّيِّئُ الْعَلِيمُ ۝

جو شخص اللہ سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اللہ کا مقرر کردہ وقت ضرور آنے والا ہے اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ۝

اور جو شخص کوشش کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لیے کوشش کرتا ہے یقیناً اللہ تو تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

اور انھوں نے نیک اعمال کیے ہم ضرور ان کی برائیاں ان سے دُور کریں گے اور ضرور انھیں ان کے بہترین اعمال کا بدلہ عطا فرمائیں گے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۖ وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ

اور ہم نے انسان کو حکم کیا اپنے والدین سے نیک سلوک کرنے کا اور اگر وہ تم پر زور دیں کہ تم میرے ساتھ شریک کرو جس کا تمہیں علم نہ ہو

فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ إِلَىٰ مَرْجِعِكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

تو ان دونوں کا کہا نہ ماننا میری ہی طرف تمہیں واپس آنا ہے تو میں تمہیں بتا دوں گا جو کچھ تم کرتے تھے۔ اور جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّالِحِينَ ۝

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ

اور انھوں نے نیک اعمال کیے ہم انھیں ضرور نیک بندوں میں داخل کریں گے۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے

فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةً لِلنَّاسِ كَعَذَابِ اللَّهِ ۖ وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِّن رَّبِّكَ

پھر جب انھیں اللہ کی راہ میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لوگوں کی تکلیف کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھتے ہیں اور اگر آپ کے رب کی طرف سے مدد پہنچے

لَيَقُولَنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۖ أَوْ لَيَسَّ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ ۝ وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ

(تو) ضرور کہیں گے کہ ہم تو تمہارے ساتھ تھے کیا اللہ خوب نہیں جانتا اس کو جو جہان والوں کے سینوں میں ہے۔ اور اللہ ضرور ظاہر فرمائے گا

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا

انہیں جو ایمان والے ہیں اور ضرور ظاہر کرے گا منافقوں کو۔ اور کافروں نے کہا ایمان والوں سے کہ تم ہمارے طریقہ پر چلو

وَلَنَحْمِلُ خَطِيئَتَكُمْ وَمَا هُمْ بِحَمِلِينَ مِنْ خَطِيئَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ ۖ إِنَّهُمْ لَكَذِبُونَ ۝

اور ہم تمہارے گناہوں (کے بوجھ) کو اٹھالیں گے حالانکہ وہ اٹھانے والے نہیں ہیں ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی بے شک وہ ضرور جھوٹے ہیں۔

وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ ۖ وَلَيَسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝

اور وہ ضرور اپنے بوجھ بھی اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ دوسرے بوجھ بھی اور ان سے قیامت کے دن ضرور پوچھا جائے گا ان (جھوٹی باتوں) کے بارے میں جو وہ گھڑا کرتے تھے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَمَّتْ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا ۖ

اور یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس کم ہزار (ساڑھے نو سو) سال رہے

فَاخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ۝ فَانْجَيْنَاهُ وَأَصْحَبَ السَّفِينَةَ وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِلْعَالَمِينَ ۝

پھر انھیں طوفان نے آکھڑا اور وہ ظالم تھے۔ پھر ہم نے اُن (نوح علیہ السلام) کو اور کشتی والوں کو نجات دی اور ہم نے اس (کشتی) کو جہان والوں کے لیے نشانی بنا دیا۔

وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ۖ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

اور ابراہیم (علیہ السلام) کو یاد کرو) جب انھوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرتے رہو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

بے شک تم اللہ کے سوا جنھیں پوجتے ہو (وہ تو صرف) بت ہیں اور تم جھوٹ گھڑ رہے ہو بے شک تم اللہ کے سوا جن کی پوجا کرتے ہو

لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ ۖ إِلَيْهِ

وہ تمہارے لیے کسی رزق کا اختیار نہیں رکھتے تو اللہ کے ہاں سے رزق طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر ادا کرو اسی کی طرف

تَرْجِعُونَ ۝ وَإِنْ تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن قَبْلِكُمْ ۖ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ

تم واپس کیے جاؤ گے۔ اور اگر تم جھٹلاتے ہو تو یقیناً تم سے پہلے بھی کئی امتیں (رسولوں کو) جھٹلا چکی ہیں اور رسول کے ذمہ تو صرف واضح طور پر

الْمُبِينُ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۖ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝

پیغام پہنچانا ہے۔ کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ کس طرح مخلوق کی ابتدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا بے شک یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ ۖ

آپ فرما دیجیے زمین میں چلو پھرو تو دیکھو کہ اس نے کس طرح مخلوق کی ابتدا فرمائی پھر اللہ ہی اسے دوسری بار پیدا فرمائے گا

إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ ﴿۲۱﴾

بے شک اللہ ہر چیز پر بڑی قدرت والا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحم فرماتا ہے اور اسی کی طرف تم واپس کیے جاؤ گے۔

وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ

اور تم (اللہ کو) نہ زمین میں عاجز کر سکتے ہو اور نہ آسمان میں اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی کارساز ہے

وَلَا نَصِيرٌ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ يَكْسِبُونَ مِنْ رَّحْمَتِي

اور نہ کوئی مددگار۔ اور جن لوگوں نے انکار کیا اللہ کی آیات کا اور اس کی ملاقات کا وہی میری رحمت سے نا اُمید ہوں گے

وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ

اور یہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔ تو ان (ابراہیم علیہ السلام) کی قوم کا جواب یہی تھا کہ انھوں نے کہا انھیں قتل کر دیا انھیں جلا دو

فَأَنْجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُم

تو اللہ نے ان کو آگ سے نجات عطا فرمائی بے شک اس میں ایمان لانے والوں کے لیے ضرور بڑی نشانیاں ہیں۔ اور (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا بس تم نے تو اللہ کو چھوڑ کر

مِّنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَكْفُرُ

بھوں کو معبود بنا لیا ہے (صرف) دنیا کی زندگی میں آپس کی دوستی کی وجہ سے پھر قیامت کے دن تم ایک دوسرے (کی دوستی) کا انکار کرو گے

بَعْضُكُم بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُم بَعْضًا ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نَّاصِرِينَ ۝

اور تم میں سے (ہر) ایک دوسرے پر لعنت بھیجے گا اور تمہارا ٹھکانا (جہنم کی) آگ ہے اور تمہارے لیے کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔

فَأَمَّنَ لَهُ لُوطٌ ۚ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّي ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

تو ان پر لوط (علیہ السلام) ایمان لائے اور (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا بے شک میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں بے شک وہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ

اور ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو اسحاق (علیہ السلام) اور یعقوب (علیہ السلام) عطا کیے اور ہم نے ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھ دی

وَأَتَيْنَاهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ

اور انھیں دنیا میں بھی ان کا اجر عطا فرمایا اور یقیناً وہ آخرت میں بھی صالحین میں سے ہیں۔ اور لوط (علیہ السلام) کو بھی رسول بنا کر بھیجا جب انھوں نے اپنی قوم سے فرمایا

إِنِّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ ۝ إِنِّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ

بے شک تم (ایسی) بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان والوں میں کسی نے نہیں کی۔ کیا تم (خوابش نفسانی کے لیے) مردوں کے پاس آتے ہو

وَتَقَطَّعُونَ السَّبِيلَ ۚ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ ۚ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا اتُّبِتْنَا

اور تم ڈاکے ڈالتے ہو اور اپنی مجلسوں میں بے حیائی کے کام کرتے ہو تو ان کی قوم کا جواب یہی تھا کہ انھوں نے کہا کہ تم لے آؤ ہم پر

بِعَذَابِ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اُنْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمَفْسِدِیْنَ ۝

اللہ کا عذاب اگر تم سچوں میں سے ہو۔ (لوط علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! میری مدد فرما ان فساد مچانے والے لوگوں کے مقابلہ میں۔

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا اِبْرٰهیمَ بِالْبُشْرِیْ ۚ قَالُوْا اِنَّا مُهْلِكُوْا اَهْلَ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ ۚ

اور جب ہمارے فرشتے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس خوش خبری لے کر آئے انھوں نے کہا بے شک ہم اس بستی والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں

اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ۝ قَالَ اِنَّ فِیْهَا لَوْطًا ۚ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ

بے شک اس کے رہنے والے ظالم ہیں۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا بے شک اس میں تو لوط (علیہ السلام) بھی ہیں انھوں نے کہا ہم ان (لوگوں) کو خوب جانتے ہیں

بِیْن فِیْهَا ۖ لَنُنَجِّیْہٖ وَاَهْلَہٗۤ اِلَّا اَمْرٰتَہٗۙ کَانَتْ مِنَ الْغٰیِبِیْنَ ۝

جو اس میں (رہتے) ہیں ہم ان (لوط علیہ السلام) کو اور ان کے گھر والوں کو ضرور بچالیں گے سوائے ان کی بیوی کے وہ پیچھے (عذاب میں) رہ جانے والوں میں سے ہے۔

وَلَمَّا اَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْءَ بِیْہُمْ وَضَاقَ بِیْہُمْ ذُرْعًا ۚ وَ قَالُوْا لَا تَخَفْ

اور جب ہمارے فرشتے لوط (علیہ السلام) کے پاس آئے (تو) وہ ان کی وجہ سے غم زدہ ہوئے اور دل میں تنگی محسوس کی اور انھوں نے کہا نہ ڈریے

وَلَا تَحْزَنْ ۚ اِنَّا مُنْجُوْکَ وَاَهْلَکَ اِلَّا اَمْرٰتَکَ کَانَتْ مِنَ الْغٰیِبِیْنَ ۝

اور نہ غم کیجیے بے شک ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو نجات دیں گے سوائے آپ کی بیوی کے وہ پیچھے (عذاب میں) رہ جانے والوں میں سے ہے۔

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰی اَهْلِ ہٰذِهِ الْقَرْیَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ۝

بے شک ہم نازل کرنے والے ہیں اس بستی والوں پر آسمان سے عذاب اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔

وَلَقَدْ تَرٰکُنَا مِنْہَا اٰیۃًۭ بَیِّنَۃًۭ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ وَ اِلٰی مَدِیْنٍ

اور یقیناً ہم نے اس (بستی) سے ایک واضح نشانی چھوڑ دی ہے ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں۔ اور مدین (کے لوگوں) کی طرف

اَخٰہُمْ شُعِیْبًا ۚ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَارْجُوا الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْبُوْا فِی الْاَرْضِ

ان کی برادری کے فرد شعیب (علیہ السلام) کو (بھیجا) تو انھوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اور آخرت کے دن کی امید رکھو اور تم زمین میں

مُفْسِدِیْنَ ۝ فَکَذَّبُوْہُ فَآخَذْتْہُمْ الرَّجْفَةُ ۚ فَاصْبَحُوْا فِی دَارِہُمْ جَثِیْبِیْنَ ۝

فساد مچاتے نہ پھرو۔ تو انھوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلادیا پھر انھیں زلزلہ نے آ پکڑا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے منھ پڑے رہ گئے۔

وَ عَادًا وَ ثَمُوْدًا ۚ وَ قَدْ ثَبَّیْنَ لَّکُمْ مِّنْ مَّسٰکِنِہُمْ ۚ وَ زَیِّنَ لَہُمْ

اور عاد اور ثمود کو (بھی ہم نے ہلاک کر دیا) اور یقیناً یہ بات تمہیں ان کے گھروں (کے کھنڈرات) سے واضح ہو چکی ہے اور شیطان نے

الشَّیْطٰنُ اَعْمٰلَہُمْ فَصَدَّہُمْ عَنِ السَّبِیْلِ ۚ وَ کَانُوْا مُسْتَبْصِرِیْنَ ۝ وَ قَارُوْنَ ۚ وَ فِرْعَوْنَ

ان کے اعمال ان کے لیے خوش نما بنا دیے اور انھیں (سیدھے) راستہ سے روک دیا حالانکہ وہ بہت سمجھ دار لوگ تھے۔ اور قارون اور فرعون

وَمَا مِنْ ؕ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مُّوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ ؕ

اور ہمارے کو بھی (ہلاک کر دیا) اور یقیناً موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے تو ان لوگوں نے زمین میں تکبر کیا اور وہ (ہماری گرفت سے) آگے نکلنے والے نہ تھے۔

فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذُنَئِهِ ۖ فَمِنْهُمْ مَّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۖ وَمِنْهُمْ مَّنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۖ

تو ہم نے سب کو ان کے گناہ کی وجہ سے پکڑ لیا ان میں کچھ وہ تھے جن پر ہم نے پتھروں کی بارش برسائی اور کچھ وہ تھے جن کو چٹخنے نے آ پکڑا

وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ ۖ وَمِنْهُمْ مَّنْ أَعْرَقْنَا ۖ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ

اور کچھ وہ تھے جن کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور کچھ وہ تھے جن کو ہم نے غرق کر دیا اور اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہ

كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ؕ مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ ؕ

وہی اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔ ان (لوگوں) کی مثال جنھوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو مددگار بنا رکھا ہے مکڑی کی مثال جیسی ہے

اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَإِنْ أَوْهَنَ الْبُيُوتُ لَبِيتُ الْعَنْكَبُوتِ ۖ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ؕ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ

اس نے ایک گھر بنایا اور سب گھروں سے کمزور گھر یقیناً مکڑی کا گھر ہوتا ہے کاش! یہ لوگ جانتے۔ بے شک اللہ جانتا ہے

مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ؕ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لَضَرِبِهَا لِلنَّاسِ ۖ

اُن تمام چیزوں کو جنھیں وہ اس کے سوا پوجتے ہیں اور وہی بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں

وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ؕ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۖ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ؕ

اور ان کو وہی سمجھتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔ اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو حق کے ساتھ پیدا فرمایا بے شک اس میں ایمان والوں کے لیے ضرور بڑی نشانی ہے۔

أَتُلْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ ۖ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ

(اے نبی ﷺ!) اس کتاب کی تلاوت کیجیے جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کیجیے بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی اور بُرے کاموں سے

وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ؕ وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي

اور یقیناً اللہ کی یاد سب سے بڑی چیز ہے اور اللہ ان (کاموں) کو جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ اور اہل کتاب سے ایسے طریقہ سے بحث کرو جو بہتر ہو

هِيَ أَحْسَنُ ۖ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَأُنْزِلَ إِلَيْكُمْ

سو اے ان لوگوں کے جنھوں نے ان میں سے ظلم کیا اور کہہ دو ہم اس پر ایمان لائے جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور (اُس پر جو) تمھاری طرف نازل کیا گیا

وَالِهِنَا وَ إِلَهُكُمْ وَاحِدٌ ۖ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ؕ وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ ؕ

اور ہمارا معبود اور تمھارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں۔ اور ہم نے اسی طرح آپ کی طرف کتاب نازل کی ہے

فَالَّذِينَ اتَّبَعُوكُمُ الْكِتَابَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَ مِنْ هَؤُلَاءِ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ ؕ

تو جنھیں ہم نے (پہلے) کتاب عطا فرمائی ہے وہ اس پر (بھی) ایمان لاتے ہیں اور کچھ ان (مشرکین مکہ) میں سے (بھی) اس پر ایمان لاتے ہیں

وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ ﴿٢٧﴾ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوا مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ

اور ہماری آیات کا انکار صرف کافر ہی کرتے ہیں۔ اور آپ نہیں پڑھتے تھے اس سے پہلے کوئی کتاب اور نہ ہی آپ اسے اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے

إِذَا لَارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ ﴿٢٨﴾ بَلْ هُوَ آيَةٌ بَيِّنَةٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ط

ورنہ اہل باطل ضرور شک کرتے۔ بلکہ یہ تو واضح آیات ہیں ان لوگوں کے سینوں میں (محفوظ ہیں) جنہیں علم عطا کیا گیا ہے

وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ ﴿٢٩﴾ وَقَالُوا لَوْ لَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ط

اور ہماری آیات کا انکار صرف ظالم ہی کرتے ہیں۔ اور انھوں نے کہا کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے نشانیاں کیوں نہیں اتاری گئیں

قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ ط وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٣٠﴾ أَوْ لَمْ يَكْفِهِمْ

آپ (ﷺ) فرمادیجئے کہ نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں اور میں تو صرف واضح طور پر ڈرانے والا (رسول) ہوں۔ کیا ان کے لیے یہ کافی نہیں

أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَى عَلَيْهِمْ ط إِنَّ فِي ذَلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَى لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٣١﴾

کہ ہم نے آپ (ﷺ) پر کتاب نازل فرمائی جو ان پر تلاوت کی جاتی ہے یقیناً اس میں رحمت اور نصیحت ہے ایمان والوں کے لیے۔

قُلْ كَفَى بِاللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَاطِلِ

آپ (ﷺ) فرمادیجئے میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور جو لوگ باطل پر ایمان لائے

وَكَفَرُوا بِاللَّهِ ط أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٣٢﴾ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ ط وَلَوْ لَا أَجَلٌ مُّسَمًّى

اور جنہوں نے اللہ کا انکار کیا وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اور یہ لوگ آپ سے عذاب میں عجلت چاہتے ہیں اور اگر ایک وقت مقرر نہ ہوتا

لَجَاءَهُمُ الْعَذَابُ ط وَلَيَأْتِيَنَّهُمْ بَغْةٌ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٣٣﴾ يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ ط

(تو) ضرور ان پر عذاب آچکا ہوتا اور وہ ضرور ان پر اچانک ہی آئے گا اور انھیں خبر تک نہ ہوگی۔ یہ لوگ آپ سے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں

وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يَغْشَاهُمْ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ

اور یقیناً جہنم کافروں کو گھیر لینے والی ہے۔ جس دن وہ عذاب انھیں ڈھانپ لے گا ان کے اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے

وَيَقُولُ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٥﴾ يُعْبَادِي الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ فَإَيَّايَ

اور وہ (اللہ) فرمائے گا کہ جو کچھ تم کرتے تھے اب اس کا مزہ چکھو۔ اے میرے بندو! جو ایمان لائے ہو! بے شک میری زمین وسیع ہے تو تم میری ہی

فَاعْبُدُونِ ﴿٣٦﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَاقَةُ الْمَوْتِ ط ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

عبادت کرو۔ ہر نفس کو موت کا مزا چکھنا ہے پھر تم ہماری ہی طرف واپس کیے جاؤ گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک

الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ط

اعمال کیے ہم ضرور ان کو جنت کے بالا خانوں میں جگہ عطا فرمائیں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

نَعْمَ أَجْرُ الْعَمِلِينَ ﴿٥٩﴾ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٦٠﴾ وَكَانَ مِن دَابَّةٍ

کیا ہی لچھا بدلہ ہے (نیک) عمل کرنے والوں کا۔ (یہ وہ لوگ ہیں) جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے رہے۔ اور کتنے ہی جان و رایے ہیں

لَا تَحِطُ رِزْقُهَا ۖ اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّيِّعُ الْعَلِيمُ ﴿٦١﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ

جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے اللہ ہی انہیں رزق عطا فرماتا ہے اور تمہیں بھی اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں

مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولَنَّ اللَّهُ ۖ فَاَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٦٢﴾

کہ آسمانوں اور زمینوں کو کس نے پیدا فرمایا؟ اور سورج اور چاند کو کس نے مسخر کیا تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نے تو پھر یہ کہاں بھٹکتے پھرتے ہیں؟

اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٣﴾

اللہ ہی رزق کشادہ فرماتا ہے اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہے اور جس کے لیے چاہے تنگ کر دیتا ہے بے شک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ مَنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولَنَّ اللَّهُ ۖ

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے آسمان سے پانی نازل فرمایا؟ پھر اس سے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد (کس نے) زندہ فرمایا؟ تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نے

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۖ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٦٤﴾ وَمَا هَذِهِ الْحَيَوةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهُوٌّ وَلَعِبٌ ۖ

آپ (عالم علیہ السلام علیہ السلام) فرمادیجئے تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تماشا ہے

وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۖ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٦٥﴾ فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلِكِ دَعُوا اللَّهَ

اور بے شک آخرت کا گھر ہی (اصل) زندگی ہے کاش کہ وہ جانتے۔ تو جب وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں (تو) صرف اللہ ہی کو پکارتے ہیں

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ﴿٦٦﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَهُمْ ۖ

اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے تو جب وہ انہیں خشکی کی طرف نجات عطا فرماتا ہے (تو) اسی وقت وہ شرک کرنے لگتے ہیں۔ تاکہ اس (نعمت) کی ناشکری کریں

وَلِيَتَمَتَّعُوا ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٦٧﴾ أَوْ لَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا مِّنَّا

جو ہم نے انہیں عطا فرمائی اور فائدے اٹھاتے رہیں تو وہ غنقریب (اپنا انجام) جان لیں گے۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ بے شک ہم نے حرم (کعبہ) کو

وَيَتَخَفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۖ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ ﴿٦٨﴾

امن کی جگہ بنا دیا اور لوگ ان کے آس پاس سے اچک لیے جاتے ہیں کیا یہ لوگ باطل پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں۔

وَمَن أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۖ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا حق کو جھٹلائے جب وہ اس کے پاس آجائے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا

لِلْكَافِرِينَ ﴿٦٩﴾ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۖ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٧٠﴾

نہیں ہے؟ (یقیناً ہے)۔ اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم ان کو ضرور اپنے راستے دکھا دیں گے اور بے شک اللہ ضرور نیک لوگوں کے ساتھ ہے۔

دعا

رَبِّ انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ ﴿٣٠﴾ (سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ: 30)

اے میرے رب! میری مدد فرما ان فساد مچانے والے لوگوں کے مقابلہ میں۔



درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1

i عنکبوت کا معنی ہے:

(الف) چیونٹی (ب) شہد کی مکھی (ج) مکڑی (د) مچھر

ii سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی:

(الف) اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے کی (ب) جدوجہد کی
(ج) صبر کرنے کی (د) ان تینوں کاموں کی

iii مکڑی کے جالے پر اعتماد کرنے والوں سے تشبیہ دی گئی ہے:

(الف) یہودیوں کو (ب) بے عمل عالموں کو
(ج) مشرکین کو (د) غیبت کرنے والوں کو

iv اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال تبلیغ کی:

(الف) حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے (ب) حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے
(ج) حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام نے (د) حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام نے

v اللہ تعالیٰ رازق ہے:

(الف) انسانوں کا (ب) جانوروں کا
(ج) پرندوں کا (د) تمام مخلوقات کا

مختصر جواب دیجیے۔

2

- i سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟
- ii سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ کا خلاصہ لکھیے۔
- iii سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

تفصیلی جواب دیجیے۔

3

- i سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- اسلامی دعوت کے ابتدائی زمانہ میں مکہ مکرمہ کے مسلمانوں کو جس ظلم و ستم کا سامنا تھا اس کی کچھ مثالیں سیرت طیبہ کی کتابوں سے جمع کیجیے۔
- مکڑی کے بارے میں جدید سائنسی تحقیقات کیا کہتی ہیں، اس بارے میں اپنی معلومات کو وسعت دیجیے۔



برائے اساتذہ کرام:

- گناہ اور نافرمانی پر دنیاوی اور اخروی سزاؤں سے متعلق طلبہ کو آگاہ کیجیے۔
- ایمان والوں پر آنے والی آزمائشوں اور ان پر صبر سے متعلق طلبہ کو بتائیں۔
- صبر پر ملنے والے دنیاوی اور اخروی اجر و ثواب کے بارے میں طلبہ کو بتائیں۔
- سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ میں آنے والے مشکل قرآنی الفاظ کے معانی کی وضاحت کیجیے۔
- دنیاوی معاملات میں سیرت نبوی ﷺ کی اہمیت کے بارے میں طلبہ کی رہنمائی کیجیے۔

سُورَةُ الرَّوْمِ

سُورَةُ الرَّوْمِ مکی سورت ہے۔ اس میں ساٹھ (60) آیات ہیں۔

تعارف

سُورَةُ الرَّوْمِ کی دوسری آیت میں روم کے مغلوب ہونے اور تیسری آیت میں ان کے پھر سے غالب آنے کی خبر ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سُورَةُ الرَّوْمِ رکھا گیا ہے۔

سُورَةُ الْبَقَرَةِ کی طرح سُورَةُ الرَّوْمِ کا آغاز بھی حروف مُقَطَّعات میں سے ”الْحَمْدُ“ سے ہوتا ہے۔
سُورَةُ الرَّوْمِ کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے دو پیشین گوئیاں فرمائیں جو چند ہی سالوں میں پوری ہو گئیں اور اس بات کی دلیل بنیں کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا سچا کلام ہے۔

پہلی پیشین گوئی رومیوں کے دوبارہ غالب آنے کی تھی، جنہیں ایرانیوں نے ایک بڑی شکست دی تھی۔ رومی اہل کتاب مسیحی تھے اور مسلمانوں کو ان سے ہمدردی تھی، جبکہ ایرانی آتش پرست تھے یعنی وہ آگ کی پوجا کرتے تھے۔ مشرکین مکہ ایرانیوں سے ہمدردی رکھتے تھے۔ ظاہری حالات بتا رہے تھے کہ ایرانیوں کا رومیوں سے شکست کھانا ناممکن ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے رومیوں کو ایرانیوں پر فتح عطا فرمائی۔ دوسری پیشین گوئی اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی کہ رومیوں کی فتح کا دن مسلمانوں کے لیے بھی خوشی کا دن ہوگا۔ کچھ سالوں بعد غزوہ بدر کی فتح نے اس پیشین گوئی کو پورا کر دکھایا۔ کیوں کہ جس دن رومیوں کو فتح ہوئی اسی دن مسلمانوں کو میدان بدر میں فتح حاصل ہوئی۔

سُورَةُ الرَّوْمِ کا خلاصہ ”اسلام کی صداقت کا بیان اور انسانوں کی کردار سازی“ ہے۔

مضامین

سُورَةُ الرَّوْمِ کا آغاز اس پیشین گوئی سے ہوتا ہے جو ایک معجزہ ثابت ہوئی اور قرآن مجید کی صداقت کی دلیل بنی۔ اس پیشین گوئی کا پورا ہونا مسلمانوں کے لیے بہت خوشی اور حوصلہ افزائی کی بات تھی۔

سُورَةُ الرُّوْمِ میں قیامت اور توحید باری تعالیٰ کے دلائل دیے گئے ہیں۔ شرک کی مذمت کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ انسانی زندگی کے مختلف مراحل اور اسلام کے دین فطرت ہونے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ سورت کے آخر میں نافرمانوں کی ہٹ دھرمی اور ان کے بُرے انجام کا ذکر کیا گیا ہے۔

علمی و عملی نکات

سُورَةُ الرُّوْمِ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- فنا ہو جانے والی کائنات پر غور و فکر انسان کو آخرت کا یقین دلاتا ہے۔ (سُورَةُ الرُّوْمِ: 4-5)
- قرآن مجید میں پچھلی نافرمان قوموں کا ذکر ہمیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچانے کے لیے کیا گیا ہے۔ (سُورَةُ الرُّوْمِ: 9-10)
- جو اللہ تعالیٰ بارش برسا کر مُردہ زمین کو زندہ کر سکتا ہے وہی اللہ تعالیٰ مُردہ انسان کو بھی زندہ کر سکتا ہے۔ (سُورَةُ الرُّوْمِ: 19-25-50)
- میاں بیوی کا رشتہ باہمی محبت اور ایک دوسرے سے راحت پانے کا ذریعہ ہے۔ (سُورَةُ الرُّوْمِ: 21)
- رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا ذریعہ ہے۔ (سُورَةُ الرُّوْمِ: 38)
- اللہ تعالیٰ کے نزدیک سود سے مال گھٹتا ہے اور زکوٰۃ سے مال بڑھتا ہے۔ (سُورَةُ الرُّوْمِ: 39)
- خشکی اور تری میں فساد برپا ہونا انسانوں کے بُرے اعمال کا نتیجہ ہے۔ (سُورَةُ الرُّوْمِ: 41)

سورة الروم مکی ہے (آیات: ۶۰ / رکوع: ۶)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

الَّذِينَ غَلِبَتِ الرُّومُ ۚ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلِبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ۚ فِي بَضْعِ سِنِينَ ۖ

الَّذِينَ (الف لام میم) رومی مغلوب ہو گئے۔ قریب کے ملک میں اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد غریب غالب ہو جائیں گے۔ چند ہی سالوں میں

لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ۖ وَيَوْمَئِذٍ يَفِرُّ الْمُؤْمِنُونَ ۚ يَنْصُرُ اللَّهُ ۖ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ ۖ

سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں پہلے بھی اور بعد میں بھی اور اس دن ایمان والے خوش ہوں گے۔ اللہ کی مدد سے وہ (اللہ) جس کی چاہتا ہے مدد فرماتا ہے

وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۚ وَعَدَ اللَّهُ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَكِنْ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۖ

اور وہ بہت غالب ہے نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اللہ کا وعدہ ہے اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں فرماتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَفْلُونَ ۖ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا فِي

وہ لوگ صرف دنیا کی زندگی کے ظاہر کو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے غافل ہیں۔ کیا انھوں نے اپنے آپ میں

أَنْفُسِهِمْ ۖ مَا خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِإِلْحَاقٍ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ

غور نہیں کیا کہ اللہ ہی نے آسمانوں اور زمینوں کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے پیدا فرمایا ہے حق کے ساتھ اور ایک مقرر مدت کے لیے

وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ بِإِلْقَائِ رَبِّهِمْ لَكَفَرُونَ ۖ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا

اور یقیناً بہت سے لوگ اپنے رب سے ملاقات کا انکار کرتے ہیں۔ کیا ان لوگوں نے زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھا تو وہ دیکھ لیتے

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا

کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جو ان سے پہلے تھے وہ لوگ ان سے زیادہ طاقتور تھے۔ اور انھوں نے زمین میں کھیتی باڑی کی اور اسے آباد کیا تھا

أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ

اس سے کہیں زیادہ جتنا انھوں نے اسے آباد کیا اور ان کے پاس ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے تو اللہ کی شان ایسی نہ تھی کہ ان پر ظلم کرتا لیکن

كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۖ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ اسَاءُوا السُّوْأَىٰ أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ

وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔ پھر ان لوگوں کا انجام بُرا ہی ہوا جنھوں نے بُرائیاں کی تھیں اس لیے کہ وہ اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے

وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِءُونَ ۖ اللَّهُ يَبْذُلُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۖ

اور ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ اللہ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا پھر تم اسی کی طرف واپس کیے جاؤ گے۔

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٦﴾ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا

اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو مجرم مایوس ہو جائیں گے۔ اور ان کے شریکوں میں سے کوئی بھی ان کا سفارشی نہ بنے گا اور وہ خود

بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ﴿٧﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُؤْمِنُ يَتَفَرَّقُونَ ﴿٨﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا

اپنے شریکوں کا انکار کرنے والے ہو جائیں گے۔ اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن لوگ الگ الگ ہو جائیں گے۔ تو جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ﴿٩﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

اور انھوں نے نیک اعمال کیے تو وہ (جنت کے) باغ میں خوش کیے جائیں گے۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور جھٹلایا ہماری آیتوں کو

وَلِقَائِ الْآخِرَةِ فَلَوْلِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ﴿١٠﴾ فَسُبْحَنَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ

اور آخرت کی ملاقات کو تو یہی لوگ عذاب میں حاضر کیے جائیں گے۔ تو تم اللہ (ہی) کی تسبیح کیا کرو جب تم شام کرو اور جب تم

تُصْبِحُونَ ﴿١١﴾ وَلَهُ الْحُكْمُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَحِينَ تَنْظُرُونَ ﴿١٢﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ

صبح کرو۔ اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمینوں میں اور تیسرے پہر بھی اور (اس وقت بھی) جب تم ظہر (دوپہر) کرتے ہو۔ وہی مردہ سے

الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿١٣﴾

زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے اور وہی زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ فرماتا ہے اور اسی طرح تم (قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ ﴿١٤﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا فرمایا پھر اب تم انسان ہو کر (زمین میں) پھیل رہے ہو۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے

أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ

کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے پیدا فرمائے تاکہ تم ان کے پاس سکون پاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا فرمادی

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١٥﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمینوں کا پیدا فرمانا

وَإِخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَالْوَأْنِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ

اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا یقیناً اس میں نشانیاں ہیں علم والوں کے لیے۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے تمہارا رات

وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿١٧﴾

اور دن کو سونا اور تمہارا اُس کے فضل (رزق) کو تلاش کرنا یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو (غور سے) سنتے ہیں۔

وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ وَيُنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ تمہیں بجلی دکھاتا ہے ڈرانے اور امید دلانے کے لیے اور وہی آسمان سے پانی نازل فرماتا ہے

فَيُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٣٧﴾

تو اسی سے زمین کو اس کے مردہ (خشک) ہو جانے کے بعد زندہ فرماتا ہے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ۚ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنْتُمْ

اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب وہ تمہیں ایک بار پکارے گا زمین سے (تو) تم اسی وقت

تَخْرُجُونَ ﴿٣٨﴾ وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ كُلُّ لَّهُ قَنُوتُونَ ﴿٣٩﴾ وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ

نکل پڑو گے (اپنی قبروں سے)۔ اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے سب اسی کے فرماں بردار ہیں۔ اور وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے

ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے اور اسی کی شان سب سے بلند ہے آسمانوں اور زمینوں میں

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٤٠﴾ ضَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا مِّنْ أَنْفُسِكُمْ ۚ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

اور وہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ وہ (اللہ) تمہارے لیے تم ہی میں سے ایک مثال بیان فرماتا ہے کیا تمہارے غلاموں میں سے کوئی تمہارا

مِّنْ شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنْتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ ۚ

شریک ہے اس (رزق) میں جو ہم نے تمہیں عطا فرمایا ہے کہ تم (اور وہ) اس میں برابر ہو تم ان سے (اسی طرح) ڈرتے ہو جس طرح تم اپنوں سے ڈرتے ہو

كَذَلِكَ نَقُصُّ لَكُمْ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٤١﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا

اسی طرح ہم کھول کھول کر آیتیں بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں۔ بلکہ جن لوگوں نے ظلم کیا وہ پیروی کرتے ہیں

أَهْوَاءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يُهْدِئِ مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ لُّصْرِينَ ﴿٤٢﴾

اپنی خواہشات کی علم کے بغیر تو اسے کون ہدایت دے سکتا ہے جسے اللہ (اس کی اپنی نافرمانی کے باعث) گمراہ کرے اور ان کا کوئی (بھی) مددگار نہ ہوگا۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ

تو آپ اپنا رخ یکسوئی کے ساتھ دین پر قائم رکھیں (یہی) اللہ کی وہ فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا اللہ کی بنائی ہوئی (فطرت) میں

لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَرِيمُ ۚ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٣﴾ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ

کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (مسلمانو!) اسی اللہ کی طرف رجوع کیے رکھو

وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٤٤﴾ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِعَابًا

اور اسی سے ڈرتے رہو اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جانا۔ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ ہو گئے

كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٤٥﴾ وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ

ہر گروہ اسی پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے۔ اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو پکارتے ہیں اسی کی طرف رجوع کرتے ہوئے

ثُمَّ إِذَا أَذَقَهُمْ مِنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٣٧﴾

پھر جب وہ انھیں اپنی رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے۔

لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۖ فَتَبَتَّعُوا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٣٨﴾ أَمْ أَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا

تاکہ جو (نعمت) ہم نے انھیں عطا فرمائی ہے اس کی ناشکری کریں تو تم فائدہ اٹھاؤ پھر عنقریب تم جان لو گے۔ کیا ہم نے ان پر کوئی دلیل نازل فرمائی ہے؟

فَهُوَ يَنْكُرُ مَا كَانُوا بِهٖ يُشْرِكُونَ ﴿٣٩﴾ وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۖ

پھر جو انھیں بتاتی ہو وہ جسے یہ اس (اللہ) کے ساتھ شریک کرتے ہیں؟ اور جب ہم لوگوں کو اپنی رحمت سے لذت آشنا کرتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہو جاتے ہیں

وَإِنْ تُصِيبْهُمْ سَيْئَةٌ سَيَبُوءُوا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ﴿٤٠﴾ أَوْ لَمْ يَرَوْا

اور اگر انھیں کوئی بُرائی پہنچتی ہے ان (گناہوں) کی وجہ سے جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجے تو اچانک وہ ناامید ہو جاتے ہیں۔ کیا انھوں نے نہیں دیکھا

أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾

کہ بے شک اللہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ فرماتا ہے اور تنگ کرتا ہے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔

فَاتِذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ ۚ

تو رشتہ داروں کو ان کا حق دو اور مسکین کو اور مسافر کو یہ بہتر ہے ان کے لیے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٤٢﴾ وَمَا آتَيْتُم مِّن رَّبٍّ لَّيْرٍ بَّوْا فِيٓ أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرِبُّوا ۖ عِنْدَ اللَّهِ ۚ

اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ اور جو سود تم دیتے ہو تاکہ لوگوں کے اموال میں شامل ہو کر وہ بڑھ جائے تو وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا

وَمَا آتَيْتُم مِّن زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ ﴿٤٣﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ

اور جو زکوٰۃ تم دیتے ہو جس سے اللہ کی رضامندی طلب کرتے ہو تو یہی لوگ (اپنا مال اللہ کے ہاں) بڑھانے والے ہیں۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا

ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمَيِّتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ

پھر اس نے تمہیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمہیں موت دیتا ہے پھر وہی تمہیں زندہ فرمائے گا کیا تمہارے شریکوں میں (بھی) کوئی ایسا ہے؟

مَنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذَٰلِكُمْ مِّن شَيْءٍ ۖ سُبْحَنَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٤٤﴾

جو ان میں سے کوئی (بھی) کام کر سکتا ہو وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا

خشکی اور تری میں فساد پھیل گیا ہے ان (اعمال) کی وجہ سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائے تاکہ وہ (اللہ) لوگوں کو ان کے کچھ اعمال کا مزہ چکھائے

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤٥﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ

تاکہ یہ لوگ باز آجائیں۔ آپ فرما دیجیے زمین میں چلو پھرو تو دیکھو کہ کیا انجام ہوا ان لوگوں کا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان میں سے

۱۲۱

أَكْثَرَهُمْ مُّشْرِكِينَ ۖ فَأَقُمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَیِّمِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ یَوْمٌ لَا مَرَدَّ

اکثر مشرک تھے۔ تو آپ اپنا رخ سیدھے دین کی طرف قائم رکھیے اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس کے ٹلنے کی اللہ کی طرف سے

لَهُ مِنَ اللّٰهِ یَوْمَئِذٍ یَّصْدَعُونَ ۚ مَنْ كَفَرَ فَعَلِیْهِ كُفْرُهُ ۖ وَ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا

کوئی صورت نہیں اس دن سب لوگ جدا جدا ہو جائیں گے۔ جس نے کفر کیا تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور جو کوئی نیک عمل کرے

فَلَا نَفْسِهِمْ یَهْدُونَ ۚ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِہٖ ۚ

تو وہ اپنے ہی لیے (جنت کا) سامان تیار کر رہے ہیں۔ تاکہ وہ ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو اپنے فضل سے بدلہ عطا فرمائے

اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ ۚ وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اَنْ یُّرْسِلَ الرِّیَّاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّ لَیْذِیْقَکُمْ مِّنْ رَّحْمٰتِہٖ

بے شک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ خوش خبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے اور تاکہ تمہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھائے

وَ لِتَجْرِیَ الْفُلُکُ بِاَمْرِہٖ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ ۚ وَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۚ

اور تاکہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کے فضل (یعنی رزق) میں سے تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ رُسُلًا اِلٰی قَوْمِہُمْ فَجَآءَہُمْ بِالْبَیِّنٰتِ

اور یقیناً ہم نے آپ (ﷺ) سے پہلے بھی رسولوں کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر آئے

فَاَنْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِیْنَ اٰجَرَمُوْا وَ کَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ اللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیَّاحَ

پھر ہم نے (تمہیں) ان لوگوں سے انتقام لیا جنہوں نے جرم کیا اور ایمان والوں کی مدد کرنا ہم پر لازم تھا۔ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے

فَتَنْثِیْرٌ سَحَابًا فِیْبَسُّطِہٖ فِی السَّمَآءِ کَیْفَ یَشَآءُ وَ یَجْعَلُہٗ کِسْفًا فَتَرٰی الْوَدْقَ

پھر وہ بادل اٹھاتی ہیں پھر وہ انھیں آسمان میں پھیلا دیتا ہے جس طرح چاہتا ہے اور اسے ٹکڑے ٹکڑے (کر کے) بہتے (کر دیتا ہے) پھر تم دیکھتے ہو کہ

یَخْرُجُ مِنْ خَلِیْہٖ ۚ فَاِذَا اَصَابَ بِہٖ مِنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادَہٗ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ۚ

بارش اس کے درمیان سے نکلتی ہے پھر جب وہ (اللہ) اپنے بندوں میں سے جن پر چاہے بارش برساتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔

وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ یُنْزَلَ عَلِیْہُمْ مِنْ قَبْلِہٖ کَسْبِلِیْسِیْنَ ۚ فَاَنْظُرْ اِلٰی اَثَرِ رَحْمٰتِ اللّٰهِ

حالاں کہ وہ اس (بارش) کے برسنے سے پہلے یقیناً مایوس ہو چکے تھے۔ تو آپ اللہ کی رحمت کے اثرات کی طرف دیکھیے

کَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا ۚ اِنَّ ذٰلِکَ لَمُنْجِی الْمَوْتِی ۚ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۚ

کہ وہ زمین کو مردہ ہونے کے بعد کیسے زندہ فرماتا ہے یقیناً وہی مردوں کو زندہ فرمانے والا ہے اور وہ ہر چیز پر بڑی قدرت والا ہے۔

وَ لَیِّنْ اَرْسَلْنَا رِیْحًا فَرَاوْہُ مُصَفَّرًا لَّا ظُلُوْا مِنْۢ بَعْدِہٖ یَکْفُرُوْنَ ۚ

اور اگر ہم (ایسی) ہوا بھیجیں جس سے وہ اس (کھیتی) کو زرد (مڑھائی ہوئی) دیکھیں تو یقیناً اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں گے۔

فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ﴿۵۶﴾ وَمَا

تو بے شک نہ تو آپ مردوں کو سناتے ہیں اور نہ بہروں کو سناتے ہیں (اپنی) پکار جب وہ پیٹھ پھیر کر پھر جائیں۔ اور نہ ہی

أَنْتَ بِهَذَا النُّعْيِ عَنْ ضَلَّتِهِمْ ۖ إِنَّ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْمِعُونَ ﴿۵۷﴾

آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر ہدایت دے سکتے ہیں آپ تو صرف ان ہی کو سناتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں پھر وہی فرماں بردار ہیں۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ

اللہ ہی ہے جس نے تمہیں کمزوری کی حالت میں پیدا فرمایا پھر کمزوری کے بعد قوت عطا فرمائی پھر اس قوت کے بعد

قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ﴿۵۸﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ

کمزوری اور بڑھاپا دیا وہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے اور وہ خوب جاننے والا بڑی قدرت والا ہے۔ اور جس دن قیامت قائم ہوگی

يُقَسِّمُ الْمُجْرِمُونَ ۖ مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ ۖ كَذَلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ الَّذِينَ

مجرم قسمیں کھائیں گے (اور کہیں گے) کہ وہ ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے تھے اسی طرح وہ بھٹکتے رہے۔ اور وہ لوگ کہیں گے

أَوْتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْبَعْثِ ۖ فَهَذَا يَوْمُ الْبَعْثِ

جنہیں علم اور ایمان عطا کیا گیا تھا یقیناً تم اللہ کی کتاب کے مطابق جی اٹھنے کے دن تک رہے ہو تو یہی ہے جی اٹھنے کا دن

وَاللَّيْنُكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۶۰﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ

لیکن تم اسے (حق) نہ جانتے تھے۔ تو اس دن ظالموں کو نہ تو ان کی معذرت کچھ فائدہ دے سکے گی اور نہ ہی ان سے توبہ کا تقاضا

يُسْتَعْتَبُونَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۖ وَلَكِنْ جِئْتَهُمْ بِآيَةٍ

کیا جائے گا۔ اور یقیناً ہم نے لوگوں کے لیے بیان کی ہیں اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں اور اگر آپ ان کے پاس کوئی بھی نشانی لے آئیں

لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ ﴿۶۲﴾ كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِ الَّذِينَ لَا

تو کافر یقیناً یہی کہیں گے کہ تم سب باطل پر ہو۔ اسی طرح اللہ مہر لگا دیتا ہے ان لوگوں کے دلوں پر جو نہیں

يَعْلَمُونَ ﴿۶۳﴾ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفُّكَ الَّذِينَ لَا يُؤْقِنُونَ ﴿۶۴﴾

جانتے۔ تو آپ صبر کیجیے بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ لوگ ہرگز آپ کو (راہ حق سے) ہٹا نہ دیں جو یقین نہیں رکھتے۔





درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1

i سُورَةُ الرُّومِ میں غالب آنے کی پیشن گوئی کی گئی:

(الف) ایرانیوں کے (ب) عربوں کے

(ج) رومیوں کے (د) یہودیوں

ii جس دن رومیوں کو فتح نصیب ہوئی اسی دن مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی:

(الف) جنگ موتہ میں (ب) غزوہ خندق میں

(ج) فتح مکہ کی صورت میں (د) غزوہ بدر میں

iii اللہ تعالیٰ کے نزدیک مال بڑھتا ہے:

(الف) حفاظت کرنے سے (ب) زکوٰۃ دینے سے

(ج) جمع کرنے سے (د) اولاد پر خرچ کرنے سے

iv سُورَةُ الرُّومِ کا آغاز ہوتا ہے:

(الف) اَلْحَمْدُ سے (ب) حروفِ مقطعات سے

(ج) تسبیح سے (د) قُل سے

v قرآن مجید میں پچھلی نافرمان قوموں کا ذکر ہے:

(الف) تاریخی معلومات کے لیے (ب) نافرمانی سے بچانے کے لیے

(ج) آثارِ قدیمہ کی پہچان کے لیے (د) تینوں کے لیے

مختصر جواب دیجیے۔

2

- i سُورَةُ الرَّؤْمِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟
- ii سُورَةُ الرَّؤْمِ کا خلاصہ لکھیے۔
- iii سُورَةُ الرَّؤْمِ کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔
- iv سُورَةُ الرَّؤْمِ میں کس بات کی پیشین گوئی کی گئی تھی؟

تفصیلی جواب دیجیے۔

3

- i سُورَةُ الرَّؤْمِ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سُورَةُ الرَّؤْمِ میں بیان کردہ دس پسندیدہ اور دس ناپسندیدہ کاموں کا ایک چارٹ بنا کر کمر اجتماعت میں آویزاں کیجیے۔
- اسلام کے ظہور کے وقت دنیا میں دو بڑی سلطنتیں تھیں: روم اور فارس۔ روم کے بادشاہ کو قیصر اور فارس کے بادشاہ کو کسریٰ کہا جاتا تھا۔ ایک وقت وہ تھا جب عرب کے لوگ ان سلطنتوں کے سامنے کوئی حیثیت نہ رکھتے تھے، پھر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلام ان سلطنتوں پر غالب آیا۔ روم اور فارس کے بارے میں اپنی معلومات کو وسعت دیجیے۔

برائے اساتذہ کرام:

- حقوق العباد کی اہمیت کے حوالے سے طلبہ کو بتائیں۔
- سُورَةُ الرَّؤْمِ میں بیان کی گئی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں غور و فکر کرنے کی طلبہ کو ترغیب دیں۔
- سُورَةُ الرَّؤْمِ میں آنے والے مشکل قرآنی الفاظ کے معنی طلبہ کو بتائیں۔
- علم کی اہمیت و فضیلت کے بارے میں طلبہ کو معلومات فراہم کیجیے۔
- اسلامی غزوات سے متعلق طلبہ کی معلومات میں اضافہ کیجیے۔

سُورَةُ الْقُفْنِ

سُورَةُ الْقُفْنِ مکی سورت ہے۔ اس میں چونتیس (34) آیات ہیں۔

تعارف

سُورَةُ الْقُفْنِ مکی دور میں اس وقت نازل ہوئی جب کفار مکہ کی مخالفت اپنے عروج پر تھی۔ وہ مختلف حیلوں، بہانوں اور پر تشدد کاروائیوں سے اسلام کی نشر و اشاعت کا راستہ روکنے کی کوششیں کر رہے تھے۔ اس سورت میں چوں کہ حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحتوں کا تذکرہ ہے، اس لیے اس سورت کا نام سُورَةُ الْقُفْنِ رکھا گیا۔

حضرت لقمان اہل عرب میں ایک بڑے عقل مند اور دانش ور کی حیثیت سے مشہور تھے۔ ان کی حکیمانہ باتوں کو اہل عرب بہت وزن دیتے تھے۔ یہاں تک کہ شاعروں نے اپنے اشعار میں ان کا ایک حکیم یعنی دانا کی حیثیت سے تذکرہ کیا ہے۔ قرآن مجید نے اس سورت میں یہ واضح فرمایا ہے کہ حضرت لقمان جیسے حکیم اور دانش ور جن کی عقل و حکمت کا تم بھی لوہا مانتے ہو، وہ بھی توحید کے قائل تھے۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک ماننے کو ظلم عظیم یعنی بہت بڑا ظلم قرار دیا تھا اور اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی کہ تم کبھی شرک مت کرنا۔

سُورَةُ الْقُفْنِ کا خلاصہ ”توحید کے دلائل، کردار سازی اور آخرت کی یاد دہانی“ ہے۔

مضامین

سُورَةُ الْقُفْنِ کے شروع میں قرآن مجید سے فائدہ اٹھانے والوں کے اوصاف بیان کیے گئے ہیں۔ پھر حضرت لقمان کی وہ نصیحتیں ہیں جو انھوں نے اپنے بیٹے کو فرمائیں۔ انھوں نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! کبھی شرک مت کرنا، نماز قائم کرتے رہنا، خود عمل کرتے ہوئے دوسروں کو بھی اچھے کام کا حکم دینا اور بُرے کام سے منع کرنا۔ اگر کوئی مصیبت آجائے تو اس پر صبر کرنا۔ لوگوں سے اچھے طریقے سے پیش آنا۔ زمین پر اکڑا کر مت چلنا بلکہ زندگی کے دوسرے معاملات کی طرح چلتے ہوئے بھی میانہ روی اختیار کرنا۔ جیسے چال ڈھال میں میانہ روی اختیار رکھنا اسی طرح بولنے میں بھی میانہ روی اختیار کرنا اور اپنی آواز کو دھیمار رکھنا۔

سُورَةُ الْقُلُوبِ میں اللہ تعالیٰ کی توحید، قدرت اور صفات کو دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ سورت اس کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت کا بیان ہے۔

علمی و عملی نکات

- سُورَةُ الْقُلُوبِ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:
- حکمت و دانائی کا تقاضا ہے کہ سب سے بڑے محسن اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے۔ (سُورَةُ الْقُلُوبِ: 12)
- شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔ (سُورَةُ الْقُلُوبِ: 13)
- ہمیں اپنے باپ دادا کی اندھی پیروی کے بجائے اس شخص کی پیروی کرنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والا ہو۔ (سُورَةُ الْقُلُوبِ: 15)
- انسان کا ہر عمل محفوظ ہے اور قیامت کے دن ان کا نتیجہ نکل کر رہے گا۔ (سُورَةُ الْقُلُوبِ: 16)
- حکمت و دانائی کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کیا جائے، بھلائی کا حکم دیا جائے، برائی سے منع کیا جائے اور جو مصائب آئیں ان پر صبر کیا جائے۔ (سُورَةُ الْقُلُوبِ: 17)
- ہمیں عاجزی اور انکسار اختیار کرنی چاہیے، کیوں کہ تکبر اور شیخی بگھارنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ (سُورَةُ الْقُلُوبِ: 18)
- ہمیں اپنی زندگی کے تمام معاملات میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیے۔ (سُورَةُ الْقُلُوبِ: 19)

سورۃ القمن مکی ہے (آیات: ۳۴ / رکوع: ۴)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

الَمْ ۱ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ۲ هُدًى وَرَحْمَةً لِلْمُحْسِنِينَ ۳ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ

الَمْ - یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔ جو ہدایت اور رحمت ہے نیک عمل کرنے والوں کے لیے۔ جو نماز قائم کرتے ہیں

وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۴ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ

اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ

هُمْ الْمُقْلِحُونَ ۵ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۶

کامیاب ہونے والے ہیں۔ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کھیل (تماشے) کی باتیں خریدتے ہیں تاکہ علم کے بغیر اللہ کے راستہ سے گمراہ کریں

وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۷ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۸ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا

اور ان (آیات) کا مذاق اڑائیں یہ لوگ ہیں جن کے لیے ذلت والا عذاب ہے۔ اور جب اس پر تلاوت کی جاتی ہیں ہماری آیتیں تو وہ تکبر کرتے ہوئے ہنسنے پھیر لیتا ہے

كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۹ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۱۰ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

گویا اس نے اسے سنائی نہیں جیسے اس کے کانوں میں بوجھ ہے تو آپ اسے دردناک عذاب کی خوش خبری سنائیں۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ ۱۱ خَالِدِينَ فِيهَا ۱۲ وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا ۱۳ وَهُوَ الْعَزِيزُ

اور انھوں نے نیک اعمال کیے ان کے لیے نعمتوں والے باغات ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ بہت غالب بڑی

الْحَكِيمُ ۱۴ خَلَقَ السَّمَوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۱۵ وَآلَفَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِكُمْ

حکمت والا ہے۔ اس (اللہ) نے پیدا کیا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے جنھیں تم دیکھتے ہو اور اس نے زمین میں پہاڑ جمادے تاکہ تم کو لے کر جھک نہ جائے

وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ ۱۶ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ۱۷

اور اس میں ہر طرح کے جان دار پھیلا دیے اور ہم نے آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر ہم نے اس (زمین) سے ہر قسم کی عمدہ چیزیں اگائیں۔

هَٰذَا خَلَقَ اللَّهُ فَارَوْنِي مَآذَا خَلَقَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ ۱۸ بَلِ الظَّالِمُونَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۱۹

یہ ہے اللہ کی تخلیق تو تم مجھے دکھاؤ کہ کیا پیدا کیا ہے انھوں نے جو اس (اللہ) کے سوا ہیں بلکہ ظالم واضح گمراہی میں ہیں۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَنَ الْحِكْمَةَ ۲۰ إِنِ اشْكُرْ لِلَّهِ ۲۱ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۲۲ وَمَن كَفَرَ

اور یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی کہ اللہ کا شکر کرتے رہو اور جو شخص شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدہ کے لیے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے

فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ وَإِذْ قَالَ لُقْمَنُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ لِبَنِيٍّ لَا تُشْرِكْ

تو بے شک اللہ بے نیاز بہت تعریفوں والا ہے۔ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو کہا اور وہ اسے نصیحت کر رہے تھے کہ اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ

بِاللَّهِ ۚ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝ وَصَيَّنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ

کسی کو شریک نہ کرنا یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں (حسن سلوک کی) تاکید فرمائی جسے اس کی ماں نے

وَهَنًا عَلَى وَهْنٍ ۖ وَفَضَّلَهُ فِي عَامَيْنِ أَنْ اشْكُرْ لِي ۖ وَ لِيَوَالِدَيْكَ ۖ

تکلیف پر تکلیف برداشت کرتے ہوئے اٹھائے رکھا اور دو سال میں اس کا دودھ چھڑانا (ہوتا) ہے کہ تم میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا (بھی)

إِلَى الْمَصِيرِ ۝ وَإِنْ جَاهَدَكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ فَلَا تُطِعْهُمَا

میری ہی طرف (تمہیں) واپس آنا ہے۔ اور اگر وہ تم پر دباؤ ڈالیں اس پر کہ تم میرے ساتھ اسے شریک کرو جس کا تمہیں علم نہ ہو تو ان دونوں کا کہنا نہ ماننا

وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَ اتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ

اور دنیا (کے معاملات) میں ان دونوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اور پیروی کرو اس شخص کے راستہ کی جس نے میری طرف رجوع کیا پھر میری ہی طرف

مَرْجِعُكُمْ فَأَنِيبُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ لِبَنِيٍّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ

تمہیں واپس آنا ہے تو میں تمہیں بتا دوں گا کہ جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔ (لقمان نے کہا کہ) اے میرے بیٹے! بے شک اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر ہو

مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ

پھر خواہ وہ کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں یا زمینوں میں (تب بھی) اللہ اسے حاضر فرما دے گا بے شک اللہ بڑا باریک بین

خَبِيرٌ ۝ لِبَنِيٍّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَآمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ ۖ

باخبر ہے۔ اے میرے بیٹے! نماز قائم کرو اور نیکی کا حکم کرو اور بُرائی سے منع کرو اور تمہیں جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کرو

إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ

بے شک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔ اور لوگوں سے بے زنی نہ کرو اور زمین پر اکڑ کر نہ چلو

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاعْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۖ

بے شک اللہ کسی تکبر کرنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔ اور اپنے چلنے میں میانہ روی اختیار کرنا اور اپنی آواز نیچی رکھو

إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ۝ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ

یقیناً آوازوں میں سب سے بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ بے شک اللہ نے تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے

مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاسْبَغْ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۖ وَمِنَ النَّاسِ

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمینوں میں ہے اور اس نے تم پر پوری فرمادی ہیں اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں اور لوگوں میں کچھ ایسے (بھی) ہیں

مَنْ يُجَادِلْ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ

جو اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر روشن کتاب (کی دلیل) کے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے

اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوْ لَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ

کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اگرچہ شیطان

يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝ وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ

انہیں بلا رہا ہو جہنم کے عذاب کی طرف۔ اور جس نے اپنا چہرہ اللہ کے سامنے جھکا دیا اور وہ نیک بھی ہو

فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۖ وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنكَ كُفْرُهُ ۖ

تو یقیناً اس نے مضبوط سہارے کو تھام لیا اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کی طرف ہے۔ اور جو کفر کرے تو اس کا کفر آپ کو غمگین نہ کر دے

إِنَّا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

انہیں ہماری طرف واپس آنا ہے پھر ہم انہیں بتا دیں گے جو کچھ انہوں نے کیا ہے بے شک اللہ سینوں کے رازوں کو خوب جاننے والا ہے۔

نُنَبِّئُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ

ہم انہیں (دنیا میں) تھوڑا سا فائدہ پہنچائیں گے پھر انہیں مجبور کر کے لے جائیں گے ایک بہت سخت عذاب کی طرف۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں

مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۖ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۖ

کہ آسمانوں اور زمینوں کو کس نے پیدا فرمایا تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے آپ (ﷺ) کو فرمادیتے ہیں کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں

بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝

لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے بے شک اللہ ہی بے نیاز بہت تعریفوں والا ہے۔

وَلَوْ أَنَّهَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٍ ۖ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ

اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں سب قلم بن جائیں اور سمندر (سیاہی بن جائے) اس کے بعد سات سمندر اور ہو جائیں

مَا نَفَدَتْ كُلُّهُنَّ ۖ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ مَا خَلَقَكُمْ وَلَا بَعَثَكُمْ

تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی بے شک اللہ بہت غالب ہے بڑی حکمت والا ہے۔ تم سب کا پیدا کرنا اور (قیامت میں) اٹھانا

إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝ أَلَمْ تَرَ

ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک شخص (کو پیدا کرنا اور اٹھانا) بے شک اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا

أَنَّ اللَّهَ يُوَلِّجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوَلِّجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ

کہ بے شک اللہ ہی رات کو دن میں داخل فرماتا ہے اور (وہی) دن کو رات میں داخل فرماتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے

كُلُّ يَجْزِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ وَ أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ

ہر ایک مقررہ وقت تک چل رہا ہے اور بے شک اللہ تمہارے تمام اعمال سے بڑا باخبر ہے۔ یہ اس لیے کہ بے شک اللہ ہی حق ہے

وَ اَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الْبَاطِلُ ۚ وَ اَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۝ اَلَمْ تَرَ

اور بے شک اُس کے سوا جنہیں وہ پوجتے ہیں وہ (سب باطل) ہیں اور بے شک اللہ ہی بہت بلند بڑائی والا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا

اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللَّهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَآيٰتٍ

کہ بے شک کشتیاں سمندر میں اللہ ہی کی نعمت سے چلتی ہیں تاکہ وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں

لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلُمِ دَعَوْا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ

ہر صبر شکر کرنے والے کے لیے۔ اور جب ان پر موج سا نہانوں کی طرح چھا جاتی ہے تو یہ اللہ کو پکارتے ہیں اپنے دین کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے

فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۙ وَ مَا يَجْحَدُ بِآيٰتِنَا

پھر جب وہ ان کو نجات دے کر خشکی کی طرف پہنچاتا ہے تو ان میں سے کچھ (ہی) اعتدال پر رہتے ہیں اور ہماری نشانوں کا وہی انکار کرتا ہے

اِلَّا كَلَّ خِتَارٌ كَفُوْرٍ ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَا يَجْزِي وَالِدٌ عَنْ وَلَدِهٖ ۚ

جو عہد توڑنے والا ہے حدنا شکرا ہے۔ اے لوگو! اپنے رب (کے غضب) سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جس میں نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے بدلہ دے سکے گا

وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَالِدِهٖ شَيْئًا ۚ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّكُمْ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ

اور نہ کوئی بیٹا اپنے والد کی طرف سے کچھ بھی بدلہ دینے والا ہوگا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو دنیا کی زندگی ہرگز تمہیں دھوکا میں نہ ڈال دے

وَ لَا يَغُرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغُرُوْرُ ۝ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ

اور نہ ہی دھوکا دینے والا (شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکے میں ڈال دے۔ بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے

وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۚ وَ مَا تَدْرِى نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۚ

اور وہی بارش نازل فرماتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ (ماؤں کے) رحموں میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائی کرے گا؟

وَ مَا تَدْرِى نَفْسٌ بِآيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا؟ بے شک اللہ خوب جاننے والا بڑا باخبر ہے۔





درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1

i حضرت لقمان اہل عرب میں مشہور تھے:

(الف) تاجر (ب) شاعر (ج) حکیم ودانا (د) خطیب

ii حضرت لقمان نے نصیحتیں کیں:

(الف) اپنے بیٹے کو (ب) اپنے بھائی کو (ج) اپنے شاگرد کو (د) اپنے دوست کو

iii حضرت لقمان نے شرک کو قرار دیا:

(الف) کتا و کبیرہ (ب) نحوست کا باعث (ج) ظلم عظیم (د) ناجائز کام

iv حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ زمین پر مت چلنا:

(الف) اکڑ اکڑ کر (ب) تیز تیز (ج) آہستہ آہستہ (د) اچھل اچھل کر

v ہمیں اپنی زندگی کے تمام معاملات میں اختیار کرنی چاہیے:

(الف) نرمی (ب) سختی (ج) تیزی (د) میانہ روی

مختصر جواب دیجیے۔

2

i سُورَةُ الْقَمْنِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

ii حضرت لقمان کون تھے؟

iii سُورَةُ الْقَمْنِ کا خلاصہ لکھیے۔

iv سُورَةُ الْقَمْنِ کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

تفصیلی جواب دیجیے۔

3

سُورَةُ الْقُلُوبِ پرایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

i

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- حضرت لقمان کی طرح مزید دو نیک کردار قرآن مجید میں سے تلاش کیجیے۔
- سُورَةُ الْقُلُوبِ میں حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحتیں مذکور ہیں، ان کا ایک چارٹ بنا کر کمر اجتماعت میں آویز کیجیے۔
- سُورَةُ الْقُلُوبِ میں ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا بھی ذکر ہے۔ تحقیق کر کے بتائیے کہ اسلام میں والدین کا کیا مقام ہے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی کس قدر تاکید کی گئی ہے۔



برائے اساتذہ کرام:

- حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو جو نصیحتیں کیں وہ طلبہ کو بتائیں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کریں۔
- والدین کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت کا درس دیجیے۔
- گفت گو کے آداب طلبہ کو سکھائیں۔
- سُورَةُ الْقُلُوبِ میں آنے والے مشکل قرآنی الفاظ کے معنی طلبہ کو بتائیں۔

سُورَةُ السَّجْدَةِ

سُورَةُ السَّجْدَةِ مکی سورت ہے۔ اس میں تیس (30) آیات ہیں۔

تعارف

سُورَةُ السَّجْدَةِ کی آیت پندرہ (15) آیت سجدہ ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سُورَةُ السَّجْدَةِ ہے۔ سُورَةُ السَّجْدَةِ سے حضرت محمد رَسُولُ اللَّهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو خاص محبت تھی۔ حضرت جابر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رات کو اس وقت تک نہ سوتے جب تک سُورَةُ السَّجْدَةِ اور سُورَةُ الْمُلْكِ کی تلاوت نہ فرما لیتے۔

(الجامع الصغير: 6903)

حضرت محمد رَسُولُ اللَّهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جمعہ کے دن نماز فجر کی پہلی رکعت میں اکثر سُورَةُ السَّجْدَةِ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری: 1068)

اس سورت کا نام ”تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ“ اور ”آلَمُ السَّجْدَةِ“ بھی بیان کیا گیا ہے۔ سُورَةُ السَّجْدَةِ کا خلاصہ ”اسلام کے بنیادی عقائد تو حید، رسالت اور آخرت کا اثبات اور کفار کے اعتراضات کا جواب“ ہے۔

مضامین

سُورَةُ السَّجْدَةِ میں قرآن مجید پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے۔ توحید اور آخرت کے دلائل بیان کیے گئے ہیں۔ منکرین قیامت کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔

اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نافرمانوں پر بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے چھوٹے عذاب بھیجتا ہے تاکہ وہ گناہوں سے باز آجائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لیں۔

قیامت کے دن اچھے اور بُرے لوگوں کا کیا انجام ہونے والا ہے اس سورت میں وضاحت سے بتا دیا گیا ہے۔

علمی و عملی نکات

- سُورَةُ السَّجْدَةِ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:
- قرآن مجید اس لیے نازل کیا گیا ہے تاکہ لوگوں کو آخرت کے بارے میں خبردار کیا جائے اور سیدھے راستہ کی طرف ہدایت دی جائے۔ (سُورَةُ السَّجْدَةِ: 3)
- اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو پیدا کیا اور وہی کائنات کے تمام معاملات کا انتظام سنبھالے ہوئے ہے۔ (سُورَةُ السَّجْدَةِ: 4-5)
- جو شخص دنیا میں مگن ہو کر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو بھلا دیتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بھی اسے جہنم میں ڈال کر فراموش کر دے گا۔ (سُورَةُ السَّجْدَةِ: 14)
- اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ (سُورَةُ السَّجْدَةِ: 19-20)
- اللہ تعالیٰ نافرمانوں پر بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے عذاب بھیجتا ہے تاکہ وہ گناہوں سے باز آئیں۔ (سُورَةُ السَّجْدَةِ: 21)
- صبر کرنے والوں اور اللہ تعالیٰ کی آیات پر یقین رکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ لوگوں کا رہنما بناتا ہے۔ (سُورَةُ السَّجْدَةِ: 24)

سورة السجدة مکی ہے (آیات: ۳۰ / رکوع: ۳)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

الَمْ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۚ

الَمْ - کتاب کا اتارنا بے شک پروردگار عالم کی طرف سے ہے۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس (رسول ﷺ) نے اسے خود گھڑ لیا ہے؟

بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَتْهُمْ مِنْ نَذِيرٍ ۚ مَنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۝

بلکہ یہ حق ہے آپ کے رب کی طرف سے تاکہ آپ انھیں (بڑے انجام سے) ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ

اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے چھ دنوں میں پھر وہ عرش پر (اپنی شان کے لائق) جلوہ فرما ہوا

مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ۝ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ

اس کے سوانہ تمھارا کوئی کارساز ہے اور نہ کوئی سفارش کرنے والا تو کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟ وہ آسمان سے لے کر زمین تک ہر کام کی تدبیر فرماتا ہے

ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ۝

پھر وہ (معاملہ) اس کی طرف ایسے دن میں اوپر جاتا ہے جس کی مقدار ایک ہزار سال ہے اس (حساب) سے جو تم گنتے ہو۔

ذَلِكَ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ وَبَدَأَ

یہی ہے (اللہ) جو پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ جس نے جو چیز بھی بنائی نہایت خوب بنائی اور اس نے

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ طِينٍ ۝ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَّاءٍ مَمْهِينٍ ۝ ثُمَّ سَوَّاهُ

مٹی سے انسان کی پیدائش کا آغاز فرمایا۔ پھر اس کی نسل بنائی ایک حقیر پانی (نطفہ) کے خلاصہ سے۔ پھر اس (کے اعضاء) کو درست فرمایا

وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ ۚ وَجَعَلَ لَكُمْ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝

اور اس میں اپنی روح میں سے پھونکا اور تمھیں کان اور آنکھیں اور دل عطا فرمائے (مگر) تم کم ہی شکر کرتے ہو۔

وَقَالُوا إِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۚ بَلْ هُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ كَفِرُونَ ۝

اور وہ کہتے ہیں کیا جب ہم مٹی میں مل جائیں گے تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا کیے جائیں گے بلکہ یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات کا انکار کرنے والے ہیں۔

قُلْ يَتَوَفَّكُم مَلَكَ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ۝

آپ (ﷺ) فرمادیں مجھے موت کا فرشتہ تمھاری جان لیتا ہے۔ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے پھر تم اپنے رب کی طرف واپس کیے جاؤ گے۔

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُوا رُءُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

اور اگر آپ دیکھیں (تو عجب حال دیکھیں) جب مجرم سر جھکائے کھڑے ہوں گے اپنے رب کے سامنے

رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَبَّحْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا

(عرض کریں گے) اے ہمارے رب! ہم نے (سب کچھ) دیکھ لیا اور ہم نے سن لیا پھر ہمیں (دنیا میں) واپس بھیج دیجیے کہ ہم نیک عمل کر لیں

إِنَّا مُوقِنُونَ ﴿١٠﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدًى

بے شک ہم یقین کرنے والے ہیں۔ (اللہ فرمائے گا) اگر ہم چاہتے تو ہم یقیناً (دنیا ہی میں) ہر شخص کو اس کی ہدایت عطا فرما دیتے

وَلَكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١١﴾ فَذُوقُوا

لیکن میری طرف سے یہ بات طے ہو چکی کہ یقیناً میں جہنم کو ضرور پھروں گا تمام (سرکش) جنات اور انسانوں سب سے۔ تو (اب) تم مزہ چکھو

بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا إِنَّا نَسِينَكُمُ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ

اس وجہ سے کہ تم نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا بے شک (آج) ہم نے بھی تمہیں نظر انداز کر دیا اور ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھتے رہو

بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٢﴾ إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا

ان (اعمال) کی وجہ سے جو تم کیا کرتے تھے۔ بے شک ہماری آیات پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب انہیں ان (آیات) سے نصیحت کی جاتی ہے

خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿١٣﴾ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

تو سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ ان کے پہلو الگ رہتے ہیں بستروں سے

يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿١٤﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ

وہ اپنے رب کو پکارتے ہیں خوف اور امید کے ساتھ اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ تو کوئی شخص نہیں جانتا

مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ ۚ جَزَاءُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾ أَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا

کہ اُس کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک میں سے کیا کچھ چھپا کر رکھا گیا ہے یہ ان (اعمال) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے تھے۔ بھلا جو مومن ہو

كَمَن كَانَ فَاسِقًا ۚ لَا يَسْتَوُونَ ﴿١٦﴾ أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ

وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو نافرمان ہو؟ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ رہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے تو ان کے لیے

جَنَّاتُ الْبَاوَىٰ نُزُلًا ۖ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٧﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَبَأُولَٰئِهِمُ النَّارُ ۚ كُلَّمَا أَرَادُوا

رہنے کے باغات ہیں (یہ) مہمانی ہوگی ان (اعمال) کی وجہ سے جو وہ کرتے تھے۔ اور رہے وہ جنہوں نے نافرمانی کی تو ان کا ٹھکانا آگ ہے جب کبھی

أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ ۚ الَّذِي كُنتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿١٨﴾

وہ اس سے نکلنا چاہیں گے اسی میں واپس کر دیے جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا کہ آگ کا وہ عذاب چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

وَلَنذِيقَهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿١٦﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ

اور ہم ضرور انہیں چکھائیں گے چھوٹے عذاب (اس) بڑے عذاب سے پہلے تاکہ یہ لوگ باز آجائیں۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہے

مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ﴿١٧﴾

جسے اس کے رب کی آیات کے ذریعہ نصیحت کی جائے پھر وہ ان سے منہ پھیر لے بے شک ہم مجرموں سے (ضرور) بدلہ لینے والے ہیں۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهِ

اور بے شک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب عطا فرمائی تو آپ اس (موسیٰ علیہ السلام) سے ملاقات میں شک نہ کریں

وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِي إِسْرَءِيلَ ۖ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ آيَةً

اور ہم نے ہی اسے ہدایت (کا ذریعہ) بنایا تھا بنی اسرائیل کے لیے۔ اور ہم نے ان میں سے امام بنائے تھے

يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا ۚ لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ﴿١٨﴾

جو ہمارے حکم سے رہ نمائی کرتے تھے جب انہوں نے صبر کیا تھا اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُم يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٩﴾

بے شک آپ کا رب ہی ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا قیامت کے دن ان (باتوں) کا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

أَوْ لَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسْكِنِهِمْ ۖ

اور کیا انہیں (اس بات سے) رہ نمائی نہیں ملی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی امتوں کو ہلاک کیا تھا جن کے رہنے کی جگہوں میں آج یہ چلتے

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿٢٠﴾ أَوْ لَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ

پھرتے ہیں بے شک اس میں نشانیاں ہیں تو کیا وہ سنتے نہیں؟ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم پانی بھیجتے ہیں خشک زمین کی طرف پھر ہم اس سے کھیتی نکالتے ہیں

بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَرْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ﴿٢١﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْفَتْحُ

جس میں سے ان کے جانور (بھی) کھاتے ہیں اور یہ خود بھی (کھاتے ہیں) تو کیا وہ دیکھتے نہیں؟ اور وہ کہتے ہیں یہ فیصلہ کب ہوگا؟

إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٢﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿٢٣﴾

اگر تم (لوگ) سچے ہو۔ آپ فرما دیجیے فیصلہ کے دن نہ کافروں کو ان کا ایمان فائدہ دے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

فَاعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ إِنَّهُمْ مُنْتَظَرُونَ ﴿٢٤﴾

تو آپ ان سے منہ پھیر لیجیے اور انتظار کیجیے بے شک وہ لوگ (بھی) انتظار کر رہے ہیں۔





درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1

i حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اللہ خاتم النبیین ﷺ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات کو سوتے ہوئے تلاوت فرماتے:

- (الف) سُورَةُ الْقَصَصِ کی (ب) سُورَةُ اِلِ عَمْرٰن کی
(ج) سُورَةُ الْبَقَرَةِ کی (د) سُورَةُ السَّجْدَةِ کی

ii اللہ تعالیٰ نافرمانوں پر بڑے عذاب سے پہلے بھیجتا ہے:

- (الف) من و سلوی (ب) راحت
(ج) چھوٹے عذاب (د) شادمانی

iii صبر کرنے والوں اور اللہ تعالیٰ کی آیات پر یقین رکھنے والوں کو بنایا جاتا ہے:

- (الف) فرشتہ (ب) صاحب ثروت
(ج) صابر (د) رہنما

iv سنت نبوی کے مطابق جمعہ کے دن سُورَةُ السَّجْدَةِ پڑھنی چاہیے:

- (الف) فجر کی نماز میں (ب) جمعہ کی نماز میں
(ج) مغرب کی نماز میں (د) عشاء کی نماز میں

v اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کرنے والے اور نافرمانی کرنے والے نہیں ہو سکتے:

- (الف) نرم دل (ب) برابر
(ج) کامیاب (د) ناکام

مختصر جواب دیجیے۔

2

- i سُورَةُ السَّجْدَةِ کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟
- ii سُورَةُ السَّجْدَةِ کی ایک فضیلت تحریر کیجیے۔
- iii سُورَةُ السَّجْدَةِ کا خلاصہ لکھیے۔
- iv سُورَةُ السَّجْدَةِ کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

تفصیلی جواب دیجیے۔

3

- i سُورَةُ السَّجْدَةِ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے پانچ ایسے معمولات تلاش کر کے لکھیں جو آپ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے پہلے کیا کرتے تھے۔
- سجدہ کی طرح اللہ تعالیٰ کی بندگی کے اظہار کے کم از کم تین طریقے اپنے بزرگوں سے معلوم کر کے لکھیں۔
- سجدہ نماز کے ارکان میں سب سے فضیلت والا عمل ہے۔ تحقیق کر کے بتائیں کہ سجدہ کتنی قسم کا ہوتا ہے جیسے سجدہ شکر وغیرہ۔

برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو دعا کا سلیقہ اور آداب سکھائیں۔
- زمین و آسمان کی تخلیق پر روشنی ڈالیں۔
- سُورَةُ السَّجْدَةِ میں آنے والے مشکل قرآنی الفاظ کے معنی طلبہ کو بتائیں۔
- صبر کے فوائد و ثمرات سے طلبہ کو آگاہ کیجیے۔
- سُورَةُ السَّجْدَةِ کی تعلیمات کی روشنی میں عملی زندگی کو کس طرح بہتر بنایا جاسکتا ہے؟ اس حوالے سے طلبہ کی رہنمائی کیجیے۔

سُورَةُ سَبَا

سُورَةُ سَبَا مکی سورت ہے۔ اس میں چوں (54) آیات ہیں۔

تعارف

سُورَةُ سَبَا کا نام قوم سبا کے نام پر ہے۔ قوم سبا یمن میں آباد تھی، اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر طرح کی خوش حالی سے نوازا تھا، لیکن انہوں نے ناشکری کی روش اختیار کی اور کفر و شرک کو فروغ دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا اور ان کی خوش حالی ایک قصہ پارینہ بن کر رہ گئی۔ اس سورت میں قوم سبا کا ذکر ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سُورَةُ سَبَا رکھا گیا ہے۔

سُورَةُ سَبَا کا خلاصہ ”اسلام کے بنیادی عقائد کا بیان اور آخرت کے بارے میں مشرکین کے اعتراضات کا جواب“ ہے۔

مضامین

سُورَةُ سَبَا کے آغاز میں عظمت باری تعالیٰ کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے بارے میں مشرکین کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ پھر حضرت داؤد علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان سلطنت، بے شمار نعمتیں اور بہت سے معجزے عطا فرمائے تھے۔ یہ انبیاء کرام علیہم السلام ان نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے اور اس کی فرماں برداری کرتے رہے۔ پھر قوم سبا کا ذکر ہے جنہیں بھی نعمتیں عطا ہوئیں لیکن انہوں نے ناشکری کی روش اختیار کی، جس کی وجہ سے دنیا میں بھی سخت عذاب کا شکار ہوئے اور آخرت کی سزا کے بھی حق دار بنے۔

ان دونوں مثالوں کا ذکر فرما کر سبق دیا گیا ہے کہ دنیا میں ملنے والے اقتدار یا خوش حالی میں لگن ہو کر اللہ تعالیٰ کو بھول جانا تباہی کو دعوت دیتا ہے۔

سورت کے آخر میں رسالت کا ذکر اور آخرت پر ایمان لانے کا بیان ہے۔ نیز آخرت میں نافرمانوں کے بُرے انجام سے بھی ڈرایا گیا ہے۔

علمی و عملی نکات

- سُورَةُ سَبَا کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:
- اللہ تعالیٰ کائنات کے ایک ایک ذرہ، اس سے بڑی یا اس سے چھوٹی ہر چیز کو جاننے والا ہے۔
(سُورَةُ سَبَا: 3)
- محنت میں عظمت ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے لوہے کی زرہیں اور زنجیریں بناتے تھے۔ (سُورَةُ سَبَا: 11)
- اللہ تعالیٰ کی ناشکری پر نعمت چھین لی جاتی ہے۔ (سُورَةُ سَبَا: 16-17)
- ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ قیامت کے دن کسی شخص سے کسی دوسرے کے جرائم کے بارے میں باز پرس نہیں کی جائے گی۔ (سُورَةُ سَبَا: 25)
- انبیاء کرام علیہم السلام کا انکار کرنے والے اکثر لوگ خوش حال اور کھاتے پیتے لوگ تھے، جو دنیا کی نعمتوں میں کھو کر آخرت سے غافل ہو چکے تھے۔ (سُورَةُ سَبَا: 34-35)
- مال و اولاد اللہ تعالیٰ کی رضا کی نشانی نہیں بلکہ دنیا کی زندگی کا امتحان ہیں۔ (سُورَةُ سَبَا: 37)
- قرآن مجید کی واضح آیات انسان کو شرک سے روکتی ہیں اور دین کا صحیح تصور عطا کرتی ہیں۔
(سُورَةُ سَبَا: 43)
- ہمیں اخلاص کے ساتھ بغیر کسی دنیاوی لالچ کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف بلانا چاہیے۔
(سُورَةُ سَبَا: 47)
- جھوٹے معبود نہ کسی کو پہلی بار پیدا کر سکتے ہیں اور نہ دوسری بار پیدا کریں گے۔ (سُورَةُ سَبَا: 49)

سورہ سبائی ہے (آیات: ۵۴ / رکوع: ۶۰)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے اور آخرت میں بھی اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں

وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ۝ يَعْلَمُ مَا يَلْجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ

اور وہ بڑی حکمت والا بڑا باخبر ہے۔ وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے نازل ہوتا ہے

وَمَا يَعْرَجُ فِيهَا ۝ وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ ۝

اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہ نہایت رحم فرمانے والا بہت بخشنے والا ہے۔ اور کافر کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی

قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ ۝ عِلْمُ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ

آپ (ﷺ) فرمادیجیے کیوں نہیں! میرے رب کی قسم! جو غیب کا جاننے والا ہے وہ تم پر ضرور آئے گی اس سے ذرہ برابر بھی کوئی چیز چھپی نہیں

فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝

آسمانوں میں اور نہ زمینوں میں اور نہ اس سے کوئی چھوٹی (چیز ہے) اور نہ بڑی مگر واضح کتاب میں (لکھی ہوئی) ہے۔

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۝ أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ ۝ وَ رِزْقٌ كَرِيمٌ ۝

تاکہ وہ (اللہ) انھیں پورا بدلہ عطا فرمائے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعْجِزِينَ ۝ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رَّجْزٍ أَلِيمٍ ۝

اور جن لوگوں نے ہماری آیات کے بارے میں کوشش کی کہ (ہم کو) مغلوب کر دیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب کی سزا ہے۔

وَيَذَرِي الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ هُوَ الْحَقُّ ۝ وَيَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ

اور جنھیں علم عطا کیا گیا ہے وہ جانتے ہیں کہ جو آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف سے نازل فرمایا گیا ہے وہی حق ہے اور وہ اس کا راستہ دکھاتا ہے

الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَى رَجُلٍ يُنْبِئُكُمْ إِذَا مُرِّقْتُمْ كُلَّ مُمَرِّقٍ ۝

جو بہت غالب بہت تعریفوں والا ہے۔ اور کافروں نے کہا کیا ہم تمھیں وہ آدمی بتائیں جو تمھیں خبر دیتا ہے کہ جب تم بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے

إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝ أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَمْ بِهِ جِنَّةٌ ۝ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ

تو تم نے سرے سے پیدا کیے جاؤ گے۔ کیا انھوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے یا انھیں کچھ جنون ہے بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ۝ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلَىٰ مَا بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَاءِ

وہ عذاب میں اور دُور کی گمراہی میں ہیں۔ کیا انھوں نے نہیں دیکھا جو ان کے آگے اور جو ان کے پیچھے ہے آسمان

وَالْاَرْضِ ۚ اِنْ نَّشَاءُ نَخْسِفْ بِهُمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ

اور زمین میں سے اگر ہم چاہیں تو انھیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر گرا دیں آسمان کے ٹکڑے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝ وَّلَقَدْ اَتَيْنَا دَاوُدَ مِّنَّا فَضْلًا ۚ

یقیناً اس میں نشانی ہے ہر جو عبادت کرنے والے بندہ کے لیے۔ اور یقیناً ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو اپنی طرف سے بڑا فضل عطا فرمایا (اور حکم فرمایا)

يُجِبَالُ اَوْبٰى مَعَهُ وَ الطَّيْرَ وَ اَلَّتَا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝ اِنْ اَعْمَلْ سَبِيْغَتٍ

اے پہاڑو! تم بھی ان کے ساتھ تسبیح کرو اور پرندوں کو بھی (یہی حکم دیا) اور ہم نے ان کے لیے لوہے کو (بھی) نرم کر دیا تھا۔ (انھیں فرمایا) کہ کشادہ زربیں بنائیے

وَ قَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَ اَعْمَلُوْا صٰلِحًا ۚ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

اور اندازہ کے مطابق اس کی کڑیاں جوڑیے اور تم لوگ نیک عمل کرتے رہو بے شک میں خوب دیکھ رہا ہوں جو تم کر رہے ہو۔

وَ لِسُلَيْمٰنَ الرِّیْحَ غَدُوْهَا شَهْرٌ وَ رَوّٰحَهَا شَهْرٌ ۚ

اور سلیمان (علیہ السلام) کے لیے ہوا کو (قابو میں) کر دیا اس (ہوا) کی صبح کی منزل ایک مہینا بھری (راہ) ہوتی اور اس کی شام کی منزل ایک مہینا بھری (راہ) ہوتی

وَ اَسْلَمْنَا لَهُ عَيْنَ الْقَطْرِ ۚ وَ مِّنَ الْجِنِّ مَنۢ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ

اور ہم نے ان کے لیے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور کچھ جنات وہ تھے جو ان کے سامنے کام کرتے تھے ان کے رب کے اذن سے

وَ مَنۢ يَّزِيْغُهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُنٰدِقُهُ مِّنۢ عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ يَّعْمَلُوْنَ لَهُ مَا يَشَآءُ

اور جو ان میں سے ہمارے حکم سے پھر جائے ہم اسے بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے۔ وہ (جنات) ان کے لیے جو وہ چاہتے تھے بنا دیتے تھے

مِّنۢ مَّحَارِبٍ وَ تَمٰثِيْلٍ وَ جِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَ قُدُوْرٍ رُّسِيْلٍ ۚ اِعْمَلُوْا اِلٰٓ دَاوُدَ شُكْرًا ۚ

قلعے اور مورتیاں اور (بڑے بڑے) حوض جیسے لگن اور ایک جگہ جی ہوئی دیگیں اے داؤد کے گھر والو! شکر ادا کرنے کے لیے (نیک) عمل کرو

وَ قَلِيْلٌ مِّنۢ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ۝ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰی مَوْتِهٖٓ

اور میرے بندوں میں شکر گزار کم ہی ہوتے ہیں۔ پھر جب ہم نے ان کی موت کا فیصلہ فرما دیا تو ان (جنات) کو ان کی موت کا پتا نہیں دیا

اِلَّا دَابَّةَ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنۢ سَاتَرِهٖ ۚ فَلَمَّا خَرَ تَبَيَّنَتِ الْجِنَّ اَنۡ لُّوْا كَاَنُوْا يَعْمَلُوْنَ الْغَيْبَ

مگر زمین کے کیڑے (دیمک) نے جو ان کی لاشی کھاتا رہا تو جب (سلیمان علیہ السلام زمین پر) آ رہے تو جنات پر یہ بات کھل گئی کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے

مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ۝ لَقَدْ كَانَ لِسَبَآِۨ فِيْ مَسْكِنِهٖمْ اٰیَةٌ ۚ جَنَّتٍ عَنۡ يَّمِيْنِ

تو اس ذلت کے عذاب میں نہ پڑے رہتے۔ یقیناً قوم سب کے لیے ان کے رہنے کی جگہ میں ایک نشانی تھی (وہ) دو باغ تھے دائیں طرف

وَسْأَلُ كُلُّ مَنْ رَزَقَ رَبُّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۖ بَلَدَةٌ طَيِّبَةٌ وَ رَبُّ غَفُورٌ ۝۱۵

اور بائیں طرف (کہا گیا کہ) اپنے رب کا عطا کیا ہوا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو کہ (تمہارا) شہر کتنا پاکیزہ ہے اور (کیسا) بخشنے والا رب ہے۔

فَاعْرَضُوا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَ بَدَّلْنَاهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتِ اُكْلِ خَطِ

پھر انھوں نے منہ پھیر لیا تو ہم نے ان پر زوردار سیلاب بھیج دیا اور ہم نے ان کے دونوں باغوں کو بدل دیا دو (ایسے) باغوں سے جو بد مزہ پھلوں والے تھے

وَ اَثَلٍ وَ شَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ ۝۱۶ ذٰلِكَ جَزَيْنَهُمْ بِمَا كَفَرُوْا وَ هَلْ نُجْزِيْ اِلَّا الْكَفُوْرَ ۝۱۷

اور (ان میں) جھاؤ کے درخت اور کچھ تھوڑی سی بیریاں تھیں۔ یہ ہم نے انھیں ان کی ناشکری کا بدلہ دیا اور ہم ناشکروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الْقَرْيَ الْتَىٰ بُرَكْنَا فِيْهَا قَرْيَ ظَاهِرَةً وَ قَدَّرْنَا فِيْهَا السِّيْرَ ۝۱۸

اور ہم نے بنادیں ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جنھیں ہم نے برکت عطا فرمائی تھی نمایاں بستیاں اور ان (بستیوں) میں چلنے کی منزلیں مقرر فرمادی تھیں

سَيِّرُوْا فِيْهَا لَيَالِيًۭ وَ اَيَّامًا اَمْنِيْنَ ۝۱۹ فَقَالُوْا رَبَّنَا بُعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا

چلو پھر وہاں (راستوں) میں راتوں کو اور دنوں کو امن سے۔ تو انھوں نے کہا کہ اے ہمارے رب! ہمارے سفروں کے درمیان دوری پیدا فرما

وَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ اَحَادِيْثَ وَ مَرَقْنَاهُمْ كُلَّ مَرْقٍ ۝۲۰ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

اور انھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو ہم نے انھیں کہانیاں بنا دیا اور ہم نے انھیں ریزہ ریزہ کر دیا یقیناً اس میں نشانیاں ہیں

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۲۱ وَ لَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوْهُ

سب صبر شکر کرنے والوں کے لیے۔ اور یقیناً ابلیس نے ان کے بارے میں اپنا خیال سچ کر دکھایا تو ان لوگوں نے اُس کی پیروی کی

اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲۲ وَ مَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لَنَعْلَمَ

سوائے مومنوں کے ایک گروہ کے۔ اور اس (ابلیس) کا ان پر کچھ زور نہ تھا (اور یہ اس لیے ہوا) تاکہ ہم ظاہر کر دیں

مَنْ يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍ ۝۲۳ وَ رَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝۲۴

کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے ان لوگوں میں سے جو اس کے بارے میں شک میں ہیں اور آپ کا رب ہر چیز پر نگہبان ہے۔

قُلْ اَدْعُوا الَّذِيْنَ دَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ

آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فرما دیجیے ان کو پکارو جن کو تم اللہ کے سوا (معبود) سمجھ رہے ہو وہ نہ آسمانوں میں

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَ مَا لَهُمْ فِيْهَا مِنْ شَرْكِ ۝۲۵ وَ مَا لَهُ مِنْهُمْ

ذره برابر (کسی چیز) کے مالک ہیں اور نہ زمینوں میں اور نہ ہی ان دونوں میں ان کا کوئی حصہ ہے اور نہ ان میں سے کوئی اس

مِّنْ ظٰہِرٍ ۝۲۶ وَ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَہٗ اِلَّا لِمَنْ اٰذَنَ لَهُ ۝۲۷

(اللہ) کا مددگار ہے۔ اور اس (اللہ) کے سامنے (کسی کی) شفاعت فائدہ نہ دے گی سوائے اس کے جس کو وہ خود اجازت عطا فرمائے

۲۸

حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ط قَالُوا الْحَقَّ ؕ

یہاں تک کہ جب ان (فرشتوں) کے دلوں سے گھبراہٹ دور فرمادی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ کہتے ہیں حق (فرمایا)

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٣٧﴾ قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ ط قُلِ اللَّهُ ؕ

ہے اور وہی سب سے بلند بہت بڑا ہے۔ آپ (ﷺ) فرمادیجئے تمہیں کون رزق عطا فرماتا ہے آسمانوں اور زمینوں سے آپ (ﷺ) فرمادیجئے کہ اللہ (عطا فرماتا ہے)

وَ إِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ هُدًىٰ أَوْ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾ قُلْ لَا تُسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا وَلَا

اور بے شک ہم یا تم ضرور ہدایت پر ہیں یا واضح گمراہی میں ہیں۔ آپ (ﷺ) فرمادیجئے نہ ہمارے گناہوں کے بارے میں تم سے

نُسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٣٩﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ط

سوال ہوگا اور نہ ہم سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا جو تم کرتے ہو۔ آپ فرمادیجئے ہمارا رب ہم سب کو جمع فرمائے گا پھر ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرمائے گا

وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ﴿٤٠﴾ قُلْ أَرُونِي الَّذِينَ أَهَقْتُمْ بِهِ شُرَكَاءَ كَلَّا ط

اور وہی فیصلہ فرمانے والا خوب جاننے والا ہے۔ آپ (ﷺ) فرمادیجئے مجھے وہ شریک تو دکھاؤ جنہیں تم نے اس (اللہ) کے ساتھ ملا رکھا ہے ہرگز نہیں!

بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٤١﴾ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَ نَذِيرًا

بلکہ وہ اللہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ اور ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام لوگوں کے لیے بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر

وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٢﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٣﴾ قُلْ

لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور وہ کہتے ہیں یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟ اگر آپ سچے ہیں۔ آپ (ﷺ) فرمادیجئے

لَكُمْ مَبِيعَادُ يَوْمٍ لَا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَ لَا تَسْتَقْدِمُونَ ﴿٤٤﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

تمہارے لیے (ایسے) وعدہ کا دن مقرر ہے نہ تم اس سے ایک گھڑی پیچھے رہو گے اور نہ آگے بڑھ سکو گے۔ اور کافر کہتے ہیں

لَن نُّؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ط وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ

ہم اس قرآن پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے اور نہ ان (کتابوں) پر جو اس سے پہلے ہیں اور کاش آپ دیکھیں کہ جب ظالم اپنے رب کے سامنے

رَبِّهِمْ ۖ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِّلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا

کھڑے کیے جائیں گے (تو) ایک دوسرے کو الزام لگا رہے ہوں گے جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے وہ کہیں گے ان لوگوں سے جنہوں نے تکبر کیا

لَوْ لَا أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ﴿٤٥﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِّلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدُكُمْ

اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور مومن ہوتے۔ کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے تکبر کیا ان لوگوں سے جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے کیا ہم نے تم کو ہدایت سے روکا تھا

عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُجْرِمِينَ ﴿٤٦﴾ وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِّلَّذِينَ

اس کے بعد جب کہ وہ تمہارے پاس آئی تھی بلکہ تم تو خود ہی مجرم تھے۔ اور جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے وہ کہیں گے ان لوگوں سے جنہوں نے

اَسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ الْيَلِّ وَ النَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَ اَنْ تَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَ نَجْعَلَ لَهُ اَنْدَادًا

تکبر کیا بلکہ یہ (تمہاری) رات اور دن کی مکاری تھی جب تم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اللہ کے ساتھ کفر کریں اور اس کے لیے شریک بنائیں

وَ اَسْرُوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوْا الْعَذَابَ ۖ وَ جَعَلْنَا الْاَغْلَلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور وہ ندامت کو چھپائیں گے جب عذاب دیکھ لیں گے اور ہم ان لوگوں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے جنہوں نے کفر کیا

هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۳۰ وَ مَا اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالْ مُتْرَفُوْهَا

انہیں ایسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسے وہ کام کیا کرتے تھے۔ اور ہم نے جس بستی میں بھی کوئی ڈرانے والا بھیجا تو اس کے خوش حال لوگوں نے کہا

اِنَّا بِمَا اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝۳۱ وَ قَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَ اَوْلَادًا

بے شک ہم انکار کرتے ہیں اس چیز کا جو تم دے کر بھیجے گئے ہو۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم مال اور اولاد میں بہت زیادہ ہیں

وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذِّبِيْنَ ۝۳۲ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَ يَقْدِرُ

اور ہمیں کوئی عذاب نہیں دیا جائے گا۔ آپ (ﷺ) فرمادیجیے بے شک میرا رب جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ فرماتا ہے اور تنگ کرتا ہے

وَلٰكِنْ اَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۳ وَ مَا اَمْوَالُكُمْ وَّلَا اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰی

(جس کے لیے چاہے) لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور تمہارے مال اور اولاد ایسے نہیں جو تمہیں ہمارے قریب تر کر دیں ہاں مگر

اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صٰلِحًا ۖ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الصَّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَ هُمْ

جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں تو ایسے ہی لوگوں کے لیے وگنا بدلہ ہے اس وجہ سے جو انہوں نے عمل کیا

فِي الْغُرَفِ اٰمِنُوْنَ ۝۳۴ وَ الَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعْجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝۳۵

اور وہ (جنت کے) بالا خانوں میں امن میں ہوں گے۔ اور جو لوگ ہماری آیات کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں وہ عذاب میں حاضر کیے جائیں گے۔

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ يَقْدِرُ لَهُ

آپ (ﷺ) فرمادیجیے بے شک میرا رب جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ فرماتا ہے اپنے بندوں میں سے اور تنگ کرتا ہے (جس کے لیے چاہے)

وَ مَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَ هُوَ خَيْرُ الرِّزْقِيْنَ ۝۳۶ وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا

اور جو بھی چیز تم خرچ کرتے ہو تو وہ اس کی جگہ اور عطا فرماتا ہے اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔ اور جس دن وہ ان سب کو جمع فرمائے گا

ثُمَّ يَقُوْلُ لِّلْمَلَائِكَةِ اِهْذُوْا اِيَّاكُمْ كَانُوْا عٰبِدُوْنَ ۝۳۷ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيْنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ؕ

پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہی لوگ ہیں جو تمہاری پوجا کیا کرتے تھے۔ وہ (فرشتے) عرض کریں گے پاکی تیرے لیے ہے تو ہمارا کارساز ہے نہ کہ وہ لوگ

بَلْ كَانُوْا عٰبِدُوْنَ الْجِنِّ ؕ اَكْثَرُهُمْ بِهٖمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۝۳۸ فَاَلْيَوْمَ لَا يَبْلُوكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا

بلکہ یہ لوگ جنات کی پوجا کیا کرتے تھے ان میں سے اکثر انہی پر ایمان رکھتے تھے۔ تو آج تم میں سے کوئی کسی کے نفع

وَلَا ضَرَّاءَ وَ نَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ ۝

اور نقصان کا مالک نہیں اور ہم ظالموں سے کہیں گے آگ کے عذاب کا مزہ چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

وَ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَصُدَّكُمْ عَنْ مَا كَانُوا يَعْبُدُ آبَاءَكُمْ ۚ وَ قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا أَفْكٌ مُّفْتَرًى ۖ وَ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ

اور جب ان کے سامنے تلاوت کی جاتی ہیں ہماری واضح آیات وہ کہتے ہیں یہ شخص تو چاہتا ہے کہ تمہیں ان چیزوں سے روک دے جنہیں تمہارے

بাপ دادا پوجتے تھے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) تو بس ایک گھڑا ہوا جھوٹ ہے اور کافروں کے پاس جب حق آیا

لَهُمْ جَاءَهُمْ ۚ إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ وَ مَا اتَيْنَهُمْ مِنْ كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا

تو اس کے بارے میں کہنے لگے یہ تو گھلا جاوے۔ اور ہم نے ان (مکہ والوں) کو نہ (آسمانی) کتابیں عطا کی تھیں جنہیں یہ لوگ پڑھتے ہوں

وَ مَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَذِيرٍ ۖ وَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ

اور نہ ہی ہم نے ان کی طرف آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا (رسول) بھیجا تھا۔ اور ان لوگوں نے (بھی) جھٹلایا جو ان سے پہلے تھے

وَ مَا بَلَغُوا مَعْشَارَ مَا اتَيْنَهُمْ فَلَكَذَّبُوا رُسُلِي ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝

اور یہ لوگ اس کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے جو کچھ ہم نے انہیں عطا فرمایا تھا تو انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا پس (دیکھ لو کہ) میرا عذاب کیسا تھا۔

قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ مِثْلِي وَ فِرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُونَ ۖ

آپ فرمادیجیے کہ میں تمہیں صرف ایک ہی بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم لوگ اللہ کے لیے دو دو اور ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ پھر خوب غور کرو

مَا بِصَاحِبِكُمْ مِنْ جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ۝

کہ تمہارے صاحب (نبی ﷺ) میں جنوں کی کوئی بات نہیں ہے وہ تمہیں صرف ڈرانے والے (رسول) ہیں ایک سخت عذاب کے آنے سے پہلے۔

قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۚ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝

آپ فرمادیجیے کہ (بالفرض) میں نے تم سے (اس تبلیغ پر) جو اجر مانگا ہو تو وہ تم ہی رکھو میرا اجر تو صرف اللہ پر ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

قُلْ إِنْ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَامُ الْغُيُوبِ ۝ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَ مَا يُبْدِي الْبَاطِلُ

آپ (ﷺ) فرمادیجیے بے شک میرا رب حق نازل فرماتا ہے وہ سب غیبیوں کو خوب جاننے والا ہے۔ آپ فرمادیجیے حق آپکا اور باطل نہ پہلی بار (کچھ) پیدا کر سکتا ہے

وَ مَا يُعِيدُ ۝ قُلْ إِنْ ضَلَّكُ فَالْكَبَا أَضَلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ۚ وَ إِنْ اهْتَدَيْتُ

اور نہ دوبارہ پیدا کر سکتا ہے۔ آپ (ﷺ) فرمادیجیے اگر (بالفرض) میں بہک جاؤں تو اس کا نقصان مجھ ہی کو ہے اور اگر میں ہدایت پر ہوں

فَبِمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ۝ وَ لَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزَعُوا

تو یہ اس لیے ہے کہ میرا رب میری طرف وحی فرماتا ہے بے شک وہ خوب سننے والا بہت قریب ہے۔ اور کاش آپ دیکھیں جب وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے

فَلَا فَوْتَ وَ اخْذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ ۝ وَ قَالُوا اٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَ اٰنٰى

تو وہ بچ نہ سکیں گے اور قریب جگہ سے پکڑ لیے جائیں گے۔ (اس وقت) وہ کہیں گے کہ ہم اس (قرآن) پر ایمان لے آئے

لَهُمُ التَّنَآؤُسُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۝ وَ قَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ

اور ان کے لیے (ایمان کو) حاصل کرنا کیسے ممکن ہے (اتنی) دور کی جگہ سے؟ حالانکہ یقیناً انھوں نے اس سے پہلے اس کا انکار کیا تھا

وَ يَقْدِرُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۝ وَ حِيْلَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ

اور دور کی جگہ سے بغیر دیکھے (گمان کے) تیر چلاتے تھے۔ اور رکاوٹ ڈال دی جائے گی ان کے درمیان اور ان چیزوں کے درمیان جن کی وہ خواہش کریں گے

كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مَُّرِیۡۤبٍ ۝

جیسا کہ اس سے پہلے ان جیسے لوگوں کے ساتھ کیا گیا بے شک وہ لوگ (بھی) بڑے بے چین کرنے والے شک میں پڑے ہوئے تھے۔



درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1

قوم سبا آباد تھی:

(الف) فلسطین میں (ب) شام میں (ج) عراق میں (د) یمن میں

قوم سبا نے روش اختیار کی:

(الف) جھوٹ کی (ب) ناشکری کی (ج) کام چوری کی (د) فساد کی

حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے کا نام ہے:

(الف) حضرت یوسف علیہ السلام (ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام (ج) حضرت سلیمان علیہ السلام (د) حضرت اسحاق علیہ السلام

انسان کی عظمت ہے:

(الف) عہدے میں (ب) مال میں (ج) محنت میں (د) طاقت میں

مال و اولاد میں:

(الف) کامیابی کی نشانی (ب) زندگی کا امتحان (ج) طاقت کی نشانی (د) تقویٰ کی نشانی

مختصر جواب دیجیے۔

2

- i سُورَةُ سَبَا کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟
- ii سُورَةُ سَبَا کا خلاصہ لکھیے۔
- iii سُورَةُ سَبَا کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔
- iv قوم سبا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

تفصیلی جواب دیجیے۔

3

- i سُورَةُ سَبَا پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- حضرت داؤد علیہ السلام اور ان کے فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام کو جو معجزات عطا فرمائے گئے تھے ان کی ایک فہرست بنائیں۔
- قوم سبا یمن میں آباد تھی۔ دنیا کے نقشہ میں یمن کو تلاش کیجیے۔
- اپنے گھروالوں کی مدد سے دس باتوں پر مشتمل ایک فہرست بنائیں کہ قوم سبا کے ملک کی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے ملک کو کیا نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔
- پاکستان کی زراعت اور نظام آب پاشی کے بارے میں کوئی دس باتیں تلاش کر کے لکھیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو قوم سبا کے بارے میں مزید تفصیل سے آگاہ کیجیے۔
- طلبہ کو رزق کی تقسیم "ہر انسان کا اپنا نصیب" کے بارے میں آگاہی دیجیے۔
- سُورَةُ سَبَا کے مشکل قرآنی الفاظ کے معنی طلبہ کو بتائیں۔
- حضرت داؤد علیہ السلام اور ان کے معجزات کے بارے میں طلبہ کو ضرور بتائیں۔
- سُورَةُ سَبَا ہماری عملی زندگی پر کس طرح اثر انداز ہو سکتی ہے؟ اس کی وضاحت کیجیے۔

سُورَةُ فَاطِرٍ

سُورَةُ فَاطِرٍ مکی سورت ہے۔ اس میں پتالیس (45) آیات ہیں۔

تعارف

اس سورت کا نام ”فاطر“ پہلی آیت سے لیا گیا ہے جس کا معنی ہے: پیدا کرنے والا۔ اسی لفظ کی وجہ سے اس سورت کا نام سُورَةُ فَاطِرٍ رکھا گیا ہے۔
اسی سورت کا دوسرا نام ”سورة الملائكة“ بھی ہے، کیوں کہ اس کی پہلی آیت میں فرشتوں کا ذکر بھی آیا ہے۔
سُورَةُ فَاطِرٍ کا خلاصہ ”مشرکین کو توحید اور آخرت پر ایمان لانے کی دعوت دینا“ ہے۔

مضامین

سُورَةُ فَاطِرٍ میں کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ زندگی کے دھوکے اور شیطان کی دشمنی سے خبردار کیا گیا ہے۔ شرک کی ہلاکت خیزی اور جھوٹے معبودوں کی بے بسی کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ پہاڑوں اور جانوروں کے مختلف رنگوں کی حکمت میں غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے اور واضح کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی ڈرائیو حاصل ہوتا ہے جو علم اور آگاہی رکھتے ہیں۔

سُورَةُ فَاطِرٍ میں موجود اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں پر غور کرنے سے درج ذیل باتیں واضح ہوتی ہیں:

1. جس رب نے یہ کائنات بنائی ہے، اسے اس کا نظام چلانے کے لیے کسی مددگار کی ضرورت نہیں۔

2. یہ کائنات بغیر مقصد کے پیدا نہیں کی گئی۔

3. جو ذات اس کائنات کو وجود میں لائی ہے اس کے لیے اسے ختم کرنا کچھ مشکل نہیں۔ اور اسے ختم کر کے نئے سرے سے آخرت کا عالم پیدا کرنا بھی مشکل نہیں۔

اس سورت میں قرآن مجید کی عظمت و صداقت کا ذکر فرماتے ہوئے اس کی خدمت کرنے والوں کو بشارت دی گئی ہے۔

سورت کے آخر میں مشرک اور اللہ تعالیٰ کی نافرمان قوموں کا عبرت ناک انجام بیان کیا گیا ہے۔

علمی و عملی نکات

- سُورَةُ فَاطِرٍ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات سامنے آتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:
- اللہ تعالیٰ جب کسی کو کچھ عطا فرمائے تو کوئی اسے روکنے والا نہیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی سے کچھ روک لیتا ہے تو کوئی اسے دے نہیں سکتا ہے۔ (سُورَةُ فَاطِرٍ: 2)
- اللہ تعالیٰ ہمارا رازق ہے۔ ہمیں اس کے احسانات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔ (سُورَةُ فَاطِرٍ: 3)
- آخرت کا وعدہ سچا ہے۔ ہمیں ہر وقت چوکنا رہنا چاہیے کہ کہیں دنیا کی زندگی ہمیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔ (سُورَةُ فَاطِرٍ: 5)
- ہمیں ہمیشہ اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ شیطان ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے جو ہمیں جہنم میں لے جانا چاہتا ہے۔ (سُورَةُ فَاطِرٍ: 6)
- اللہ تعالیٰ کلمہ توحید کو اختیار کرنے اور نیک اعمال کرنے والوں کو عزت عطا فرماتا ہے جب کہ شرک کرنے اور سازشیں کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرتا ہے۔ (سُورَةُ فَاطِرٍ: 10)
- تمام انسان اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں۔ (سُورَةُ فَاطِرٍ: 15)
- قیامت کے دن کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکے گا۔ ہر ایک کو اپنے گناہوں کا بوجھ خود اٹھانا ہوگا۔ (سُورَةُ فَاطِرٍ: 18)
- قرآن مجید کی تلاوت کرنا، نماز قائم کرنا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ایک ایسی تجارت ہے جس میں کسی نقصان کا اندیشہ نہیں ہے۔ (سُورَةُ فَاطِرٍ: 31-32)
- اللہ تعالیٰ گناہوں پر فوراً سزا نہیں دیتا، بلکہ مہلت عطا فرماتا ہے تاکہ انسان برے اعمال سے توبہ کر لے۔ (سُورَةُ فَاطِرٍ: 45)

سُورَةُ فَاطِرٍ کَافِلِی ہے (آیات: ۴۵ / رکوع: ۵)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَكَةِ رُسُلًا

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو آسمانوں اور زمینوں کا پیدا فرمانے والا ہے جو فرشتوں کو پیغام رساں بنانے والا ہے

أُولَىٰ أَجْنَحَةٍ مَّمْنَىٰ وَ ثُلُثَ وَرُبْعَ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

جو دو دو اور تین تین اور چار چار پروں والے ہیں وہ (اپنی) مخلوقات میں جو چاہتا ہے اضافہ فرماتا ہے بے شک اللہ ہر چیز پر بڑی قدرت والا ہے۔

مَا يَفْتَحُ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكُ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ ۚ

اللہ لوگوں کے لیے (اپنی) رحمت میں سے جو کھول دے تو کوئی اس کو روکنے والا نہیں اور جو وہ (اللہ) روک دے تو اس کے بعد کوئی اسے کھولنے والا نہیں

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ يَأَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ

اور وہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ اے لوگو! یاد کرو اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو کیا اللہ کے سوا کوئی اور پیدا فرمانے والا ہے؟

يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ فَآئِنِ تُؤْفَكُونَ ۝ وَ إِنِ يُكَذِّبُوكَ

جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہو اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں سے چلے جا رہے ہو؟ اور اگر یہ لوگ آپ (ﷺ) کو جھٹلائیں

فَقَدْ كَذَّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ ۚ وَ إِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝ يَأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ

تو یقیناً آپ سے پہلے بھی کتنے ہی رسول جھٹلائے گئے اور تمام کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اے لوگو! بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے

فَلَا تَغُرَّكُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ وَ لَا يَغُرَّكُمْ بِاللَّهِ الْغُرُورُ ۝

تو کہیں دنیا کی زندگی تمہیں دھوکا میں نہ ڈال دے اور کہیں وہ دھوکا باز (شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکا میں نہ ڈال دے۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ۚ إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝

بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن (ہی) سمجھو بے شک وہ اپنے گروہ والوں کو اس لیے بلاتا ہے تاکہ وہ لوگ جہنم والوں میں سے ہو جائیں۔

الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۚ وَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ

جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے ان کے لیے مغفرت

وَ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۚ أَفَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا

اور بہت بڑا اجر ہے۔ جھلا جس کے لیے اس کا برا عمل خوش نما کر دیا گیا ہو پھر وہ اسے اچھا بھی سمجھنے لگے (کیا وہ نیک آدمی جیسا ہو سکتا ہے؟)

فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسْرَتٍ ۖ

تو بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے تو آپ (ﷺ) کی جان ان پر حسرتوں کی وجہ سے نہ جاتی رہے

إِنَّ اللَّهَ عَلَيْهِمْ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝۸ وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا

بے شک اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کر رہے ہیں۔ اور اللہ ہی ہے جو ہوائیں چلاتا ہے پھر وہ بادل اٹھاتی ہیں پھر ہم اُس (بادل) کو

فَسُقْنَهُ إِلَى بَلَدٍ مَمْنُونٍ فَاحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ كَذَلِكَ النُّشُورُ ۝۹

مردہ زمین کی طرف لے جاتے ہیں پھر ہم اس سے زمین کو زندہ فرماتے ہیں اس کے مردہ ہونے کے بعد اسی طرح دوبارہ اٹھایا جاتا ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيدِ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا ۖ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ

جو شخص عزت چاہتا ہے تو ساری عزت اللہ ہی کے لیے ہے اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور نیک عمل

الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ۚ وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ يَبُورُ ۝۱۰

اسے بلند کرتا ہے اور جو لوگ بُری چالیں چلتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اور ان کی چال ہی برباد ہونے والی ہے۔

وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا ۚ

اور اللہ نے تم کو مٹی سے پیدا فرمایا پھر نطفہ سے پھر تمہیں جوڑے جوڑے بنایا

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُعَمَّرٍ

اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ وہ (بچہ) جنتی ہے مگر اس کے علم سے (ہوتا ہے) اور نہ کسی بڑی عمر والے کی عمر بڑھائی جاتی ہے

وَلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝۱۱ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ ۚ

اور نہ اس کی عمر میں کمی کی جاتی ہے مگر (یہ) ایک کتاب میں ہے بے شک یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔ اور دونوں سمندر برابر نہیں ہیں

هَٰذَا عَذَابٌ فَرَاتٍ سَابِغٌ شَرَابُهُ وَهَٰذَا مَلْحٌ أُجَاجٌ ۚ وَمَنْ كُلٍّ تَاكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا

یہ (ایک) میٹھا ہے پیاس بجھانے والا جس کا پانی خوشگوار ہے اور یہ (دوسرا) کھار سخت کڑوا ہے اور ہر ایک میں سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو

وَتَسْتَخْرِجُونَ حُلِيَّةً تَلْبَسُونَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاجِرَ

اور زیور نکالتے ہو جسے تم پہنتے ہو اور تم ان (سمندروں) میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ (پانی کو) پھاڑتی چلی آتی ہیں

لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ ۚ وَلِعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝۱۲ يُؤَلِّجُ الْبَيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُؤَلِّجُ النَّهَارَ فِي الْبَيْلِ ۚ

تاکہ تم اس کے فضل (یعنی رزق) میں سے تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔ وہ رات کو دن میں داخل فرماتا ہے اور دن کو رات میں داخل فرماتا ہے

وَسَحَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۚ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ ذِكْرُكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ

اس نے سورج کو اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے ہر ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے یہی اللہ تمہارا رب ہے اسی کے لیے بادشاہی ہے

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ۚ إِنَّ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ ۖ

اور جنہیں تم اس کے سوا پوجتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے ایک چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنیں گے

وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ وَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ

اور اگر سن بھی لیں تو تمہیں کوئی جواب نہیں دے سکتے اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک کا انکار کریں گے

وَلَا يَنْبِئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ۚ يَأَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ

اور آپ کو خبر دینے والے (اللہ) کی طرح (کوئی اور) خبر نہیں دے سکتا۔ اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز

الْحَيُّ ۚ إِنَّ يَشَاءُ يُدْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۚ وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ۚ

بہت تعریفوں والا ہے۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور نئی مخلوق لے آئے۔ اور یہ (بات) اللہ پر کچھ مشکل نہیں ہے۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَ إِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ جِهَلَةٍ

اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی بوجھ والا کسی کو بلائے گا اپنے بوجھ (اٹھانے) کی طرف

لَا يَحْمِلُ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۚ إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ

تو اس کے بوجھ سے ذرا سا بھی نہ اٹھایا جائے گا۔ اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو آپ تو صرف (انہیں) ڈرانے والے ہیں جو بغیر دیکھے

وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَ مَنْ تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ

اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو شخص بھی (اپنے نفس کو) پاک کرتا ہے تو وہ اپنے (فائدے کے) لیے اپنے نفس کو پاک کرتا ہے

وَالِلَّهِ الْبَصِيرُ ۚ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ وَلَا الظُّلُمُتُ وَلَا النُّورُ ۚ

اور اللہ ہی کی طرف واپس جانا ہے۔ اور برابر نہیں ہو سکتے اندھا اور دیکھنے والا۔ اور نہ اندھیرے اور نہ روشنی۔

وَلَا الظُّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ۚ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَنْ يَشَاءُ ۚ

اور نہ ہی سایہ اور نہ دھوپ۔ اور برابر نہیں ہو سکتے زندہ لوگ اور نہ مردے بے شک اللہ جسے چاہتا ہے سنا دیتا ہے

وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ۚ إِنَّ أَنْتَ إِلَّا نَذِيرٌ ۚ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِحَقِّ بَشِيرًا

اور آپ انہیں سنانے والے نہیں جو قبروں میں ہیں۔ آپ تو صرف ڈرانے والے (رسول) ہیں۔ بے شک ہم نے آپ (ﷺ) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے خوش خبری

وَنَذِيرًا ۚ وَإِنْ مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ۚ وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ

دینے والا اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔ اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو یقیناً

مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَالْزُّبُرِ ۚ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ۚ ثُمَّ أَخَذْتُ

ان سے پہلے کے لوگ (بھی) جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔ پھر میں نے ان

الَّذِينَ كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۚ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ فَأَخْرَجْنَا بِهِ

لوگوں کو پکڑ لیا جنہوں نے کفر کیا تو (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا تھا کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بے شک اللہ نے آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر ہم نے

ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بَيَضٌ ۚ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا ۚ وَغَرَابِيبُ

اس کے ذریعہ پھل نکالے جن کے رنگ مختلف ہیں اور پہاڑوں میں سے کچھ سفید اور سرخ گھاٹیاں ہیں جن کے رنگ مختلف ہیں اور کچھ بالکل

سُودٌ ۚ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ ۚ وَأَلْأَنَعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَلِكَ ۚ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ

کالے سیاہ ہیں۔ اور انسانوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی اسی طرح مختلف رنگ ہیں اللہ سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں

مَنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

جو علم والے ہیں بے شک اللہ بہت غالب بڑا بخشنے والا ہے۔ بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں

وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا ۚ وَعَلَانِيَةً يَرِجُونَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ ۚ

اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور علانیہ طور پر وہ ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جس میں ہرگز خسارہ نہ ہوگا۔

لِيُؤْفِقَهُمُ أَجْرَهُمْ ۚ وَ يُزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ۚ

تاکہ وہ (اللہ) انہیں ان کا پورا پورا اجر عطا فرمائے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا فرمائے بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت قدردان ہے۔

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۚ

اور جو کتاب ہم نے آپ (ﷺ) کی طرف وحی فرمائی ہے وہی حق ہے اور ان (کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے کی ہیں

إِنَّ اللَّهَ يَعْبُدُهُ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ۚ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ

یقیناً اللہ اپنے بندوں سے بڑا باخبر خوب دیکھنے والا ہے۔ پھر ہم نے کتاب کا وارث بنایا انہیں جنہیں ہم نے چن لیا اپنے بندوں میں سے

فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ

تو ان میں سے کوئی تو اپنے آپ پر ظلم کرنے والا ہے اور ان میں سے کوئی درمیانی راہ چلنے والا ہے اور ان میں سے کوئی نیکیوں میں آگے نکل جانے والا ہے

يَاذِنُ اللَّهُ ۚ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۚ جَثُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا

اللہ کے حکم سے یہی بہت بڑا فضل ہے۔ وہ ہمیشہ رہنے والے باغات میں داخل ہوں گے اور وہاں انہیں پہنائے جائیں گے

مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ ۚ وَلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ

سونے کے کنگن اور موتی اور اس میں ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔ اور وہ کہیں گے تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم سے

عَنَّا الْحَزْنَ ۚ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ۚ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ ۚ

غم دور فرما دیا یقیناً ہمارا رب بڑا ہی بخشنے والا نہایت قدردان ہے۔ جس نے ہمیں ہمیشہ رہنے کے مقام میں اتارا اپنے فضل سے

لَا يَسْئَلُ فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَسْئَلُ فِيهَا لُغُوبٌ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ

نہ ہمیں اس میں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ (ہی) ہمیں اس میں کوئی تھکاوٹ پہنچے گی۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے

لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فِيمَوتُهُمْ وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا ۚ كَذٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كٰفِرٍ ۝ وَهُمْ

وہاں نہ ان پر فیصلہ کیا جائے گا کہ وہ مر جائیں اور نہ (ہی) ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اسی طرح ہم ہر ناشکرے کو بدلہ دیتے ہیں۔ اور وہ

يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ

اس (جہنم) میں چلائیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمیں (یہاں سے) نکال دے (اب) ہم نیک عمل کریں گے ان (برے اعمال)

أَوْ لَمْ نَعْمَرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرُ

کے خلاف جو پہلے کیا کرتے تھے (کہا جائے گا) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی جس میں نصیحت حاصل کر لیتا جو کوئی نصیحت حاصل کرنا چاہتا

وَجَاءَكُمْ النَّذِيرُ ۚ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَّصِيرٍ ۝

اور تمہارے پاس ڈرانے والے (رسول بھی) آئے تھے تو (اب عذاب کا) مزہ چکھو تو ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

إِنَّ اللَّهَ عَلِيمُ غَيْبِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمُ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

بے شک اللہ آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ چیزوں کو جاننے والا ہے بے شک وہ سینوں کے رازوں کو بھی خوب جاننے والا ہے۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۚ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ

وہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں جانشین بنایا تو جو کوئی کفر کرے تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور کافروں کا کفر اضافہ کرتا ہے

عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ

ان کے رب کے یہاں صرف ناراضی میں اور کافروں کا کفر اضافہ کرتا ہے صرف نقصان میں۔ آپ فرمادیجئے کیا تم نے اپنے شریکوں کو دیکھا ہے

الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَوَاتِ ۚ

جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھا دو کہ انھوں نے زمین سے کیا چیز پیدا کی ہے؟ یا آسمانوں میں ان کا کوئی حصہ ہے؟

أَمْ اتَّيْنَهُمْ كِتَابًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ إِنْ يَعِدُ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ۝

یا ہم نے انھیں کوئی کتاب عطا کی ہے کہ وہ اس کی کسی دلیل پر قائم ہیں؟ بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے صرف دھوکا (کی باتوں) کا وعدہ کرتے ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْ تَزُولَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَا

بے شک اللہ ہی آسمانوں اور زمینوں کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ (اپنی جگہ سے) ہٹ نہ جائیں اور اگر یہ دونوں ہٹ جائیں

إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ۝ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ

تو اس کے سوا کوئی ان دونوں کو تھام نہیں سکتا بے شک وہ نہایت حلم والا بڑا بخشنے والا ہے۔ اور یہ اللہ کی سخت قسمیں کھاتے تھے

لَئِنْ جَاءَهُمْ نَذِيرٌ لَّيَكُونُنَّ أَهْدَىٰ مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ

کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آیا تو وہ ہر ایک اُمت سے زیادہ ہدایت پر ہوں گے تو جب ان کے پاس (برے انجام سے) ڈرانے والا (رسول) آیا

مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۚ اسْتَكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۖ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۖ

تو ان کی نفرت ہی میں اضافہ ہوا۔ زمین میں تکبر کی وجہ سے اور بُری چالیں چلنے کی وجہ سے اور بُری چال صرف اس کے چلنے والے پر ہی آپڑتی ہے

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۚ

پھر کیا یہ لوگ اس دستور کا انتظار کر رہے ہیں جو پہلی قوموں کے ساتھ رہا ہے تو آپ اللہ کے دستور (سنت) میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ۚ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ

اور نہ ہی اللہ کے دستور (سنت) کو ہرگز پھرتا ہوا پائیں گے۔ کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں تو وہ دیکھتے کہ کیا انجام ہوا ان لوگوں کا

مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمَوَاتِ

جو ان سے پہلے تھے اور وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور اللہ کی شان ایسی نہیں کہ کوئی چیز اس کو عاجز کر سکے آسمانوں میں

وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ۚ وَلَوْ يُوَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا

اور نہ زمینوں میں بے شک وہ خوب جاننے والا بڑی قدرت والا ہے۔ اور اگر اللہ لوگوں کو پکڑنے لگتا ان کے (برے) اعمال کی وجہ سے

مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ

تو زمین پر ایک (بھی) چلنے پھرنے والا نہ چھوڑتا لیکن وہ انہیں مہلت دے رہا ہے ایک مقررہ وقت تک

فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ۝

تو جب ان کا مقررہ وقت آجائے گا (تو وہ مل نہ سکے گا) تو بے شک اللہ اپنے بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔





درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1

سُورَةُ فَاطِيحَةٍ کا دوسرا نام ہے:

i

- (الف) سورة العنود
(ب) سورة الملائكة
(ج) سورة تنزيل السجدة
(د) سورة الاسراء

فاطر کا معنی ہے:

ii

- (الف) زبردست
(ب) پیدا کرنے والا
(ج) نگہبان
(د) حکمت والا

قرآن مجید میں پہاڑوں اور جانوروں کا ذکر کر کے دعوت دی گئی ہے:

iii

- (الف) اللہ تعالیٰ کی حکمت پر غور و فکر کی
(ب) سائنسی تحقیقات کی
(ج) پہاڑوں کی سیر کی
(د) دنیا کی رنگینی کی

سُورَةُ فَاطِيحَةٍ کے مطابق اللہ تعالیٰ کا حقیقی ڈر حاصل ہوتا ہے:

iv

- (الف) مال داروں کو
(ب) اہل ایمان کو
(ج) علماء کو
(د) تاجروں کو

قیامت کے دن انسان کے گناہوں کا بوجھ اٹھائیں گے:

v

- (الف) اس کے والدین
(ب) اس کے رشتے دار
(ج) اس کی اولاد
(د) وہ خود

مختصر جواب دیجیے۔

2

- i سُورَةُ فَاطِرٍ کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟
- ii سُورَةُ فَاطِرٍ کا خلاصہ لکھیے۔
- iii سُورَةُ فَاطِرٍ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔
- iv سُورَةُ فَاطِرٍ کا دوسرا نام کیا ہے اور اس کی وجہ کیا ہے؟

تفصیلی جواب دیجیے۔

3

- i سُورَةُ فَاطِرٍ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- اپنے ارد گرد پھیلی ہوئی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں پر غور کیجیے اور ایسی چیزوں کی فہرست بنائیے جو آپ کے لیے بہت حیران کن ہیں اور جنہیں دیکھ کر آپ کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا احساس ہوتا ہے۔



برائے اساتذہ کرام:

- انسان کی تخلیق اور اشرف المخلوقات ہونے کی وجوہات طلبہ کو بتائیں۔
- تزکیہ نفس کی اہمیت کے بارے میں طلبہ کو آگاہی دیجیے۔
- سُورَةُ فَاطِرٍ میں آنے والے مشکل قرآنی الفاظ کے معانی طلبہ کو زبانی یاد کرائیں۔
- شرک کے نقصانات اور خرابیوں کے بارے میں طلبہ کو بتائیں۔
- سُورَةُ فَاطِرٍ کی تعلیمات عملی طور پر ہم میں کیا تبدیلیاں لاسکتی ہیں؟ طلبہ کے سامنے وضاحت کیجیے۔

سُورَةُ يُسُ

سُورَةُ يُسُ مکی سورت ہے۔ اس میں تراسی (83) آیات ہیں۔

تعارف

سُورَةُ يُسُ کا آغاز حروف مقطعات میں سے ”یُسُ“ سے ہوتا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُورَةُ يُسُ ہے۔

سُورَةُ يُسُ بہت فضیلت والی سورت ہے۔ اسے قرآن مجید کا دل قرار دیا گیا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے مُردوں کے پاس سُورَةُ يُسُ پڑھنے کی ترغیب فرمائی ہے۔ (سنن ابوداؤد: 3121)

ایک روایت کے مطابق جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سُورَةُ يُسُ پڑھتا ہے اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ (صحیح ابن حبان: 2574)

ایک روایت کے مطابق ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن مجید کا دل سُورَةُ يُسُ ہے، جس نے سُورَةُ يُسُ کو پڑھا، اللہ تعالیٰ اسے دس مرتبہ قرآن مجید پڑھنے کا اجر عطا فرمائے گا۔ (جامع ترمذی: 2887)

سُورَةُ يُسُ کا خلاصہ ”جامع اور بلیغ انداز میں توحید، رسالت اور آخرت کا بیان“ ہے۔

مضامین

سُورَةُ يُسُ میں ایمان کا بیان ہے۔ اسی وجہ سے اسے مرنے والوں کے پاس پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے، تاکہ ان کے سامنے ایمان کا بیان تازہ ہو جائے اور ان کا خاتمہ ایمان پر ہو سکے۔

سُورَةُ يُسُ کے شروع کے حصے میں رسالت کا بیان ہے۔ اس سلسلے میں ایک ایسی قوم کا واقعہ ذکر فرمایا گیا ہے جس نے حق کی دعوت کو قبول نہ کیا، بلکہ حق کے داعیوں کے ساتھ ظلم و بربریت کا معاملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں حق کے داعی کا انجام تو بہترین ہوا لیکن حق کا انکار کرنے والے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی پکڑ میں آ گئے۔

سُورَةُ قُلُوبِ کے دوسرے حصے میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، نعمتوں اور اس کی قدرتوں کا بیان ہے۔ سورج، چاند، ستاروں اور کائنات کے اس شاندار نظام کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظہر قرار دیا گیا ہے۔ سُورَةُ قُلُوبِ کے آخری حصے میں قیامت کے حالات، نافرمانوں اور فرماں برداروں کے انجام اور قیامت کے واقع ہونے پر دلائل دیے گئے ہیں۔

علمی و عملی نکات

- سُورَةُ قُلُوبِ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:
- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ پر اس لیے نازل فرمایا تا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ غفلت میں پڑے لوگوں کو خبردار کر سکیں۔ (سُورَةُ قُلُوبِ: 2-6)
- قرآن مجید سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو نصیحت پر عمل کرنے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔ (سُورَةُ قُلُوبِ: 11)
- اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے سورج کا مقرر راستے پر چلنا اور چاند کا منزلیں طے کرنا بھی شامل ہیں۔ انھی کے ذریعے ہم تاریخ اور دنوں کا اندازہ بھی لگاتے ہیں۔ (سُورَةُ قُلُوبِ: 38-39)
- آخرت میں کامیاب ہونے والے جنت کی گھنی چھاؤں میں تختوں پر آرام کریں گے اور انھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام کہا جائے گا۔ (سُورَةُ قُلُوبِ: 55-58)
- قرآن مجید شاعری نہیں ہے بلکہ ایک واضح نصیحت ہے تا کہ حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ اس کے ذریعہ لوگوں کو خبردار کریں۔ (سُورَةُ قُلُوبِ: 69-70)
- مویشی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہیں جن پر ہم سواری کرتے ہیں، ان کا گوشت کھاتے اور دودھ پیتے ہیں۔ ان کے اور بھی بہت سے فائدے ہیں۔ (سُورَةُ قُلُوبِ: 72-73)
- اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی کام مشکل نہیں ہے۔ وہ جیسے ہی کسی کام کا حکم فرماتا ہے وہ کام فوراً ہو جاتا ہے۔ (سُورَةُ قُلُوبِ: 82)

سورہ یس کی ہے (آیات: ۸۳ / رکوع: ۵)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

يُسُ ۱ وَ الْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ۲ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۳ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۴ تَنْزِيلِ

یس۔ قسم ہے قرآن حکیم کی۔ یقیناً آپ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) رسولوں میں سے ہیں۔ سیدھے راستہ پر ہیں۔ (یہ قرآن)

الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۵ لِنُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اَبَاؤَهُمْ فَهُمْ غٰفِلُونَ ۶

بہت غالب نہایت رحم فرمانے والے (اللہ) کا نازل کیا ہوا ہے۔ تاکہ آپ اس قوم کو (عذاب سے) ڈرائیں جن کے باپ دادا کو نہیں ڈرایا گیا تو وہ غافل ہیں۔

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰی اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۷ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلًا ۸

ان میں سے اکثر پر (عذاب کا) فیصلہ ہو چکا ہے لہذا وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ بے شک ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیے

فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُونَ ۹ وَ جَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيهِمْ سَدًّا ۱۰ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا ۱۱

جوان کی ٹھوڑیوں تک پہنچے ہوئے ہیں تو وہ سر اوپر اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور ہم نے بنادی ہے ان کے آگے ایک دیوار اور ان کے پیچھے (بھی) ایک دیوار

فَاَعْسَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۱۲ وَ سَوَّآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۱۳

پھر ہم نے انھیں ڈھانپ دیا ہے تو وہ (کچھ) نہیں دیکھ سکتے۔ اور ان پر برابر ہے خواہ آپ انھیں ڈرائیں یا انھیں نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ الْغَيْبَ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ ۱۴

آپ تو صرف اسی کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت کی پیروی کرے اور رحمن سے بغیر دیکھے ڈرے تو آپ اسے خوش خبری دے دیجیے مغفرت کی

وَ اَجْرٌ كَرِيمٌ ۱۵ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَ اُثَارَهُمْ ۱۶

اور عزت والے اجر کی۔ بے شک ہم ہی مردوں کو زندہ کریں گے اور ہم (سب) لکھ رہے ہیں جو (اعمال) انھوں نے آگے بھیجے اور جو انھوں نے پیچھے چھوڑے

وَ كُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنَاهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِينٍ ۱۷ وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۱۸ اِذْ جَاءَهَا

اور ہم نے ہر چیز کا واضح کتاب (لوح محفوظ) میں احاطہ کر رکھا ہے۔ آپ ان کے لیے ایک مثال بیان کیجیے بستی والوں کی جب ان کے پاس

الْمُرْسَلُونَ ۱۹ اِذْ اَرْسَلْنَا اِلَيْهِمْ اثنَیْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ ۲۰

رسول آئے۔ جب ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے تو انھوں نے دونوں کو جھٹلایا پھر ہم نے تیسرے (رسول) سے (ان کی) مدد فرمائی

فَقَالُوْا اِنَّا اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُونَ ۲۱ قَالُوْا مَا اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۲۲ وَ مَا اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۲۳

تو انھوں نے فرمایا بے شک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔ (بستی والوں نے) کہا کہ تم تو بس ہماری ہی طرح کے بشر ہو اور رحمن نے کچھ نازل نہیں فرمایا

۸۳
یوسف
وہابی

إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ﴿١٥﴾ قَالُوا رَبَّنَا يَعْلَمُ إِنََّّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ﴿١٦﴾

تم تو صرف جھوٹ بول رہے ہو۔ (رسولوں نے) فرمایا ہمارا رب جانتا ہے کہ بے شک ہم تمہاری طرف (رسول بنا کر) بھیجے گئے ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ﴿١٧﴾ قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهُوا لَنَرْجِسَنَّكُمْ

اور ہمارے ذمہ تو صرف واضح طور پر (پیغام) پہنچا دینا ہے۔ انھوں نے کہا ہم نے تم سے برا شگون لیا اگر تم باز نہ آؤ گے تو ہم ضرور تمہیں رجم کر دیں گے

وَلَيَسْئَلَنَّكُمْ مِنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوا طَائِرُكُمْ مَعَكُمْ ۚ إِنَّكُمْ ذُرِّيَّتُ

اور ہماری طرف سے تمہیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔ (رسولوں نے) فرمایا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے کیا یہ (نحوست) ہے کہ تمہیں نصیحت کی گئی؟

بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ﴿١٩﴾ وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ يَاقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٠﴾

بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔ اور شہر کے آخری کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اس نے کہا اے میری قوم! تم رسولوں کی پیروی کرو۔

اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْئَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُّهْتَدُونَ ﴿٢١﴾ وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي

ان کی پیروی کرو جو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ اور مجھے کیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا فرمایا

وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٢﴾ ؕأَتَاخُذُ مِنْ دُونِهِ إِلَهًا ۚ إِنْ يُرِدِ الرَّحْمَنُ بِضُرٍّ

اور اسی کی طرف تم (سب) واپس کیے جاؤ گے۔ کیا میں اس (اللہ) کے سوا ایسے معبود بنالوں کہ اگر رحمن مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے

لَا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنْقِذُونِ ﴿٢٣﴾ إِنِّي إِذَا لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٢٤﴾

تو ان کی شفاعت میرے کسی کام نہ آئے گی اور نہ وہ مجھے بچائیں گے۔ یقیناً میں تو اس وقت واضح گمراہی میں ہو جاؤں گا۔

إِنِّي أَمِنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمِعُونِ ﴿٢٥﴾ قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۚ

بے شک میں تو تمہارے رب پر ایمان لے آیا تو تم سب میری (بات) سن لو۔ (اُسے) کہا گیا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ

قَالَ يَلَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ﴿٢٧﴾

اس نے کہا اے کاش! کہ میری قوم جان لیتی۔ کہ میرے رب نے میری مغفرت فرما دی اور مجھے عزت والوں میں شامل فرما دیا۔

وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَاءِ ۚ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِينَ ﴿٢٨﴾ إِنْ كَانَتْ

اور ہم نے نہیں نازل فرمایا اس کی قوم پر اس کے بعد آسمان سے کوئی لشکر اور نہ ہم نازل فرمانے والے تھے۔ وہ تو صرف

إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خُمُودٌ ﴿٢٩﴾ يُحْسِرَةُ عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِمْ مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا

ایک زور کی چیخ تھی پھر اچانک وہ بجھ کر رہ گئے۔ کتنا افسوس ہے (ایسے) بندوں پر کہ ان کے پاس جو بھی رسول آتے وہ ان کا

بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ يَرَوْا كُمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٣١﴾ وَإِنْ

مذاق ہی اڑاتے تھے۔ کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر چکے ہیں جو ان کے پاس واپس نہیں آئیں گے۔ اور

كُلُّ لَمَّا جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝۳۱ وَاٰیَةُ لَهُمُ الْاَرْضُ الْمَيِّتَةُ ۚ اَحْيَيْنَهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا

وہ سب کے سب ہمارے پاس حاضر کیے جائیں گے۔ اور ان کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے ہم نے اسے زندہ فرمایا اور ہم نے اس سے اناج نکالا

فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ۝۳۲ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِّنْ نَّخِيلٍ وَّاَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ۝۳۳

جس سے وہ کھاتے ہیں۔ اور ہم نے اس میں باغات پیدا فرمائے کھجوروں اور انگوروں کے اور ہم نے اس میں چشمے جاری فرمائے۔

لِيَاْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ ۚ وَ مَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيهِمْ اَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝۳۴ سُبْحَنَ الَّذِي

تاکہ یہ اس کے پھل کھائیں اور اسے ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا تو پھر یہ شکر کیوں نہیں کرتے؟ پاک ہے وہ (اللہ) جس نے

خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُثْبِتُ الْاَرْضُ وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ۝۳۵

سب جوڑے پیدا فرمائے ان چیزوں میں سے جنہیں زمین اُگاتی ہے اور خود ان (انسانوں) میں سے اور ان چیزوں میں سے بھی جنہیں وہ نہیں جانتے۔

وَ اٰیَةُ لَهُمُ الْبَلَدُ الَّذِي نَسَلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُونَ ۝۳۶

اور ایک نشانی ان کے لیے رات ہے ہم اس میں سے دن کو کھینچ لیتے ہیں پھر اس وقت وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝۳۷ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتّٰی

اور سورج اپنے ٹھکانہ کی طرف چلتا جا رہا ہے یہ بہت زبردست نہایت علم والے کا (مقرر کردہ) اندازہ ہے۔ اور ہم نے چاند کی منزلیں مقرر فرمادیں یہاں تک کہ

عَادًا كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۝۳۸ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الْبَلَدُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ

وہ واپس (کھجور کی) پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔ نہ سورج سے ہو سکتا ہے کہ وہ چاند کو پکڑ لے اور نہ ہی رات دن سے پہلے آسکتی ہے

وَ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝۳۹ وَاٰیَةُ لَهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلِكِ الْمَشْحُونِ ۝۴۰

اور سب (اپنے اپنے) دائرے میں تیر رہے ہیں۔ اور ایک نشانی ان کے لیے یہ ہے کہ ہم نے ان کی اولاد کو سوار کیا بھری ہوئی کشتی میں۔

وَ خَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ۝۴۱ وَ اِنْ نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ

اور ہم نے ان کے لیے اس (کشتی) جیسی اور (سواریاں) بنائیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں

فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْقَذُونَ ۝۴۲ اِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَ مَتَاعًا اِلٰی حِينٍ ۝۴۳

پھر نہ کوئی ان کی فریاد سننے والا ہو اور نہ وہ کسی طرح بچائے جاسکیں گے۔ مگر (یہ) ہماری رحمت ہے اور ایک مدت تک کا فائدہ ہے۔

وَ اِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ اَيْدِيكُمْ وَ مَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝۴۴

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم اس (عذاب) سے ڈرو جو تمہارے سامنے ہے اور جو تمہارے پیچھے ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (تو وہ ذرا نہیں سنتے)

وَ مَا تَأْتِيهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیَاتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝۴۵ وَ اِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا

اور جو بھی نشانی ان کے پاس آتی ان کے رب کی نشانیوں میں سے تو یہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خرچ کرو

مِمَّا رَزَقَكُمْ اللَّهُ ۖ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْطِعُمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ ۚ

اس رزق میں سے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمایا ہے تو کافر لوگ کہتے ہیں ایمان والوں سے کیا ہم انہیں کھلائیں؟ جنہیں اللہ اگر چاہتا تو کھلا دیتا

إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝

تم تو واضح گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟ اگر تم (لوگ) سچے ہو۔

مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّسُونَ ۝ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً

وہ صرف ایک چیخ (کے عذاب) کا انتظار کر رہے ہیں جو انہیں پکڑ لے گی جب کہ وہ جھگڑ رہے ہوں گے۔ پھر اس وقت نہ تو وہ وصیت کر سکیں گے

وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَآذَاهُمْ مِنَ الْكُذَّابِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَكْسِلُونَ ۝

اور نہ وہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس ہو سکیں گے۔ اور صور میں پھونکا جائے گا تو فوراً وہ قبروں سے (نکل کر تیزی سے) اپنے رب کی طرف دوڑ پڑیں گے۔

قَالُوا يُوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا ۚ هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ۝

وہ کہیں گے ہائے ہماری خرابی! ہمیں ہماری خواب گاہوں سے کس نے اٹھادیا؟ (جواب ہوگا) یہی ہے وہ جس کا رحمن نے وعدہ فرمایا تھا اور رسولوں نے سچ کہا تھا۔

إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَآذَاهُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝ فَالْيَوْمَ لَا تُظَلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا

وہ تو ایک زوردار چیخ ہوگی پھر وہ اچانک ہمارے سامنے حاضر کر دیے جائیں گے۔ تو آج کسی جان پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا

وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغْلٍ فَاكِهِونَ ۝ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ

اور تمہیں ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسے تم اعمال کیا کرتے تھے۔ بے شک اس دن اہل جنت مشغلوں میں خوش ہوں گے۔ وہ اور ان کی بیویاں

فِي ظِلٍّ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَكِئُونَ ۝ لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ مِمَّا يَدْعُونَ ۝

چھائوں میں تختوں پر ٹیکے لگائے (بیٹھے) ہوں گے۔ ان کے لیے (جنت میں) ہر قسم کے میوے ہوں گے اور ان کے لیے وہ کچھ ہوگا جو وہ طلب کریں گے۔

سَلَامٌ ۖ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ ۝ وَامْتَاٰزُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ۝ أَلَمْ أَعْهَدْ

(اور) نہایت رحم فرمانے والے رب کی طرف سے (انہیں) سلام کہا جائے گا۔ اور اے مجرمو! تم آج (نیک لوگوں سے) الگ ہو جاؤ۔ اے اولادِ آدم!

إِلَيْكُمْ لِيُنَبِّئَنَّ أَدَمَ ۖ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ وَإِنْ أَعْبُدُونِي ۚ هَذَا

کیا میں نے تمہیں تاکیدنہ کی تھی؟ کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور میری ہی عبادت کرنا یہی

صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ۝ هَذِهِ جَهَنَّمُ

سیدھا راستہ ہے۔ اور یقیناً اس نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا تو کیا تم سمجھتے نہیں تھے؟ یہی وہ جہنم ہے

الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ

جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ آج اس (جہنم) میں مجلس جاؤ اس وجہ سے جو تم کفر کیا کرتے تھے۔ آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے

وَتَكَلَّمْنَا أَيَّدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٥٥﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَى أَعْيُنِهِمْ

اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں (اس کی) گواہی دیں گے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ اور اگر ہم چاہتے تو یقیناً ان کی آنکھیں مٹا دیتے

فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّى يُبْصِرُونَ ﴿٥٦﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَى مَكَانَتِهِمْ

پھر یہ راستہ کی طرف دوڑتے پھرتے تو وہ کیسے دیکھ سکتے تھے؟ اور اگر ہم چاہتے تو یقیناً ان کی جگہوں پر ہی ان کی صورتیں بدل دیتے

فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ﴿٥٧﴾ وَمَنْ نُعَبِّرْهُ نُكَسِّهِ فِي الْخَلْقِ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٥٨﴾

پھر نہ یہ آگے چل سکتے اور نہ ہی پیچھے جاسکتے۔ اور جسے ہم بڑی عمر دیتے ہیں اسے بناوٹ میں (بچنے کی طرف) الٹ دیتے ہیں پھر بھی کیا وہ سمجھتے نہیں؟

وَمَا عَلَيْنَا الشَّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ ۖ إِنَّ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ ﴿٥٩﴾

اور ہم نے انھیں (نبی کریم ﷺ) کے لئے بالوں کی ضرورت نہیں (کو) شعر نہیں سکھائے اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو صرف ایک نصیحت اور واضح قرآن ہے۔

لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٦٠﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ

تاکہ وہ اس شخص کو ڈرائیں جو زندہ ہو اور کافروں پر بات ثابت ہو جائے۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ بے شک ہم نے ان کے لیے پیدا کیے

مِمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَمْلُوكُونَ ﴿٦١﴾ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ

موسیٰ جن کو ہم نے اپنے دست (قدرت) سے بنایا پھر وہ ان کے مالک بنے ہوئے ہیں۔ اور ہم نے ان (موسیٰوں) کو ان کے تابع کیا

فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ﴿٦٢﴾ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ

پھر ان میں سے کچھ تو ان کی سواریاں ہیں اور ان میں سے بعض (کے گوشت) کو وہ کھاتے ہیں۔ اور ان کے لیے ان میں کئی فائدے ہیں

وَمَشَارِبٌ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٦٣﴾ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ

اور اپنے کی چیزیں (بھی) پھر (بھی) کیا وہ شکر نہیں کرتے؟ اور انھوں نے اللہ کے سوا (دوسرے) معبود بنا لیے ہیں

لَهُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٦٤﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ ۖ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُحْضَرُونَ ﴿٦٥﴾

شاید کہ ان کی مدد کی جائے۔ وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے اور یہ ان (معبودوں) کے لیے لشکر ہیں جو خود بھی (اللہ کے سامنے) حاضر کیے جائیں گے۔

فَلَا يَحْزَنكَ قَوْلُهُمْ ۖ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسْرُونَ ۖ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٦٦﴾ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنْسَانُ

تو ان کی باتیں آپ (ﷺ) کو تمکین نہ کریں بے شک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ کیا انسان نے نہیں دیکھا

أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ ﴿٦٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ

کہ بے شک ہم نے اسے نطفہ سے پیدا فرمایا پھر وہ کھلم کھلا جھگڑا لو بن گیا۔ اور ہمارے لیے مثالیں بیان کرنے لگا اور اپنی پیدائش کو بھول گیا

قَالَ مَنْ يُغْنِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٦٨﴾ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ

اُس نے کہا کہ ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا جب کہ وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں گی؟ آپ فرمادیجیے انھیں وہی زندہ فرمائے گا جس نے انھیں پہلی بار پیدا فرمایا تھا

وَهُوَ يَكْلُ خَلْقٍ عَلَيْهِمُ ۝۱۰ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مُنْهُ تُوقَدُونَ ۝

اور وہ ہر طرح کا پیدا فرمانا خوب جانتا ہے۔ (وہی ہے) جس نے تمہارے لیے ہر درخت سے آگ پیدا فرمائی پھر اب تم اس سے آگ جلاتے ہو۔

أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَدِيرٍ عَلَىٰ أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۚ بَلَىٰ ۚ

کیا وہ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اس بات پر قادر نہیں کہ ان جیسے (دوبارہ) پیدا فرما دے کیوں نہیں

وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ۝۱۱ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ

اور وہ بہترین پیدا فرمانے والا خوب جاننے والا ہے۔ اس کی شان تو یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اتنا ہی فرماتا ہے کہ ہو جا

فَيَكُونُ ۝۱۲ فَسُبْحَنَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝۱۳

تو وہ ہو جاتی ہے۔ تو پاک ہے وہ ذات جس کے دست (قدرت) میں ہر چیز کی حکومت ہے اور اس کی طرف تم سب واپس کیے جاؤ گے۔



درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

- i قرآن مجید کا دل ہے: (الف) سُورَةُ سَبَا (ب) سُورَةُ يُس (ج) سُورَةُ ص (د) سُورَةُ الصَّفَاتِ
- ii سُورَةُ يُس میں بیان ہے: (الف) ہجرت کا (ب) جہاد کا (ج) حج کا (د) ایمان کا
- iii قرآن مجید شاعری نہیں بلکہ: (الف) خطابت ہے (ب) خط ہے (ج) نصیحت ہے (د) تعویذ ہے
- iv ایک مرتبہ سُورَةُ يُس کی تلاوت کرنے پر قرآن مجید پڑھنے کا اجر ملتا ہے؟ (الف) دس قرآن مجید کا (ب) بیس قرآن مجید کا (ج) تیس قرآن مجید کا (د) چالیس قرآن مجید کا
- v موشیوں کے فائدے ہیں: (الف) سواری (ب) دودھ کا حصول (ج) گوشت کا حصول (د) یہ تینوں

مختصر جواب دیجیے:

2

- i سُورۃ یٰس کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟
- ii سُورۃ یٰس کا خلاصہ لکھیے۔
- iii سُورۃ یٰس کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔
- iv سُورۃ یٰس کی ایک فضیلت تحریر کیجیے۔

تفصیلی جواب دیجیے۔

3

سُورۃ یٰس پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سُورۃ یٰس کے معنی اور مفہوم کو سامنے رکھتے ہوئے اس کی روزانہ تلاوت کو اپنا معمول بنائیں۔ کوشش کیجیے کہ اس سورت کو زبانی یاد کر لیں۔
- آخرت کی تیاری کے حوالہ سے دس کام تحریر کیجیے۔

برائے اساتذہ کرام:

- سُورۃ یٰس کی تلاوت کی فضیلت کے بارے میں طلبہ کو آگاہی دیں۔
- قیامت کے واقع ہونے کے احوال اور نشانیوں کے بارے میں طلبہ کو بتائیں۔
- سُورۃ یٰس میں آنے والے مشکل قرآنی الفاظ کے معنی طلبہ کو زبانی یاد کرائیں۔
- سُورۃ یٰس کے سماج پر اثرات کی وضاحت کیجیے۔
- سُورۃ یٰس میں مذکورہ دین کے سچے داعی کا واقعہ طلبہ کو سنائیں۔

سُورَةُ الصَّفَاتِ

سُورَةُ الصَّفَاتِ مکی سورت ہے۔ اس میں ایک سو بیاسی (182) آیات ہیں۔

تعارف

صافات کا معنی ہے: صف باندھ کر کھڑے ہونے والے فرشتے۔ سُورَةُ الصَّفَاتِ کا آغاز اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے مختلف اوصاف بیان فرما کر کیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُورَةُ الصَّفَاتِ ہے۔ سُورَةُ الصَّفَاتِ کا خلاصہ ”توحید، رسالت اور آخرت کا بیان اور مشرکین کے غلط عقائد کا رد“ ہے۔

مضامین

سُورَةُ الصَّفَاتِ میں مشرکین کے اس عقیدے کو غلط قرار دیا گیا ہے جس کی رو سے وہ کہا کرتے تھے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس سورت کا آغاز فرشتوں کے اوصاف سے کیا گیا ہے۔ اس کے بعد اس سورت میں آخرت میں پیش آنے والے حالات کی منظر کشی فرمائی گئی ہے۔ کفار کو کفر کے ہولناک انجام سے ڈرایا گیا ہے اور انھیں متنبہ کیا گیا ہے کہ ان کی تمام تر مخالفت کے باوجود اس دنیا میں اسلام ہی غالب آکر رہے گا۔

اس سورت میں حضرت نوح، حضرت لوط، حضرت موسیٰ، حضرت الیاس اور حضرت یونس علیہم السلام کے واقعات مختصر انداز میں بیان کیے گئے ہیں، جب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ قدرے تفصیل سے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کا جو حکم دیا تھا اور انھوں نے قربانی کے جس جذبے سے اس حکم کی تعمیل کی تھی، اس کا ذکر تفصیل سے اس سورت میں کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کا بھی ذکر آیا ہے۔

سورت کے آخر میں جنات اور فرشتوں کے اصل مقام کا بیان ہے۔

سورت کے اختتام پر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے

غالب آنے کی بشارت اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے۔

علمی و عملی نکات

سُورَةُ الصَّفَّاتِ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:
فرشتے اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتے ہیں اور ہمیشہ اس کے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

(سُورَةُ الصَّفَّاتِ: 1-3)

کافر سردار اور ان کی پیروی کرنے والے قیامت کے دن آپس میں جھگڑیں گے اور اپنی گمراہی کا الزام ایک دوسرے پر ڈالیں گے۔ (سُورَةُ الصَّفَّاتِ: 27-29)

بُرے لوگوں سے دوستیاں تباہی اور ہلاکت کا ذریعہ ہیں۔ اس لیے ہمیں بُرے لوگوں کی دوستی سے بچنا چاہیے۔ (سُورَةُ الصَّفَّاتِ: 50-57)

مرنے کے بعد دوبارہ زندگی اور حساب کتاب کا انکار کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا۔

(سُورَةُ الصَّفَّاتِ: 53-55)

اللہ تعالیٰ صاحبِ ایمان اور نیک بندوں کو دنیا اور آخرت دونوں میں بہترین بدلہ عطا فرماتا ہے۔ (سُورَةُ الصَّفَّاتِ: 79-81)

بت اور جھوٹے معبود اپنے آپ کو نقصان سے نہیں بچا سکتے تو مشرکین کو کیا بچائیں گے۔

(سُورَةُ الصَّفَّاتِ: 85-98)

ہمیں اپنی محبوب ترین چیزوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نثار کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

(سُورَةُ الصَّفَّاتِ: 99-111)

اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اس کے ذکر سے انسان کی پریشانیاں دور اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔

(سُورَةُ الصَّفَّاتِ: 141-145)

اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں اور فرماں بردار بندوں کو اکیلا نہیں چھوڑتا، ان کی ضرورت دفرماتا ہے۔

(سُورَةُ الصَّفَّاتِ: 171-172)

تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی کا وعدہ ہے۔ (سُورَةُ الصَّفَّاتِ: 181)

سورۃ صافات مکی ہے (آیات: ۱۸۲ / رکوع: ۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالصَّفَاتِ صَفًّا ۚ فَالزَّجْرَاتِ زَجْرًا ۚ فَالْثَّلِیَّتِ ذِكْرًا ۚ

قسم ہے صف باندھ کر کھڑے ہونے والے (فرشتوں) کی۔ پھر جھڑک کر ڈانٹنے والوں کی۔ پھر ذکر (قرآن کی) تلاوت کرنے والوں کی۔

اِنَّ الْهَکْمَ لَوَاحِدٌ ۚ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ۚ وَ رَبُّ الْمَشَارِقِ ۚ

بے شک تمہارا معبود ضرور ایک ہی ہے۔ (جو) آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور مشرقوں کا (بھی) رب ہے۔

اِنَّا زَیْنًا السَّمٰوٰتِ الدُّنْیَا بِزَیْنَتِ الْکَوَکِبِ ۚ وَ حِفْظًا مِّنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ

بے شک ہم ہی نے دنیاوی آسمان کو سجایا ہے ستاروں کی زینت سے۔ اور (اسے) ہر سرکش شیطان سے محفوظ رکھا ہے۔

لَا یَسْمَعُوْنَ اِلٰی الْمَلٰٓئِکَ الْاَعْلٰی وَ یُقَذَّفُوْنَ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ ۚ دُحُوْرًا ۚ

وہ عالم بالا (کے فرشتوں) کی (باتیں) نہیں سن سکتے اور ان پر ہر طرف سے (انگارے) پھینکے جاتے ہیں۔ (ان کو) بھگانے کے لیے

وَ لَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۚ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاتَّبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۚ

اور ان کے لیے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہے۔ مگر جو (شیطان) کوئی بات لے اڑے تو اس کے پیچھے ایک دکھتا ہوا شعلہ لگ جاتا ہے۔

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مِّنْ خَلْقِنَا ۚ اِنَّا

تو آپ ان سے پوچھیے کیا ان کا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا اُن چیزوں کا جو ہم پیدا فرما چکے ہیں بے شک ہم ہی نے

خَلَقْنَهُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ ۚ بَلْ عَجِبْتَ ۚ وَ یَسْخَرُوْنَ ۚ

انھیں چپکتی مٹی کے گارے سے پیدا فرمایا ہے۔ بلکہ آپ (کافروں کے آخرت کے انکار پر) تعجب کرتے ہیں اور وہ (آپ کی باتوں کا) مذاق اڑاتے ہیں۔

وَ اِذَا ذُکِّرُوْا لَا یَذْکُرُوْنَ ۚ وَ اِذَا رَاَوْا اٰیَةً یَّسْتَسْخَرُوْنَ ۚ

اور جب انھیں نصیحت کی جاتی ہے تو نصیحت قبول نہیں کرتے۔ اور جب وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں (تو) خوب مذاق اڑاتے ہیں۔

وَ قَالُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۚ عَاِذَا مِتْنَا وَ کُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ؕ اِنَّا لَبَعُوْثُوْنَ ۚ

اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو واضح جادو ہے۔ کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہم مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم (پھر زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے؟

اَوْ اَبَاؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۚ قُلْ نَعَمْ وَ اَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ ۚ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ

اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی؟ آپ (عَالَمُ الْغُیُوْبِ عَلَیْہِ السَّلٰوٰتُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ عَلٰیہِ یَّخْبُرُ) فرمادیجیے جی ہاں! اور تم ذلیل بھی ہو گے۔ لہذا وہ تو صرف ایک ڈانٹ ہوگی

فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ ﴿١١﴾ وَقَالُوا يُوَيْلَنَا هَذَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٢﴾ هَذَا يَوْمُ الْفُصْلِ الَّذِي

پھر اسی وقت وہ دیکھنے لگیں گے۔ اور کہیں گے ہائے ہماری بربادی! یہ تو بدلہ کا دن ہے۔ (کہا جائے گا) یہ وہی فیصلہ کا دن ہے جسے تم

كُنْتُمْ بِهِ تَكْذِبُونَ ﴿١٣﴾ أَحْشَرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿١٤﴾

جھٹلایا کرتے تھے۔ (حکم ہوگا کہ) جمع کروان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا اور ان کے ساتھیوں کو اور (انہیں بھی) جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔

مَنْ دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ إِلَى صِرَاطِ الْجَحِيمِ ﴿١٥﴾ وَقَفُّهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ﴿١٦﴾ مَا لَكُمْ

اللہ کے سوا پھر انہیں ہانک کر لے جاؤ جہنم کے راستہ کی طرف۔ اور انہیں ذرا ٹھہرائے رکھو بے شک ان سے کچھ پوچھا جائے گا۔ تمہیں کیا ہوا

لَا تَتَّصِرُونَ ﴿١٧﴾ بَلْ هُمْ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ﴿١٨﴾ وَاقْبَلْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ

کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟۔ (وہ مدد کیا کریں گے) بلکہ آج تو وہ خود گردن ہیں جھکائے کھڑے ہوں گے۔ اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر

يَتَسَاءَلُونَ ﴿١٩﴾ قَالُوا إِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ﴿٢٠﴾

آپس میں سوال کریں گے۔ وہ (پیروی کرنے والے) کہیں گے بے شک تم ہی تو (بہکانے کے لیے) ہمارے پاس آیا کرتے تھے دائیں طرف سے۔

قَالُوا بَلْ لَمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٢١﴾ وَمَا كَان لَنَا عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طَغِينَ ﴿٢٢﴾

(کافر سردار) کہیں گے (نہیں) بلکہ (بات یہ ہے کہ) تم ہی ایمان لانے والے نہ تھے۔ اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا بلکہ تم خود ہی سرکش لوگ تھے۔

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ﴿٢٣﴾ إِنَّا لَذَائِقُونَ ﴿٢٤﴾ فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غُورِينَ ﴿٢٥﴾

لہذا ہم پر ثابت ہوگئی ہمارے رب کی بات کہ ہم بے شک (عذاب کا مزہ) ضرور چکھنے والے ہیں۔ تو ہم نے تمہیں گمراہ کیا (کیوں کہ) بے شک ہم خود گمراہ تھے۔

فَالْتَهُمُ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ﴿٢٦﴾ إِنَّا كَذَلِكَ نَفْعَلُ بِالْبَاجِرِينَ ﴿٢٧﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا

تو بے شک وہ اس دن عذاب میں (برابر کے) شریک ہوں گے۔ بے شک ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ بے شک وہ ایسے (لوگ) تھے

إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٢٨﴾ وَ يَقُولُونَ آيُنَا لَتَنَارِكُوا إِلَهَتَنَا

کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ تکبر کیا کرتے تھے۔ اور وہ کہتے تھے کیا ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں

إِشَاعِرَ مَجْنُونٍ ﴿٢٩﴾ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٠﴾ إِنَّكُمْ لَذَائِقُوا

ایک مجنون شاعر کی وجہ سے؟ بلکہ وہ (رسول ﷺ) حق لے کر آئے ہیں اور انہوں نے تمام رسولوں کی تصدیق کی ہے۔ بے شک تم دردناک عذاب کا

الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ﴿٣١﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٢﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿٣٣﴾

مزہ ضرور چکھنے والے ہو۔ اور تمہیں وہی بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ مگر وہ جو اللہ کے خالص کیے ہوئے بندے ہیں۔

أُولَئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَعْلُومٌ ﴿٣٤﴾ فَوَاكِهُ وَهُمْ مُكْرَمُونَ ﴿٣٥﴾ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٣٦﴾ عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿٣٧﴾

انہی لوگوں کے لیے مقرر رزق ہے۔ (یعنی) میوے اور انہیں عزت دی جائے گی۔ نعمتوں والے باغوں میں۔ تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ۝ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ وَ لَقَدْ نَادَيْنَا نُوْحَ

کہ کیسا انجام ہوا (عذاب سے) ڈرائے گئے لوگوں کا۔ مگر جو اللہ کے خالص کیے ہوئے بندے ہیں (وہی محفوظ رہے)۔ اور یقیناً نوح (علیہ السلام) نے ہمیں پکارا تھا

فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ ۝ وَ نَجَّيْنَاهُ وَ أَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۝

تو یقیناً (ہم) کتنے اچھے دُعا قبول فرمانے والے ہیں۔ اور ہم نے انھیں اور ان کے گھر والوں کو نجات عطا فرمائی بڑی مصیبت سے۔

وَ جَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ ۝ وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَّمَ عَلَى نُوْحٍ فِي الْعَالَمِينَ ۝

اور ہم نے صرف انھی کی اولاد کو باقی رکھا۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں ان (کے ذرخیہ) کو باقی رکھا۔ نوح (علیہ السلام) پر تمام جہانوں میں سلام ہو۔

إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخِرِينَ ۝

بے شک ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ پھر ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا۔

وَ إِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝

اور بے شک انھی کے گروہ میں سے ضرور ابراہیم (علیہ السلام بھی) تھے۔ جب وہ اپنے رب کے پاس پاک دل لے کر آئے۔

إِذْ قَالَ لِأَيُّهُ وَ قَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ ۝ أَفَبِكُلِّ إِلَهَةٍ دُونِ اللَّهِ تُرِيدُونَ ۝

جب انھوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا کہ تم کن چیزوں کو پوجتے ہو؟ کیا تم اللہ کو چھوڑ کر گھڑے ہوئے معبودوں کو چاہتے ہو؟

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ فَظَنَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ۝ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ۝

تو تمام جہانوں کے رب کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے؟ پھر (ایک مرتبہ ابراہیم علیہ السلام نے) ستاروں کی طرف ایک نظر ڈالی۔ پھر فرمایا میں بیمار ہوں۔

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ۝ فَرَاغَ إِلَى إِلَهِهِمْ فَقَالَ آلَا تَأْكُلُونَ ۝

تو وہ ان سے پیٹھ پھیر کر پلٹ گئے۔ پھر (ابراہیم علیہ السلام) چپکے سے ان کے معبودوں کی طرف گئے پھر انھوں نے فرمایا کیا تم کھاتے نہیں؟

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ ۝ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ۝ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزْفُونَ ۝

تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم بولتے نہیں ہو؟ پھر ان کو دائیں ہاتھ سے مارنا (اور توڑنا) شروع کر دیا۔ پھر (قوم کے) لوگ ان کے پاس دوڑے ہوئے آئے۔

قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْجِتُونَ ۝ وَ اللَّهُ خَلَقَكُمْ

(ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا کیا تم ایسی چیزوں کو پوجتے ہو جنہیں تم خود تراشتے ہو؟ حالاں کہ اللہ نے تمہیں پیدا فرمایا

وَ مَا تَعْمَلُونَ ۝ قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُيُوتًا فَأَلْفُوهُ فَاَلْفَوْهُ فِي الْجَحِيمِ ۝

اور ان (کاموں) کو (بھی) جو تم کرتے ہو۔ (لوگوں نے) کہا ان کے لیے ایک عمارت بناؤ پھر انھیں بھڑکتی آگ میں ڈال دو۔

فَارَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ ۝

لہذا انھوں نے ابراہیم (علیہ السلام) کے ساتھ ایک چال چلنے کا ارادہ کیا تو ہم نے ان لوگوں کو سب سے نیچا کر دکھایا۔

وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۝

اور (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں وہی میری رہ نمائی فرمائے گا۔

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ۝

(پھر انھوں نے عرض کیا) اے میرے رب! مجھے صالحین میں سے (بیٹا) عطا فرما۔ تو ہم نے انھیں ایک نیک نسل والے لڑکے (اسماعیل علیہ السلام) کی خوش خبری دی۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَبْنَئِي رِجْلِي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ

جب وہ (اسماعیل علیہ السلام) ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا تو (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا اے میرے بیٹے! بے شک میں نے خواب میں دیکھا

أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۖ قَالَ

کہ میں تمھیں ذبح کر رہا ہوں تو تم غور کرو کہ تمھاری کیا رائے ہے؟ (اسماعیل علیہ السلام نے) عرض کیا

يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ فَلَمَّا أَسْلَمَا

اے میرے ابا جان! جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجیے اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ پھر جب دونوں نے حکم مان لیا

وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ۝ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ ۝ قَدْ صَدَّقَتِ الرُّؤْيَا ۖ

اور (ابراہیم علیہ السلام نے) انھیں پیشانی کے بل لگا دیا۔ اور ہم نے انھیں پکارا کہ اے ابراہیم! یقیناً تم نے خواب سچ کر دکھایا

إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ۝ وَفَدَيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ ۝

ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک یہ ضرور بڑی واضح آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک بڑی قربانی اس (بچے) کے بدلہ میں دے دی۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَّمَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝

اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اُن (کے ذکرِ خیر) کو باقی رکھا۔ ابراہیم (علیہ السلام) پر سلام ہو۔

كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ

ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ اور ہم نے انھیں اسحاق (علیہ السلام) کی خوش خبری دی

نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَبَرَكْنَا عَلَيْهِ وَ عَلَىٰ إِسْحَاقَ ۖ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ

جو نیک لوگوں میں سے نبی ہوں گے۔ اور ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) پر اور اسحاق (علیہ السلام) پر برکتیں نازل فرمائیں اور ان کی اولاد میں سے کچھ تو نیک ہیں

و ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ مُبِينٌ ۝ وَ لَقَدْ مَنَّا عَلَىٰ مُوسَىٰ وَ هَارُونَ ۖ

اور کچھ اپنے آپ پر واضح ظلم کرنے والے ہیں۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) پر احسان فرمایا۔

وَنَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۝ وَ نَصَرْنَاهُمْ فَاكْتَوَوْا هُمُ الْغَالِبِينَ ۝

ہم نے ان دونوں اور ان کی قوم کو نجات عطا فرمائی بہت بڑی مصیبت سے۔ اور ہم نے ان کی مدد فرمائی تو وہی غالب ہو گئے۔

وَ اتَيْنَهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ ۝ وَ هَدَيْنَهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝

اور ہم نے ان دونوں کو نہایت واضح کتاب (تورات) عطا فرمائی۔ اور ہم نے دونوں کو سیدھے راستہ کی ہدایت بھی عطا فرمائی۔

وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَّمَ عَلَى مُوسَى وَ هَارُونَ ۝

اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں ان (کے ذکر خیر) کو باقی رکھا۔ موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) پر سلام ہو۔

إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝

بے شک ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

وَ إِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ آلَا تَتَّقُونَ ۝ أَتَدْعُونَ بَعْلًا

اور بے شک ایاس (علیہ السلام) بھی ضرور رسولوں میں سے تھے۔ جب انھوں نے اپنی قوم سے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں؟ کیا تم بعل (نامی بت) کو پوجتے ہو

وَ تَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ۝ اللَّهُ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝

اور سب سے بہترین پیدا فرمانے والے کو چھوڑ دیتے ہو؟ (یعنی) اللہ کو جو تمہارا رب ہے اور تمہارے پچھلے باپ دادا کا بھی رب ہے۔

فَكَذَّبُوهُ فَأْتَهُمْ لَحِظْرُونَ ۝ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝

پھر بھی ان لوگوں نے انھیں جھٹلایا تو یقیناً وہ سب (عذاب کے لیے) ضرور حاضر کیے جائیں گے۔ سوائے اللہ کے خالص کیے ہوئے بندوں کے۔

وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَّمَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ۝ إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝

اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں ان (کے ذکر خیر) کو باقی رکھا۔ ایاس (علیہ السلام) پر سلام ہو۔ بے شک ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَ إِنَّ لَوْطًا لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝

بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ اور بے شک لوط (علیہ السلام) بھی ضرور رسولوں میں سے تھے۔

إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَ أَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَدِيرِ ۝

(وہ وقت یاد کیجیے) جب ہم نے انھیں اور ان کے سب گھر والوں کو نجات دی۔ سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔

ثُمَّ دَمَرْنَا الْآخِرِينَ ۝ وَ إِنَّكُمْ لَتَمْرُُونَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِينَ ۝ وَ بِاللَّيْلِ

پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا۔ اور بے شک تم ضرور ان (بستیوں) کے پاس سے گزرتے ہو صبح بھی۔ اور رات کو بھی

أَفْلَا تَعْقِلُونَ ۝ وَ إِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝

تو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ اور بے شک یونس (علیہ السلام) بھی ضرور رسولوں میں سے تھے۔ (یاد کیجیے) جب وہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس پہنچے۔

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۝ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ

پھر وہ قرعہ اندازی میں شریک ہوئے تو وہ مغلوب ہو جانے والوں میں سے ہو گئے۔ پھر انھیں مچھلی نے نگل لیا

وَهُوَ مُلِيمٌ ۝ فَلَوْ لَا أَتَاهُ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ۝

اور وہ (اپنے آپ کو) ملامت کر رہے تھے۔ تو بے شک اگر وہ (اللہ کی) پاکی بیان کرنے والوں میں سے نہ ہوتے۔

لَكَيْتَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ

تو یقیناً اس (مچھلی) کے پیٹ میں اس دن تک رہتے جب لوگ اٹھائے جائیں گے۔ پھر ہم نے انھیں چٹیل میدان میں ڈال دیا

وَهُوَ سَقِيمٌ ۝ وَابْتَنَّا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَقْطِينٍ ۝

اس حال میں کہ وہ بیمار تھے۔ اور ہم نے ان پر ایک بیل دار درخت اگا دیا۔

وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ۝ فَآمَنُوا فَفَتَنَّاهُمْ إِلَى حِينٍ ۝

اور ہم نے انھیں ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ لوگوں کی طرف بھیجا۔ پھر وہ لوگ ایمان لے آئے تو ہم نے انھیں ایک وقت تک فائدہ پہنچایا۔

فَاسْتَفْتَاهُمُ الرَّبُّ الْبَنَاتِ وَاللَّهُمَّ الْبَنُونَ ۝ أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا

لہذا آپ ان (کفار مکہ) سے پوچھیے کیا آپ کے رب کے لیے بیٹیاں ہیں اور ان کے لیے بیٹے ہیں؟ یا ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا

وَهُمْ شَاهِدُونَ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ مِّنْ أَفْكَهَمُ لَيَقُولُونَ ۝ وَلَكَ اللَّهُ ۝ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝

اور وہ (اس وقت) موجود تھے؟ آگاہ ہو جاؤ بے شک یہ ضرور اپنی جھوٹ بنائی ہوئی بات) کہتے ہیں۔ کہ اللہ کی اولاد ہے اور بے شک وہ ضرور جھوٹے ہیں۔

أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ۝ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ

کیا اس (اللہ) نے بیٹیوں کے بجائے بیٹیوں کو پسند فرمایا؟ تمہیں کیا ہوا ہے؟ تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ یا تمہارے پاس

سُلْطٰنٌ مُّبِينٌ ۝ فَاتُوا بِكُتُبِكُمْ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نَسْبًا ۝

کوئی واضح دلیل ہے؟ تو تم اپنی کتاب پیش کرو اگر تم سچے ہو۔ اور انھوں نے اس (اللہ) کے اور جنات کے درمیان رشتہ قائم کر دیا

وَلَقَدْ عَلِمَتْ الْجَنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۝ سُبْحٰنَ اللَّهِ عَمَّا يُصِفُونَ ۝

حالانکہ جنات کو معلوم ہے کہ بے شک وہ (اللہ کے سامنے) ضرور حاضر کیے جائیں گے۔ اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں۔

إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ فَأَلْكُمُ مَا تَعْبُدُونَ ۝

سوائے اللہ کے خالص کیے ہوئے بندوں کے (جو ایسی باتیں نہیں کرتے وہ عذاب سے محفوظ رہیں گے)۔ تو بے شک تم اور جنہیں تم پوجتے ہو۔

مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفِتْنَيْنِ ۝ إِلَّا مَن هُوَ صَالٍ الْجَحِيمِ ۝ وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ

تم سب اس (اللہ) کے خلاف (کسی کو) گمراہ نہیں کر سکتے۔ سوائے اس کے جس کو جہنم میں داخل ہونا ہے۔ اور ہم (فرشتوں) میں سے بھی ہر ایک کا

مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ۝ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّٰقِقُونَ ۝ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ۝

مقام مقرر ہے۔ اور بے شک ہم ضرور صف باندھے کھڑے رہنے والے ہیں۔ اور بے شک ہم ضرور (اللہ کی) پاکی بیان کرنے والے ہیں۔

وَ إِنْ كَانُوا لَيَقُولُونَ ۖ لَوْ أَنَّ عِندَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۖ لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ

اور وہ (کافر) تو ضرور کہا کرتے تھے۔ اگر ہمارے پاس پچھلے لوگوں کی کوئی نصیحت (کی کتاب) ہوتی۔ تو یقیناً ہم اللہ کے

الْمُخْلِصِينَ ۖ فَكَفَرُوا بِهِ ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۖ وَ لَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا

خالص کیے ہوئے بندے ہوتے۔ پھر انھوں نے اس (قرآن) کا انکار کر دیا تو عنقریب وہ جان لیں گے۔ اور یقیناً ہماری بات پہلے طے ہو چکی ہے

لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ۖ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ۖ وَ إِنَّا جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ۖ

ہمارے بھیجے ہوئے بندوں (رسولوں) کے لیے۔ بے شک یہ وہ ہیں جن کی ضرور مدد کی جائے گی۔ اور بے شک ہمارا لشکر ہی ضرور غالب ہو کر رہے گا۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۖ وَ أَبْصَرُهمُ فَسَوْفَ يَبْصُرُونَ ۖ أَفَعِدَايُنَا

لہذا آپ ان سے کچھ وقت تک منہ موڑ لیجیے۔ اور آپ انھیں دیکھتے رہیے پھر عنقریب یہ خود بھی دیکھ لیں گے۔ تو کیا وہ ہمارے عذاب کو

يَسْتَعْجِلُونَ ۖ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ۖ

جلدی مانگ رہے ہیں؟ پھر جب وہ (عذاب) ان کے صحن میں اتر آئے گا وہ بہت بُری صبح ہوگی (عذاب سے) ڈرائے جانے والوں پر۔

وَ تَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۖ وَ أَبْصَرُهمُ فَسَوْفَ يَبْصُرُونَ ۖ سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ

اور آپ ان سے کچھ وقت تک منہ موڑ لیجیے۔ اور آپ دیکھتے رہیے پھر عنقریب یہ خود بھی دیکھ لیں گے۔ پاک ہے آپ کا رب جو عزت کا مالک ہے

عَمَّا يَصِفُونَ ۖ وَ سَلَّمَ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۖ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۖ

ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو۔ اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

۵۴





درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1

i سُورَةُ الصَّفَاتِ کے شروع میں اوصاف بیان کیے گئے ہیں:

- (الف) مجاہدین کے (ب) جنات کے
(ج) فرشتوں کے (د) اہل ایمان کے

ii حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بھائی تھے:

- (الف) حضرت زکریا علیہ السلام (ب) حضرت یحییٰ علیہ السلام
(ج) حضرت یعقوب علیہ السلام (د) حضرت اسحاق علیہ السلام

iii سُورَةُ الصَّفَاتِ میں تفصیلی تذکرہ ہے:

- (الف) حضرت یوسف علیہ السلام (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام
(ج) حضرت زکریا علیہ السلام (د) حضرت یحییٰ علیہ السلام

iv مشرکین مکہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے:

- (الف) جادو گریوں کو (ب) نیک عورتوں کو
(ج) جنات کو (د) فرشتوں کو

v کن لوگوں سے دوستیاں تباہی اور ہلاکت کا سبب دوستیاں ہیں:

- (الف) امیر لوگوں سے (ب) غریب لوگوں سے
(ج) ان پڑھ لوگوں سے (د) بُرے لوگوں سے

مختصر جواب دیجیے۔

2

- i سُورَةُ الصَّفَاتِ کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟
- ii سُورَةُ الصَّفَاتِ کا خلاصہ لکھیے۔
- iii سُورَةُ الصَّفَاتِ میں بیان کردہ دواہم نکات تحریر کیجیے۔
- iv سُورَةُ الصَّفَاتِ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کس طور پر آیا ہے؟

تفصیلی جواب دیجیے۔

3

سُورَةُ الصَّفَاتِ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں، ان میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مادہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مختلف ذمہ داریاں عطا کی ہیں۔ فرشتوں کی جن ذمہ داریوں کا ذکر قرآن مجید میں ہے، ان کی ایک فہرست تیار کیجیے۔
- سُورَةُ الصَّفَاتِ میں جن انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر آیا ہے ان کی ایک فہرست بنائیں اور ان کے بارے میں اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔

برائے اساتذہ کرام:

- اللہ تعالیٰ کے حکم پر سر تسلیم خم کرنے کے بارے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا واقعہ طلبہ کو سنائیں۔
- حضرت یونس، حضرت نوح اور حضرت لوط علیہم السلام کا مختصر تعارف طلبہ کے سامنے پیش کیجیے۔
- سُورَةُ الصَّفَاتِ میں آنے والے مشکل قرآنی الفاظ کے معنی طلبہ کو یاد کروائیں۔
- بُری صحبت کے نقصانات سے طلبہ کو آگاہ کیجیے۔
- عقیدہ آخرت کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

سُورَةُ ض

سُورَةُ ض مکی سورت ہے۔ اس میں اٹھاسی (88) آیات ہیں۔

تعارف

سُورَةُ ض کا آغاز حروف مقطعات میں سے حرف صاد سے ہوتا ہے اسی مناسبت سے اس کا نام سُورَةُ ض رکھا گیا ہے۔

سُورَةُ ض کے نازل ہونے کا ایک خاص واقعہ ہے۔ ایک مرتبہ قریش کے سردار حضرت محمد رَسُولُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابوطالب کے پاس ایک وفد کی شکل میں آئے اور کہا: اگر محمد (صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ) ہمارے بتوں کو برا کہنا چھوڑ دیں تو ہم انھیں ان کے دین پر عمل کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ چنانچہ جب حضرت محمد رَسُولُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ کو مجلس میں بلا کر آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ کے سامنے یہ تجویز رکھی گئی تو آپ

نے حضرت ابوطالب سے فرمایا: ”چچا جان! کیا میں انھیں اس چیز کی دعوت نہ دوں جس میں ان کی بہتری ہے؟“ حضرت ابوطالب نے پوچھا: وہ کیا چیز ہے؟ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”میں ان سے ایسا کلمہ کہلانا چاہتا ہوں جس کے ذریعے سارا عرب ان کے سامنے جھک جائے گا اور یہ پورے عجم کے مالک ہو جائیں گے۔“ اس کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ نے کلمہ توحید پڑھا۔ یہ سن کر تمام لوگ کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: کیا ہم سارے معبودوں کو چھوڑ کر ایک کو اختیار کر لیں؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ اس موقع پر سُورَةُ ض کی آیات نازل ہوئیں۔ (سنن ترمذی: 3232) سُورَةُ ض کا خلاصہ ”عقیدہ رسالت کا بیان“ ہے۔

مضامین

سُورَةُ ض میں حضرت محمد رَسُولُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ اور آپ کی دعوت پر مشرکین مکہ کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کو جھٹلانے والی قوموں کا عبرت ناک انجام بیان کیا گیا ہے۔

اس کے بعد سورت کے اختتام تک مختلف انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکرہ ہے، جن میں حضرت داؤد علیہ السلام اور ان کے فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات بطور خاص قابل ذکر ہیں۔

حضرت ایوب علیہ السلام کے پاؤں مارنے سے چشمہ شفا جاری کرنے جیسے معجزات کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

سورت کے آخر میں حضرت آدم علیہ السلام کا بھی ذکر ہے۔ ان کی بے ادبی کرنے کی وجہ سے شیطان لعنت کا حق دار بنا۔ وہ انسان کا ابدی دشمن ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں کے سامنے وہ بے بس رہے گا۔

علمی و عملی نکات

- سُورَةُ قُصَصِ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:
- قرآن مجید سراسر نصیحت ہے، جب کہ اس کا انکار کرنے والے محض تکبر اور مخالفت میں پڑے ہیں۔ (سُورَةُ قُصَصِ: 1-2)
- اللہ تعالیٰ کی راہ میں انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی ستایا گیا۔ ہمیں بھی دین کی راہ میں آنے والی تکالیف برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ (سُورَةُ قُصَصِ: 4)
- انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت کو جھٹلانے والوں کا دنیا اور آخرت میں بڑا انجام ہوتا ہے۔ (سُورَةُ قُصَصِ: 12-14)
- اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں کسی چیز کو بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ ہمیں بھی اپنے مقصد زندگی یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔ (سُورَةُ قُصَصِ: 27)
- قرآن مجید کو سمجھنے کے دو درجے ہیں۔ ایک تدبر یعنی قرآن مجید کی آیات پر گہرا غور و فکر کرنا اور دوسرا تذکر یعنی قرآن مجید سے نصیحت حاصل کرنا۔ (سُورَةُ قُصَصِ: 29)
- ہمیں مشکلات اور بیماریوں میں اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا چاہیے۔ وہی مشکلات کو دور فرمانے والا اور شفا عطا فرمانے والا ہے۔ (سُورَةُ قُصَصِ: 41-44)
- اصل اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں جنت میں ہوں گی۔ (سُورَةُ قُصَصِ: 52)
- قیامت کے دن دین سے غافل رہنا اور ان کے پیروکار جہنم میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے اور ایک دوسرے کے لیے زیادہ عذاب کی بددعا کریں گے۔ (سُورَةُ قُصَصِ: 59-63)

سورہ ص کی ہے (آیات: ۸۸ / رکوع: ۵)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ ۝ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عَذَابٍ وَشَقَاقٍ ۝ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ

ص۔ اس نصیحت والے قرآن کی قسم۔ بلکہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تکبر اور مخالفت میں (پڑے ہوئے) ہیں۔ ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی قوموں کو

قَرْنٍ فَنَادَوْا وَلَا تَحْنِ مَنَاصٍ ۝ وَعَجَبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ ۚ وَقَالَ الْكَافِرُونَ

ہلاک کرو یا تو وہ پکارنے لگے مگر وہ وقت رہائی کا نہ تھا۔ اور انہوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس انہی میں سے ڈرانے والا آیا ہے اور کافروں نے کہا

هَذَا سِحْرٌ كَذَّابٌ ۝ أَجَعَلَ الْإِلَهَةَ الْهَاءَ وَاحِدًا ۚ إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عَجَابٌ ۝

یہ تو ایک بڑا جھوٹا جادوگر ہے۔ کیا اس (نبی ﷺ) نے تمام معبودوں کو ایک ہی معبود بنا دیا ہے شک یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔

وَانْطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنْ امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ ۖ

اور ان کے سردار (رسول اللہ ﷺ) کے پاس سے اٹھ کر چل پڑے (باقی لوگوں سے یہ کہتے ہوئے) کہ تم بھی چلو اور اپنے معبودوں (کی پوجا) پر جے رہو

إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ يُرَادُّ ۚ مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ ۚ إِنْ هَذَا إِلَّا خِتَلَقٌ ۚ

یقیناً اس بات میں (اس شخص کی) ضرورت کوئی (ذاتی) غرض ہے۔ یہ بات تو ہم نے پچھلے دین میں نہیں سنی بے شک یہ تو ایک بنائی ہوئی بات ہے۔

ءَانْزَلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا ۚ بَلْ فِي شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِي ۚ

کیا ہم سب میں سے انھی پر یہ ذکر (قرآن) نازل کیا گیا ہے؟ بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) وہ میرے ذکر کے بارے میں (ہی) شک میں پڑے ہیں

بَلْ لَّمَّا يَذُوقُوا عَذَابٍ ۚ أَمْ عَنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ۚ أَمْ لَهُمْ

بلکہ انہوں نے ابھی تک میرا عذاب نہیں چکھا۔ کیا ان کے پاس آپ کے رب کی رحمت کے خزانے ہیں؟ جو بہت غالب بہت عطا فرمانے والا ہے۔ یا ان کے پاس

مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ۚ فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ ۝

بادشاہت ہے آسمانوں اور زمینوں کی اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے (اگر ایسا ہے) تو ان کو چاہیے کہ سیڑھیاں لگا کر (آسمانوں پر) چڑھ جائیں۔

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَ عَادُ

ایک (چھوٹا سا) لشکر ہے لشکروں میں سے جو اس جگہ شکست کھانے والا ہے۔ ان سے پہلے بھی جھٹلایا تھا قوم نوح نے اور عاد نے

وَ فِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ۚ وَ ثَمُودُ وَ قَوْمُ لُوطٍ وَ أَصْحَابُ لُعَيْكَةَ ۚ أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ۝

اور فرعون والے فرعون نے۔ اور (قوم) ثمود نے اور لوط (علیہ السلام) کی قوم نے اور ایکہ والوں (شعیب علیہ السلام کی قوم) نے (بھی جھٹلایا) یہی وہ لشکر ہیں۔

إِنْ كُلُّ إِلَّا كَذَبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابٌ ۝ وَمَا يَنْظُرُ هَؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا

ان سب نے ہی رسولوں کو جھٹلایا پس میرا عذاب (ان پر) واقع ہو گیا۔ اور یہ لوگ صرف ایک سخت چیخ (کے عذاب) کا انتظار کر رہے ہیں جس میں کوئی

مَنْ فَوَاقٍ ۝ وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَنَا قِطْعَنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝ اَصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ

وقف نہ ہوگا۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں ہمارا حصہ حساب کے دن سے پہلے ہی جلدی دے دے۔ آپ ان کی باتوں پر صبر کیجیے

وَ اذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْاَيْدِ ۝ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ۝

اور ہمارے بندے داؤد (علیہ السلام) کو یاد کیجیے جو بڑی قوت والے تھے بے شک وہ (ہماری طرف) بہت رجوع کرنے والے تھے۔

اِنَّا سَخَرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحُن بِالْعَشِيِّ وَالْاُشْرَاقِ ۝ وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۝

بے شک ہم نے پہاڑوں کو (ان کے لیے) مسخر کر دیا تھا وہ صبح وشام ان کے ساتھ (مل کر) تسبیح کرتے تھے۔ اور پرندوں کو بھی جو جمع ہو جاتے تھے

كُلُّ لَهٗ اَوَّابٌ ۝ وَ شَدَدْنَا مُلْكَهُ وَاَتَيْنَهُ الْحِكْمَةَ

وہ سب ان (کی تسبیح) کی وجہ سے مشغول ذکر رہتے۔ اور ہم نے ان کی سلطنت کو مضبوط کیا اور اُن کو حکمت عطا فرمائی

وَ فَصَّلَ الْخُطَابِ ۝ وَ هَلْ اَتَتْكَ نَبَاُ الْخَصْمِ ۝ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝

اور فیصلہ کن بات کہنے کی صلاحیت عطا فرمائی۔ اور کیا آپ کے پاس بھگڑنے والوں کی خبر پچھنی؟ جب وہ دیوار کو دوکر (داؤد علیہ السلام کی) عبادت گاہ میں داخل ہو گئے۔

اِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ خَصَصْنَا

جب وہ داؤد (علیہ السلام) کے پاس آئے تو وہ (داؤد علیہ السلام) ان سے گھبرا گئے انھوں نے کہا گھبراہٹ نہیں ہم دونوں ایک مقدمہ کے فریق ہیں

بَغْيٍ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُم بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ۝

کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیجیے اور نا انصافی نہ کیجیے اور ہم کو سیدھا راستہ دکھا دیجیے۔

اِنَّ هَذَا اَخِي ۝ لَهُ تِسْعٌ وَ تِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةً وَاحِدَةً ۝ فَقَالَ اَكْفُلْنِيهَا

بے شک یہ میرا بھائی ہے اس کی ننانوے دُنیاں ہیں اور میرے پاس ایک (ہی) دُنیا ہے تو یہ کہتا ہے یہ (بھی) میرے حوالے کر دو

وَ عَزَّنِي فِي الْخُطَابِ ۝ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعَجَتِكَ اِلَىٰ نِعَاجِهِ ۝

اور گرفت گو میں مجھ پر سختی کرتا ہے۔ انھوں نے فرمایا یقیناً اُس نے تم پر ظلم کیا تمھاری دُنیا اپنی دُنیوں میں ملانے کا سوال کر کے اور بے شک اکثر شریک

وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ضرور ایک دوسرے پر زیادتی کیا کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے

وَ قَلِيْلٌ مَّا هُمْ ۝ وَ ظَنَّ دَاوُدُ اَنْهَا فَتْنَةٌ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ

اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں اور داؤد (علیہ السلام) کو خیال آیا کہ (اس مقدمہ سے) ہم نے ان کی آزمائش کی ہے تو انھوں نے اپنے رب سے بخشش مانگی

وَاِنْ رَاكَمَا وَ اَنَابَ ۝ فَعَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ۝ وَ اِنْ

اور عاجزی کرتے ہوئے جھک گئے اور انھوں نے (اللہ کی طرف) رجوع کیا۔ تو ہم نے ان (کی اس بات) کو معاف فرما دیا اور بے شک

لَهٗ عِنْدَنَا لُزْفٰی وَ حُسْنٌ مَّآۤیٍ ۝ لِیَدَاوُدَ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ

ان کے لیے ہمارے پاس ضرور بڑا قرب ہے اور اچھا ٹھکانا ہے۔ (ہم نے فرمایا) اے داؤد! بے شک ہم نے آپ کو زمین میں (اپنا) نائب بنایا ہے

فَاَحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ ۝ وَ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فِیضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۝

تو آپ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیجیے اور خواہش کی پیروی نہ کیجیے تو وہ آپ کو اللہ کے راستہ سے بھٹکا دے گی

اِنَّ الَّذِیْنَ یضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا نَسُوا یَوْمَ الْحِسَابِ ۝

بے شک جو اللہ کے راستہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اس لیے کہ وہ حساب کے دن کو بھول گئے۔

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَاۤ بِاِطْلَآءِ ذٰلِكَ ظُلُنُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا

اور ہم نے آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اسے بے کار پیدا نہیں کیا یہ (تو صرف) کافروں کا خیال ہے

فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا مِنَ النَّارِ ۝ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا وَ عَمِلُوْۤا الصّٰلِحٰتِ

تو کافروں کے لیے (جہنم کی) آگ سے تباہی ہے۔ کیا ہم کر دیں گے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے

كَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۝ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ كَالْفُجَّارِ ۝ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْکَ مُبَرَّکٌ

ان کی طرح جو زمین میں فساد کرنے والے ہیں کیا ہم پرہیزگاروں کو برے لوگوں جیسا کریں گے؟۔ (یہ) کتاب جو ہم نے آپ پر نازل فرمائی ہے بہت بابرکت ہے

لِّیَذَّکَّرُوْۤا اٰتِیْہٖ وَ لِّیَتَذَكَّرَ اُولَآءِ الْاَلْبَابِ ۝ وَ وَهَبْنَا لِداوُدَ سُلَیْمٰنَ ۝

تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ عقل مند لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔ اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو سلیمان (علیہ السلام) عطا فرمائے

نِعْمَ الْعَبْدُ ۝ اِنَّہٗ اَوَّابٌ ۝ اِذْ عَرَضَ عَلَیْہِ بِالْعِشْرِ الصِّفَتُ الْجَبَادِ ۝

وہ کتنے اچھے بندے تھے بے شک وہ بہت رجوع کرنے والے تھے۔ جب شام کے وقت ان کے سامنے پیش کیے گئے عمدہ نسل کے تیز رفتار گھوڑے۔

فَقَالَ اِنِّیْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ عَنْ ذِکْرِ رَبِّیْۤۤا حَتّٰی تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝

تو (سلیمان علیہ السلام نے) فرمایا بے شک میں پسند کرتا ہوں مال (گھوڑوں) کی محبت کو اپنے رب کی یاد کے لیے یہاں تک کہ (گھوڑے) پردے میں چھپ گئے۔

رُدُّوْہَا عَلَیّ ۝ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَ الْاَعْنَاقِ ۝

(پھر فرمایا) ان (گھوڑوں) کو میرے پاس واپس لاؤ تو انھوں نے ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر (ہاتھ) پھیرنا شروع کر دیا۔

وَ لَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَ اَلْقَيْنَا عَلٰی کُرْسِیِّہٖ جَسَدًا ۝ ثُمَّ اَنَابَ ۝ قَالَ

اور یقیناً ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کی آزمائش فرمائی اور ان کے تخت پر ایک جسم ڈال دیا پھر انھوں نے (اللہ کی طرف) رجوع کیا۔ انھوں نے عرض کیا

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٥٥﴾

اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما کہ میرے بعد کسی کو میسر نہ ہو بے شک تو ہی بہت عطا فرمانے والا ہے۔

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿٥٦﴾ وَ الشَّيْطَانُ

تو ہم نے ہوا کو ان کے لیے مسخر کر دیا وہ ان کے حکم سے نرمی سے چلتی تھی جہاں (بھی) وہ پہنچنا چاہتے۔ اور شیاطین (جنات) کو (بھی قابو میں کر دیا)

كُلَّ بَنَاءٍ وَ عَوَاصٍ ﴿٥٧﴾ وَ آخِرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿٥٨﴾ هَذَا عَطَاؤُنَا

وہ سب عمارتیں بنانے والے اور (قیمتی پتھروں کے لیے) غوطہ لگانے والے تھے۔ اور دوسرے (بھی) جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ یہ ہماری عطا ہے

فَأَمْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٥٩﴾ وَ إِنَّا لَهُ عِنْدَنَا كَزُلْفَىٰ وَ حُسْن مَّآبٍ ﴿٦٠﴾

پس آپ (چاہیں) کسی پر احسان کریں یا اپنے پاس رکھیں کوئی حساب نہیں۔ اور بے شک ان کے لیے ہمارے پاس بڑا قرب ہے اور اچھا ٹھکانا ہے۔

وَ اذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ ۖ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَ عَذَابٍ ﴿٦١﴾

اور ہمارے بندے ایوب (علیہ السلام) کو یاد کیجیے جب انھوں نے اپنے رب کو پکارا کہ یقیناً شیطان نے مجھے بڑی اذیت اور تکلیف پہنچائی ہے۔

أَرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هَذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَ شَرَابٌ ﴿٦٢﴾ وَ وَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ

(ہم نے ایوب علیہ السلام سے فرمایا) اپنا پاؤں (زمین پر) ماریے یہ مہمانے اور پینے کے لیے (پانی کا) ٹھنڈا چشمہ ہے۔ اور ہم نے انھیں ان کے گھر والے عطا فرمائے

وَ مَثَلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَ ذِكْرًا لِأُولَى الْأَلْبَابِ ﴿٦٣﴾

اور ان کے برابر اور بھی (ایوب علیہ السلام کو عطا فرمادیے) اپنی طرف سے رحمت کے طور پر اور عقل مندوں کے لیے نصیحت کے طور پر۔

وَ خُذْ بِيَدِكَ صِغْتًا فَاضْرِبْ بِهِ ۚ وَ لَا تَحْنُطْ ۚ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۖ نِعْمَ الْعَبْدُ

اور (ہم نے فرمایا) اپنے ہاتھ میں جھاڑو لیجیے اور اس سے ماریے اور قسم نہ توڑیے بے شک ہم نے انھیں صبر کرنے والا پایا وہ کتنے اچھے بندے تھے

إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿٦٤﴾ وَ اذْكُرْ عَبْدَنَا إِبْرَاهِيمَ ۖ وَ إِسْحَاقَ ۖ وَ يَعْقُوبَ ۖ أُولَى الْأَيْدِي

بے شک وہ بہت رجوع کرنے والے تھے۔ اور ہمارے بندوں کو یاد کیجیے ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) کو جو بڑی قوت والے

وَ الْأَبْصَارِ ﴿٦٥﴾ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿٦٦﴾ وَ إِنَّهُمْ عِنْدَنَا

اور بصیرت رکھنے والے تھے۔ بے شک ہم نے انھیں چُن لیا تھا (ان کی) ایک اُمت یا ذی صفت کے ساتھ جو (آخرت کے) گھر کی یاد ہے۔ اور یقیناً وہ ہمارے نزدیک

لِمَنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ﴿٦٧﴾ وَ اذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَ الْيَسَعَ وَ ذَا الْكِفْلِ ۖ وَ كُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ﴿٦٨﴾

چنے ہوئے بہترین لوگوں میں سے تھے۔ اور یاد کیجیے اسماعیل (علیہ السلام) کو اور الیسع (علیہ السلام) کو اور ذوالکفل (علیہ السلام) کو اور یہ سب بہترین لوگوں میں سے ہیں۔

هَذَا ذِكْرٌ ۖ وَ إِنَّا لَلْمُتَّقِينَ لِحُسْنِ مَّآبٍ ﴿٦٩﴾ جَنَّتِ عَدْنٍ مُّفْتَحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ ﴿٧٠﴾

یہ نصیحت ہے اور بے شک پرہیزگاروں کے لیے ضرور اچھا ٹھکانا ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کے دروازے ان کے لیے کھلے ہوں گے۔

مُتَكِبِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ۝۵۱ وَعِنْدَهُمْ قُصِرَتُ الظَّرْفُ اِتْرَابٌ ۝۵۲

وہ ان میں تکبیر لگائے (بیٹھے) ہوں گے وہ ان میں بہت سے پھل اور مشروب طلب کریں گے۔ اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی ہم عمر (عورتیں) ہوں گی۔

هَذَا مَا تُوْعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝۵۳ إِنَّ هَذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِنْ تَفَادٍ ۝۵۴

یہی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے حساب کے دن کے لیے۔ بے شک یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ یہ (پرہیزگاروں کا انجام تھا)

وَإِنَّ لِلظَّالِمِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ۝۵۵ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْيِهَادُ ۝۵۶

اور سرکشوں کے لیے بہت ہی بُرا ٹھکانا ہوگا۔ جہنم جس میں وہ ٹھہریں گے تو وہ بہت بُری جگہ ہے۔

هَذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَبِيمٌ ۝۵۷ وَغَسَّاقٌ ۝۵۸ وَآخِرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ۝۵۹

یہ ہے کھولتا ہوا گرم پانی اور پیپ تو (اب) وہ اس کے مزے چکیں۔ اور اسی شکل کے اور بھی طرح طرح کے (عذاب) ہوں گے۔

هَذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعْلَمٌ ۝۶۰ لَا مَرْجَا بِهِمْ ۝۶۱ إِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ۝۶۲

یہ ایک قوم ہے جو تمہارے ساتھ (آگ میں) جانے والی ہے ان کے لیے کوئی خوشی نہ ہوگی بے شک یہ آگ میں جھلنے والے ہیں۔

قَالُوا بَلْ أَنْتُمْ لَا مَرْجَا بِكُمْ أَنْتُمْ قَدْ مَتَّوْهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝۶۳

وہ کہیں گے بلکہ تم ہی ہو کہ تمہارے لیے کوئی خوشی نہیں تم ہی تو یہ (انجام) ہمارے سامنے لائے ہو تو وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

قَالُوا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هَذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝۶۴ وَ قَالُوا

وہ کہیں گے اے ہمارے رب! جو اس (عذاب) کو ہمارے سامنے لایا تو اسے آگ میں دُگنا عذاب دے۔ اور وہ کہیں گے

مَا لَنَا لَا نَرَى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرَارِ ۝۶۵ اتَّخَذْنَاهُمْ سَحَرِيًّا

ہمیں کیا ہوا ہے؟ ہم (اُن) لوگوں کو نہیں دیکھ رہے جنہیں ہم بُرے لوگوں میں شمار کرتے تھے۔ کیا ہم نے یونہی ان کا مذاق بنائے رکھا

أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمْ الْأَبْصَارُ ۝۶۶ إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ۝۶۷ قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنْذِرٌ ۝۶۸

یا ہماری آنکھیں اُن سے پھر گئیں؟ بے شک یہ اہل جہنم کا آپس میں جھگڑنا ضرور حق ہے۔ آپ (ﷺ) فرمادیجیے میں تو صرف ڈرانے والا ہوں

وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝۶۹ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ایک ہے سب پر غالب ہے۔ (وہی) رب ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۝۷۰ قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ ۝۷۱ أَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ۝۷۲ مَا كَانَ لِي

بہت غالب بہت بخشنے والا ہے۔ آپ (ﷺ) فرمادیجیے کہ یہ بہت بڑی خبر ہے۔ تم اس سے مُنہ موڑتے ہو۔ (ان سے فرمادیجیے) مجھے تو

مِنْ عِلْمِ بِالْمَلَاِ الْأَعْلَى ۝۷۳ إِنْ يُؤَخَّرِ إِلَى إِلَّا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝۷۴

عالم بالا (کے فرشتوں) کے متعلق کچھ علم نہ تھا جب وہ بحث کر رہے تھے۔ میری طرف تو یہی وحی کی جاتی ہے کہ میں صرف واضح طور پر ڈرانے والا (رسول) ہوں۔

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ۝۱

(یاد کیجیے) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ بے شک میں مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں۔

فَاِذَا سَوَّیْتُهُ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدٰۤیْنَ ۝۲

پھر جب میں اسے پوری طرح بنا دوں اور اس میں اپنی روح میں سے پھونک دوں تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اٰجَعُوْنَ ۝۳ اِلَّا اِبْلِیْسَ ۚ اِسْتَكْبَرَ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ۝۴

پھر سب کے سب فرشتوں نے اکٹھے سجدہ کیا۔ سوائے ابلیس کے اس نے تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیْ ۚ اَسْتَكْبَرْتَ ۝۵

(اللہ نے) فرمایا اے ابلیس! کس چیز نے تجھے منع کیا کہ تو (آدم کو) سجدہ کرے جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا کیا تو نے تکبر کیا؟

اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعٰلِیْنَ ۝۶ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَ خَلَقْتَهُ مِنْ طِیْنٍ ۝۷

یا تو اونچے درجے والوں میں سے ہے؟ (ابلیس نے) کہا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور تو نے اس کو مٹی سے پیدا کیا۔

قَالَ فَاخْرِجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ۝۸ وَّ اِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۝۹ قَالَ رَبِّ

(اللہ نے) فرمایا پس تو یہاں سے نکل جا بے شک تو مردود ہے۔ اور بے شک تجھ پر میری لعنت رہے گی بدلہ کے دن تک۔ (ابلیس نے) کہا

فَاَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝۱۰ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ۝۱۱

اے میرے رب! پھر تو مجھے مہلت دے اس دن تک کے لیے (کہ جب) وہ اٹھائے جائیں گے۔ (اللہ نے) فرمایا تو بے شک تو مہلت دیے جانے والوں میں سے ہے۔

اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝۱۲ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَا اُغْوِیْهُمْ اَجْعِلِیْنَ ۝۱۳

اس دن تک جس کا وقت مقرر ہے۔ (ابلیس نے) کہا پس تیری عزت کی قسم! میں ان سب لوگوں کو ضرور گمراہ کروں گا۔

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمْ الْمُخْلِصِیْنَ ۝۱۴ قَالَ فَالْحَقُّ ۚ وَ الْحَقُّ اَقْوَلُ ۝۱۵ لَا مَلٰٓئِكَ جَهَنَّمَ مِنْكَ

سوائے ان کے جو تیرے چنے ہوئے بندے ہیں۔ (اللہ نے) فرمایا حق بات یہ ہے اور میں حق ہی کہتا ہوں۔ میں ضرور جہنم کو بھردوں گا تجھ سے

وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْعِلِیْنَ ۝۱۶ قُلْ مَا اَسْأَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِیْنَ ۝۱۷

اور ان سب سے جو تیری پیروی کریں گے۔ آپ (ﷺ) فرمادیجیے میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝۱۸ وَ لَتَعْلَمَنَّ نَبَاہٗۤاۤ اٰتٰۤیَ جِیْنًا ۝۱۹

یہ قرآن تو تمام جہان (والوں) کے لیے نصیحت ہے۔ اور کچھ مدت بعد تمہیں اس کا حال معلوم ہو جائے گا۔





درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

1

- i قرآن مجید کے مطابق دشمنوں کی تمام تر مخالفت کے باوجود غالب آنا ہے:
- (الف) اہل مشرق کو (ب) اسلام کو (ج) اہل مغرب کو (د) اہل روم کو
- ii حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا نام ہے:
- (الف) عبد اللہ بن عباس (ب) ابونواس (ج) ابوطالب (د) ابو جہل
- iii قرآن مجید سے نصیحت حاصل کرنا کہلاتا ہے:
- (الف) تذکر (ب) تصور (ج) توقع (د) تذکر
- iv اصل اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ہیں:
- (الف) شہروں میں (ب) یورپ میں (ج) جنت میں (د) دیہاتوں میں
- v سُورۃ ص کے آخر میں کس پیغمبر کا ذکر ہے؟
- (الف) حضرت آدم علیہ السلام (ب) حضرت ادریس علیہ السلام
- (ج) حضرت نوح علیہ السلام (د) حضرت ہود علیہ السلام

مختصر جواب دیجیے۔

2

- i سُورۃ ص کو یہ نام کیوں دیا گیا؟
- ii سُورۃ ص کا خلاصہ لکھیے۔
- iii سُورۃ ص کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔
- iv سُورۃ ص کے نازل ہونے کا واقعہ مختصر انداز میں بیان کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- حضرت ایوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر تھے۔ ان کی مبارک زندگی کے حوالے سے اپنی معلومات کو وسعت دیجیے۔
- تحقیق کر کے بتائیے کہ شیطان انسان کو گمراہ کرنے کے لیے کس قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے۔
- سیرت طیبہ کی کتابوں میں سے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے چچاؤں کے نام جمع کر کے لکھیں۔ اس بات کو ملحوظ خاطر رکھیں کہ ابو جہل آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا چچا نہیں تھا۔

برائے اساتذہ کرام:

- حضرت ایوب علیہ السلام کا تعارف اور ان کے عظیم صبر کا واقعہ طلبہ کو سنائیں۔
- استغفار کی اہمیت و فضیلت کے بارے میں طلبہ کو آگاہ کیجیے۔
- تکبر کے نقصانات کو قرآنی مثالوں سے واضح کیجیے۔
- سُورَةُ كَاذِبٍ میں آنے والے مشکل قرآنی الفاظ کے معنی طلبہ کو یاد کروائیں۔
- طلبہ کو سامنے قرآن مجید کے سمجھنے اور سمجھانے کی اہمیت بیان کیجیے۔

سُورَةُ الْأَحْقَافِ

سُورَةُ الْأَحْقَافِ مکی سورت ہے۔ اس میں پینتیس (35) آیات ہیں۔

تعارف

احقاف کا معنی ہے: ریت کے ٹیلے۔ جس جگہ قوم عاد آباد تھی اسے احقاف کہا جاتا تھا، کیوں کہ وہاں ریت کے بہت سے ٹیلے تھے۔ سُورَةُ الْأَحْقَافِ کی آیت اکیس (21) میں اس جگہ کا ذکر آیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سُورَةُ الْأَحْقَافِ رکھا گیا ہے۔

یہ سورت اس وقت نازل ہوئی جب جنات کی ایک جماعت نے حضرت محمد رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قرآن مجید سنا تھا۔ یہ واقعہ ہجرت سے پہلے اس وقت پیش آیا جب آپ ﷺ طائف سے واپس تشریف لارہے تھے اور نخلہ کے مقام پر فجر کی نماز میں قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے۔ سُورَةُ الْأَحْقَافِ کا خلاصہ ”توحید، رسالت اور آخرت کا اثبات اور حضرت محمد رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دینا“ ہے۔

مضامین

سُورَةُ الْأَحْقَافِ کے شروع میں شرک کی مذمت کی گئی ہے، پھر قرآن مجید، رسالت اور آخرت پر مشرکین کے اعتراضات کے جواب دیے گئے ہیں۔

اس سورت میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کی گئی ہے۔ ماں کا خاص طور پر ذکر کیا گیا کہ وہ اپنی اولاد کے لیے بہت سی مشقتیں برداشت کرتی ہے۔ اولاد کے شکر گزار ہونے اور قناعت والی زندگی گزارنے کو ان کی بہترین خوبی کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ جو لوگ اپنے والدین سے برا سلوک کرتے ہیں ان کے بُرے انجام سے بھی خبردار کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی عبادت کے بعد والدین سے حسن سلوک کو سب سے اہم قرار دیا ہے۔ گویا حقوق العباد میں سب سے اولین حق والدین کا ہے۔

تاریخ سے بُرے کردار کی مثال کے طور پر قوم عاد کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ قوم جزیرہ عرب کے جنوبی علاقے عمان کے قریب رہتی تھی۔ انھیں اپنی جسمانی طاقت پر بہت گھمنڈ تھا۔ حضرت ہود علیہ السلام نے اس قوم کو اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار بننے کی دعوت دی لیکن انھوں نے انکار کیا۔ پھر یہ قوم اپنی جسمانی طاقت اور غرور کے ساتھ ہلاکت کا شکار ہو گئی۔

سُورَةُ الْاَحْقَافِ کے آخر میں جنّات کا حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قرآن مجید سن کر ایمان لانے کا واقعہ ہے اور آخرت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

یہ سورت چونکہ سفر طائف کے بعد نازل ہوئی تھی اس لیے اس میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خصوصی تسلی سے نوازا گیا ہے اور آپ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ثابت قدم رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جنّات کا اسلام قبول کرنا بھی دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حوصلہ افزائی کی ہی ایک صورت تھی۔

علمی و عملی نکات

- **سُورَةُ الْاَحْقَافِ** کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:
- اللہ تعالیٰ کے سوا لوگ جن معبودوں کو پکارتے اور پوجا کرتے ہیں، وہ نہ تو ان کی پکار سن سکتے ہیں اور نہ قیامت تک ان کی پکار کا کوئی جواب دے سکتے ہیں۔ (**سُورَةُ الْاَحْقَافِ: 5**)
- قیامت کے دن مشرکین کے بنائے گئے جھوٹے معبود ان کے دشمن ہوں گے۔ (**سُورَةُ الْاَحْقَافِ: 6**)
- قرآن مجید ظالموں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے خبردار کرتا ہے اور نیک لوگوں کو جنت اور اس کی نعمتوں کی خوش خبری دیتا ہے۔ (**سُورَةُ الْاَحْقَافِ: 12-14**)
- اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ (**سُورَةُ الْاَحْقَافِ: 15**)
- والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والی صاحب ایمان اور نیک اولاد کو اللہ تعالیٰ بخش دے گا اور جنت عطا فرمائے گا۔ (**سُورَةُ الْاَحْقَافِ: 16**)

- اللہ تعالیٰ آخرت میں کافروں کی نیکیاں قبول نہیں فرمائے گا۔ ان کی نیکیوں کا بدلہ انھیں دنیا ہی میں مل جاتا ہے۔ (سُورَةُ الْاِحْقَافِ: 20)
- جب جنات نے حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ سے قرآن مجید سنا تو نہ صرف وہ ایمان لے آئے بلکہ انھوں نے اپنی قوم کے پاس جا کر انھیں بھی ایمان لانے کی دعوت دی۔ (سُورَةُ الْاِحْقَافِ: 31)
- آخرت میں اللہ تعالیٰ کے عذاب کی شدت دیکھ کر لوگوں کو ایسا محسوس ہوگا کہ وہ دنیا میں ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے۔ (سُورَةُ الْاِحْقَافِ: 35)



حدیث نبوی ﷺ

ایک مرتبہ ایک آدمی نے حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ سے پوچھا میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟
 آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ نے فرمایا تمھاری ماں، انھوں نے پوچھا پھر کون؟
 آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ فرمایا تمھاری ماں، انھوں نے پوچھا پھر کون؟
 آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ نے فرمایا تمھاری ماں، انھوں نے پوچھا پھر کون؟
 آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰخِرَہٗ وَسَلَّمَ نے فرمایا تمھارا باپ۔ (صحیح مسلم: 2548)

سورة الاحقاف مکی ہے (آیات: ۳۵ / رکوع: ۴)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

حَمْدٌ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝ مَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

حَمْد۔ اس کتاب کا اتنا اللہ کی طرف سے جو بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ ہم نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمینوں کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

إِلَّا بِالْحَقِّ وَ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّا أُنذِرُوا مُّعْرِضُونَ ۝ قُلْ

حق کے ساتھ اور ایک مقرر وقت کے لیے اور کافروں کو جس چیز سے ڈرایا جاتا ہے اسی سے منھ موڑ لیتے ہیں۔ آپ (ﷺ) فرمادیجیے!

أَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ

کیا تم نے ان چیزوں کو دیکھا ہے جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انھوں نے زمین میں سے کیا چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں (کے بنانے)

شُرَكَاءٌ فِي السَّمَوَاتِ ۚ إِيْتُونِي بِكِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ هَذَا أَوْ أَثَرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝

میں ان کا کوئی حصہ ہے؟ میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب لاؤ یا کوئی علم (لاؤ) جو چلا آتا ہو اگر تم سچے ہو۔

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو اسے جواب نہیں دے سکتے قیامت کے دن تک

وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَفُلُونَ ۝ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً

جب کہ وہ ان کی پکار سے بے خبر ہیں۔ اور جب لوگ جمع کیے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہوں گے

وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ ۝ وَإِذَا تَشَلَّى عَلَيْهِمْ آيُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ

اور وہ ان کی عبادت کا انکار کرنے والے ہوں گے۔ اور جب ان پر تلاوت کی جاتی ہیں ہماری واضح آیات تو کافر حق کے بارے میں کہتے ہیں

لَبَّآ جَاءَهُمْ ۚ هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۚ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۚ قُلْ

جب وہ ان کے پاس آچکا کہ یہ تو واضح جادو ہے۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس (قرآن) کو انھوں نے گھڑ لیا ہے؟ آپ (ﷺ) فرمادیجیے

إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ۚ

اگر (بالفرض) میں نے اسے گھڑا ہے تو تم مجھے اللہ سے بچانے کا کوئی اختیار نہیں رکھتے وہ خوب جانتا ہے جو باتیں تم بنا رہے ہو

كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ ۚ وَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ قُلْ

وہی گواہ کے طور پر میرے اور تمہارے درمیان کافی ہے اور وہ بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا۔ آپ (ﷺ) فرمادیجیے

مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۖ

میں کوئی نیا رسول نہیں آیا ہوں اور نہ میں (از خود) یہ جانتا ہوں کہ میرے ساتھ کیا (معاملہ) کیا جائے گا؟ اور نہ (یہ کہ) تمہارے ساتھ (کیا ہوگا؟)

إِنِ اتَّبِعُوا إِلَّا مَا يُوْحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝

میں تو اسی چیز کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی فرمائی جاتی ہے اور میں تو صرف واضح طور پر ڈرانے والا (رسول) ہوں۔ آپ (ﷺ) فرما

أَرَأَيْتُمْ إِن كَانِ مِن عِندِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ

دیکھو اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہے اور تم نے اس کا انکار کر دیا جب کہ بنی اسرائیل کے ایک گواہ نے

عَلَىٰ مِثْلِهِ فَأَمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

اس جیسی (ایک کتاب) کی گواہی دی تو وہ ایمان بھی لے آیا اور تم (پھر بھی) تکبر کرتے رہے بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ ۖ

اور کافر کہتے ہیں ایمان والوں کے متعلق کہ اگر یہ (دین) کچھ بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے پہلے نہ آگے بڑھتے

وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ هَذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ ۝

اور جب انھوں نے اس سے ہدایت نہیں پائی تو اب یہ کہیں گے کہ یہ پرانا جھوٹ ہے۔

وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ وَهَذَا كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا

حالانکہ اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) کی کتاب (تورات) رہنما اور رحمت تھی اور یہ کتاب (قرآن) عربی زبان میں ہے تصدیق کرنے والی (تورات کی)

لِّيُنذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ وَبُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبَّنَا اللَّهُ

تاکہ انھیں ڈرائے جنھوں نے ظلم کیا اور نیک لوگوں کو خوش خبری دے۔ بے شک جن لوگوں نے کہا اللہ ہی ہمارا رب ہے

ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ

پھر وہ (اس پر) قائم رہے تو ان کے لیے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہی لوگ جنت والے ہیں ہمیشہ اس میں رہنے والے ہیں

جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَصَلَيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا

یہ (ان اعمال کا) بدلہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔ اور ہم نے انسان کو حکم فرمایا اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا اس کی ماں نے اسے

حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصْلُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۖ

تکلیف سے (پیٹ میں) اٹھائے رکھا اور اسے تکلیف سے جنا اور اس کے حمل (میں رہنے) اور دودھ چھوڑنے کی مدت تیس مہینے

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي

یہاں تک کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچ گیا اور (پھر) چالیس سال (کی عمر) کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے رب! مجھے توفیق دے

أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلَى وَالِدَيَّ وَ أَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ

کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جس سے تو نے مجھے اور میرے والدین کو نوازا اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو راضی ہو جائے

وَ أَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنَّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٥﴾

اور میرے لیے میری اولاد کو نیک بنادے بے شک میں تیرے حضور تو یہ کرتا ہوں اور بے شک میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔

أُولَئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ

یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال ہم قبول فرماتے ہیں اور ان کی برائیوں سے درگزر فرماتے ہیں (یہی) جنت والے ہیں

وَ عَدَّ الصَّدَقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿١٦﴾ وَ الَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أَفِ لَكُمْ أَنْ أَعْبُدَنِیْ أَنْ

(یہ اللہ کا) سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جاتا تھا اور جس شخص نے اپنے والدین سے کہا اے (بے زار ہوں) تم دونوں سے کیا تم مجھے (اس بات) کا یقین دلاتے ہو؟ کہ

أُخْرِجَ وَ قَدْ خَلَتْ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي ۚ وَ هُمَا يَسْتَفْغِثَنِ اللَّهَ وَ إِلَيْكَ أُمْنٌ ۖ

میں (قبر سے زندہ کر کے) نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی قومیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں کہ (اے لڑکے!) تیری خرابی ہو مان لے

إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ فَيَقُولُ مَا هَذَا إِلَّا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٧﴾ أُولَئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ

بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو وہ کہتا ہے یہ تو پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر (عذاب کی) بات ثابت ہو چکی

فِي أَمَةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿١٨﴾ وَلِكُلِّ دَرَجَةٍ

(یہ شامل ہو گئے ان) امتوں میں جو ان سے پہلے گزر چکی ہیں جنات اور انسانوں میں سے بے شک وہ نقصان اٹھانے والے تھے۔ اور ہر ایک کے لیے درجے ہیں

مِمَّا عَمِلُوا وَ لِيُوفيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾ وَ يَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا

ان کے اعمال کی وجہ سے اور تاکہ وہ (اللہ) انھیں ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اور جس دن کافر پیش کیے جائیں گے

عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَ اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۖ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ

آگ پر (کہا جائے گا) تم اپنی لذت کی چیزیں اپنی دنیا کی زندگی میں حاصل کر چکے اور تم ان سے فائدہ اٹھا چکے تو آج تمہیں سزا دی جائے گی ذلت کے عذاب کی

بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾ وَ أَذْكَرَ أَخَا عَادٍ ۖ

اس وجہ سے کہ تم زمین میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے اور اس لیے کہ تم نافرمانی کیا کرتے تھے۔ اور (قوم) عاد کی برادری کے فرد (ہو علیہ السلام) کو یاد کیجیے

إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَ قَدْ خَلَتْ الْأَنْدَادُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ

جب انھوں نے اپنی قوم کو احقاف میں (بڑے انجام سے) ڈرایا اور (ایسے ہی) ڈرانے والے ان سے پہلے بھی گزر چکے تھے

وَ مِنْ خَلْفِهِ إِلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنَّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٢١﴾

اور ان کے بعد (بھی آتے رہے) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو بے شک میں ڈرتا ہوں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے۔

بج

قَالُوا أَجَعَلْنَا لِنَفْسِنَا عَنْ الْهَتَاءِ فَاتِنَا

انہوں نے کہا کیا آپ ہمارے پاس (اس لیے) آئے ہیں کہ آپ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دیں تو لے آئیں ہم پر (وہ عذاب)

بِمَا تَعْدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ

جس کا آپ ہم سے وعدہ کرتے ہیں اگر آپ سچوں میں سے ہیں؟۔ (ہود علیہ السلام) نے فرمایا کہ (اس کا) علم تو اللہ ہی کے پاس ہے

وَ ابْلِغْكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ وَ لَكِنِّي أَرٰكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿۳۷﴾

اور میں تو تمہیں صرف وہ (پیغام) پہنچا رہا ہوں جسے دے کر مجھے بھیجا گیا ہے لیکن میں تمہیں ایک جاہل قوم دیکھتا ہوں۔

فَلَمَّا رَاوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُّطْرِنَا

پھر جب انہوں نے اس (عذاب) کو بادل کی طرح دیکھا اپنی وادیوں کی طرف آتا ہوا تو انہوں نے کہا یہ بادل ہے جو ہم پر برے گا

بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۳۸﴾ تَدْمِرُ كُلَّ شَيْءٍ بِاَمْرِ رَبِّهَا

(نہیں) بلکہ یہ وہ عذاب ہے جسے تم جلدی مانگتے تھے (یہ) ایسی آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔ جو ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے اکھاڑ پھینکے گی

فَاَصْبَحُوا لَا يَرٰوْنَ اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ﴿۳۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

تو وہ اس طرح ہو گئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نہ دکھائی دیتا تھا اس طرح ہم بدلہ دیا کرتے ہیں مجرم لوگوں کو۔

وَ لَقَدْ مَكَّنَّهُمْ فِيْهَا اِنْ مَّكَّنْكُمْ فِيْهِ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ سَبْعًا وَ اَبْصَارًا وَ اَفْئِدَةً ﴿۴۱﴾

اور یقیناً ہم نے انہیں ان (چیزوں) میں قدرت دی تھی جن میں ہم نے تمہیں قدرت نہیں دی اور ہم نے انہیں کان اور آنکھیں اور دل بھی عطا کیے تھے

فَمَا اَعْنٰی عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا اَبْصَارُهُمْ وَلَا اَفْئِدَتُهُمْ مِنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ

تو نہ تو ان کے کان ان کے کسی کام آئے اور نہ ان کی آنکھیں اور نہ ہی ان کے دل کچھ بھی (کام آئے) کیوں کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے

وَ حَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقَرْۢیِ

اور انہیں (اس چیز نے) گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ اور یقیناً ہم نے ہلاک کر دیا تمہارے آس پاس جو بستیاں ہیں

وَ صَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَلَوْ لَا نَصَرَهُمُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا

اور ہم نے بار بار اپنی نشانیاں ظاہر کیں شاید وہ واپس آئیں۔ پھر (ان معبودوں نے) ان کی مدد کیوں نہ کی جنہیں انہوں نے اللہ کے سوا

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبٰنًا اِلٰهَةً ﴿۴۴﴾ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ؕ وَ ذٰلِكَ اِفْکُهُمْ وَ مَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۴۵﴾

معبود بنایا تھا قرب حاصل کرنے کے لیے؟ بلکہ وہ تو ان سے گم ہو گئے اور یہ ان کا جھوٹ تھا اور جو وہ بہتان باندھتے تھے۔

وَ اِذْ صَرَفْنَا اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ

اور یاد کیجیے جب ہم نے آپ (ﷺ) کی طرف متوجہ فرمایا جنات کی ایک جماعت کو کہ وہ غور سے قرآن سنیں تو جب وہ ان کے پاس حاضر ہوئے

قَالُوا أَنْصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِينَ ۝

(تو) کہنے لگے کہ خاموش رہو پھر جب (قرآن) پڑھا جا چکا تو وہ واپس آئے اپنی قوم کی طرف (برے انجام سے) ڈرانے والے بن کر۔

قَالُوا يَقَوْمَنَا إِنَّا سَعِئْنَا كِتَبًا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا

انہوں نے کہا اے ہماری قوم! بے شک ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد نازل کی گئی ہے (یہ) تصدیق کرنے والی ہے

بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَى طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ يَقَوْمَنَا أَجِيبُوا

(ان کتابوں کی) جو اس سے پہلے ہیں ہدایت کرتی ہے حق کی طرف اور سیدھے راستے کی طرف۔ اے ہماری قوم! تم اللہ کی طرف

دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ وَيَجْزِيَكَ مِّنْ عَذَابِ آلِيمٍ ۝

بلانے والے (رسول ﷺ) کی بات قبول کرو اور ان پر ایمان لے آؤ وہ (اللہ) تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور دردناک عذاب سے تمہیں پناہ دے گا۔

وَمَنْ لَا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءُ ۝

اور جو شخص اللہ کی طرف بلانے والے کی بات قبول نہ کرے گا تو وہ زمین میں اس (اللہ) کو نہ بے بس کر سکے گا اور نہ اس کے سوا اس کے اور مددگار ہوں گے

أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ

یہی لوگ واضح گمراہی میں ہیں۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ بے شک وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا

وَلَمْ يَعْ يَخْلُقْهُمْ يَقْدِرْ عَلَىٰ أَنْ يُخَيِّمَ الْمَوْتِ ۝ بَلَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

اور وہ ان کے پیدا فرمانے سے نہیں تھکا (وہ) اس بات پر (بھی) قادر ہے کہ وہ مردوں کو زندہ فرمادے کیوں نہیں! بے شک وہ تو ہر چیز پر بڑی قدرت والا ہے۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۝ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۝ قَالَ

اور جس دن کافر پیش کیے جائیں گے آگ پر (تو ان سے پوچھا جائے گا) کیا حق نہیں؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں! ہمارے رب کی قسم (یہ حق ہے) (اللہ) فرمائے گا

فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ

تو چکھو عذاب کا مزہ اس کے بدلہ جو تم کفر کیا کرتے تھے۔ تو (اے رسول ﷺ) آپ صبر کیجیے جیسے عزم (وہمت) والے رسولوں نے صبر کیا

وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ ۝ كَالَّذِينَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ ۝

اور ان کے بارے میں جلدی نہ کیجیے گویا جس دن وہ اس (قیامت) کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۝ بَلَّغْ ۝ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُونَ ۝

تو (سمجھیں گے) جیسے (دنیا میں) دن کی ایک ہی گھڑی رہے (یہ قرآن) ایک (عظیم) پیغام ہے تو (اب) وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان لوگ ہیں۔

نوٹ: سُورَةُ الْأَحْقَافِ کی آیت 13 تا آیت 15 کے با محاورہ ترجمے کا امتحان لیا جائے۔

دعائیں

رَبِّ اَوْزِعْنِي اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلَى وَالِدَيَّ

اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جس سے تو نے مجھے اور میرے والدین کو نوازا

وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَ اَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ؕ

اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو راضی ہو جائے اور میرے لیے میری اولاد کو نیک بنا دے۔

إِنِّي تَبْتُ إِلَيْكَ وَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٥﴾ (سُورَةُ الْاٰخِقَافِ: ١٥)

بے شک میں تیرے حضور توجہ کرتا ہوں اور بے شک میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔

ذخیرۃ الفاظ

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
نیک سلوک	اِحْسَنًا	ہم نے حکم فرمایا	وَصَيِّنَا
اس کی ماں نے	اُمُّهُ	اٹھائے رکھا	حَمَلَتْهُ
اسے جنا	وَضَعَتْهُ	تکلیف سے	كُرْهًا
وہ پہنچ گیا	بَلَغَ	تیس مہینے	ثَلَاثُونَ شَهْرًا
مجھے توفیق دے	اَوْزِعْنِي	چالیس سال	اَرْبَعِينَ سَنَةً



درست جواب کی نشان دہی کیجیے:

1

احقاف کا معنی ہے:

i

(الف) آبشاریں (ب) جنگلات (ج) ریت کے ٹیلے (د) پہاڑ

احقاف مسکن تھان:

ii

(الف) قوم عاد کا (ب) قوم ثمود کا (ج) بنی اسرائیل کا (د) قوم سبا کا

سُورَةُ الْأَحْقَافِ میں حقوق بیان کیے گئے ہیں:

iii

(الف) غلاموں کے (ب) بیوں بچوں کے (ج) رعایا کے (د) والدین کے

حقوق العباد میں اولین حق ہے:

iv

(الف) اولاد کا (ب) والدین کا (ج) اساتذہ کا (د) ہمسایوں کا

قوم عاد کو بہت گھمنڈ تھا:

v

(الف) مال پر (ب) خوب صورتی پر (ج) جسمانی طاقت پر (د) اولاد پر

مختصر جواب دیجیے۔

2

سُورَةُ الْأَحْقَافِ کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟

i

سُورَةُ الْأَحْقَافِ کا خلاصہ لکھیے۔

ii

سُورَةُ الْأَحْقَافِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

iii

قوم عاد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

iv

درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ قرآنی الفاظ کے معنی لکھیں:

3

أَوْزَعْنِي

أَرْبَعِينَ سَنَةً

ثَلَاثُونَ شَهْرًا

أُمَّهُ

حَمَلَتْهُ

وَصَيَّنَّا

دی گئی آیات کا با محاورہ ترجمہ لکھیں۔

4

i) إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ①

ii) أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ②

iii) وَصَبَّيْنَا لِلْإِنْسَانِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمَلُهُ وَفِصْلُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۚ إِنَّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ③

تفصیلی جواب دیجیے۔

5

i) سُورَةُ الْأَحْقَافِ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- جنات کے بارے میں قرآن مجید کی آیات اور مستند احادیث سے رہ نمائی کیجیے۔
- قوم عاد کا ذکر قرآن مجید میں دیگر مقامات پر بھی موجود ہے۔ اس قوم کے بارے میں اپنی معلومات کو وسعت دیجیے۔ گوگل میپ کے ذریعے قوم عاد کے مسکن کی نشان دہی کیجیے۔



برائے اساتذہ کرام:

- جنات کا جو واقعہ سُورَةُ الْأَحْقَافِ میں مذکور ہے اس کا تفصیلی مطالعہ کر کے طلبہ کو بتائیں۔
- طلبہ کو اعمال صالحہ کی اہمیت کے بارے میں آگاہی دیں۔
- ظلم و زیادتی اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ اس حوالے سے طلبہ کی تربیت کیجیے۔
- والدین کے حقوق سے طلبہ کو آگاہ کیجیے اور انھیں والدین کا حق ادا کرنے کی ترغیب دیجیے۔



ماڈل پیپر برائے جماعت نہم

کل نمبر 50

وقت: —————

حصہ اول (معروضی)

(10x1=10)

1- درست جواب کی نشان دہی کریں:

1- نجاشی کے دربار میں تلاوت کی گئی:

(A) سورۃ یس کی (B) سورۃ الزمر کی (C) سورۃ مریم کی (D) سورۃ الحج کی

2- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورت کو سن کر اسلام قبول کیا:

(A) سورۃ العنکبوت کو (B) سورۃ الاحزاب کو (C) سورۃ لقمان کو (D) سورۃ طہ کو

3- سورۃ الفرقان میں رحمان کے پسندیدہ بندوں کی پہلی صفت ہے:

(A) عاجزی (B) بہترین تجارت (C) علم (D) مالداری

4- نماز روتکتی ہے:

(A) بے حیائی سے (B) تجارت سے (C) سیاست سے (D) سیروسیاحت سے

5- چوٹی کا ذکر ہے:

(A) سورۃ النمل میں (B) سورۃ النحل میں (C) سورۃ الفرقان میں (D) سورۃ الروم میں

6- رومیوں اور ایرانیوں کی جنگ کا ذکر ہے:

(A) سورۃ العنکبوت میں (B) سورۃ الروم میں (C) سورۃ الاحزاب میں (D) سورۃ النمل میں

7- حضرت لقمان کی وجہ شہرت ہے:

(A) مال و دولت (B) قوت و طاقت (C) حکمت و دانائی (D) بادشاہت

8- قرآن مجید کا دل کہا جاتا ہے:

(A) سورۃ ص کو (B) سورۃ سبا کو (C) سورۃ یس کو (D) سورۃ مریم کو

9- قارون کا عبرت ناک واقعہ بیان کیا گیا ہے:

(A) سورۃ القصص میں (B) سورۃ النمل میں (C) سورۃ سبا میں (D) سورۃ الروم میں

10- الاحقاف کا معنی ہے:

(A) جنگلات (B) ریت کے ٹیلے (C) پہاڑ (D) آبشاریں

حصہ دوم (انشائی)

(2x5=10)

2- کوئی سے پانچ سوالوں کے مختصر جواب دیجئے:

- i. حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو کوئی سی دو نصیحتیں تحریر کیجئے۔
- ii. جنات کس نبی کے تابع تھے؟
- iii. سُورَةُ الْفُرْقَان کی روشنی میں رحمان کے بندوں کی کوئی سی دو صفات تحریر کیجئے۔
- iv. سُورَةُ يُس کی کوئی ایک فضیلت تحریر کیجئے۔
- v. سُورَةُ السَّجْدَةِ کے کوئی سے دو موضوعات تحریر کریں۔
- vi. اِنِّی عَبْدُ اللّٰہ کا با محاورہ ترجمہ لکھیں۔
- vii. بَلَّغْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً کا با محاورہ ترجمہ لکھیں۔
- viii. اَشْدُّ بِہِ اَزِّیِّ کا ترجمہ لکھیں۔

(5x1=05)

3- درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ قرآنی الفاظ کے معنی لکھیے:

الْصَّلَاةُ	كُنْ	اَخِي	يَمْشُونَ
مَعَ	الَّتِي	عُنِيَانًا	بَلَّغْ

(3x5=15)

4- درج ذیل میں سے کوئی سے تین اجزاء کا با محاورہ ترجمہ لکھیے:

- i. وَجَعَلَنِي مُبْرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا
- ii. وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا
- iii. قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاَحْلِلْ عُقْدَةً مِن لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي
- iv. وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا
- v. قَالَ رَبِّ اَوْعِظْنِي اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَاَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي اِنِّي تَذَكَّرْتُ الْبَيْتَ وَارْتِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

(10)

5- درج ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر نوٹ لکھیں:

- i. سُورَةُ الْحَجِّ (تعارف، خلاصہ، مرکزی مضمون)
- ii. سُورَةُ الْفُرْقَان (تعارف، خلاصہ، مرکزی مضمون)

جماعت نہم کا امتحانی پرچہ مرتب کرنے بارے ہدایات:

- 1- سوال نمبر 1 مرتب کرتے وقت مقررہ حصہ قرآن میں دی گئی سورتوں (تعارف، مرکزی مضامین، خلاصہ، اہم نکات) میں سے سوالات مرتب کیے جائیں۔
- 2- سوال نمبر 2 کے لیے مختصر جوابی سوالات درج ذیل میں سے مرتب کیے جائیں:
 - i. مقررہ حصہ قرآنی کی سورتوں کا تعارف، مرکزی مضامین اور اہم نکات
 - ii. جائزے کے لیے منتخب آیات مبارکہ کے مرکبات کا با محاورہ ترجمہ
- 3- سوال نمبر 3 مرتب کرتے وقت جماعت نہم کے نصاب میں متعین کردہ قرآنی الفاظ کے ذخیرہ سے الفاظ کے معنی پوچھے جائیں۔
- 4- سوال نمبر 4 مرتب کرتے وقت جائزے کے لیے منتخب آیات مبارکہ میں سے ہی با محاورہ ترجمہ پوچھا جائے۔
- 5- سوال نمبر 5 مرتب کرتے وقت مقررہ حصہ قرآن میں سے سورتوں کے تعارف، مرکزی مضامین، خلاصہ، اہم نکات پر مشتمل سوالات بنائے جائیں۔

رموز اوقاف قرآن مجید

ہر ایک زبان کے اہل زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں کہیں نہیں ٹھہرتے۔ کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں زیادہ۔ اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآن مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے۔ اسی لئے اہل علم نے اس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کر دی ہیں جن کو رموز اوقاف قرآن مجید کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے ان رموز کو ملحوظ رکھیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

○	جہاں بات پوری ہو جاتی ہے، وہاں چھوٹا سا دائرہ لکھ دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں گولیت ہے جو بصورت دکھائی جاتی ہے اور یہ وقف تمام کی علامت ہے یعنی اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ اب تو نہیں لکھی جاتی، چھوٹا سا حلقہ ڈال دیا جاتا ہے اس کو آیت کہتے ہیں۔
م	یہ علامت وقف لازم ہے۔ اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیے۔ اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔ اسکی مثال اردو میں یوں سمجھنی چاہیے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ اٹھو، مت بیٹھو۔ جسمیں اٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے۔ تو اٹھو پر ٹھہرنا لازم ہے۔ اگر ٹھہرا نہ جائے تو اٹھو مت بیٹھو ہو جائیگا جسمیں اٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے اور یہ قائل کے مطلب کجگلاف ہو جائے گا۔
ط	وقف مطلق کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی اور کچھ کہنا چاہتا ہے۔
ج	وقف جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔
ز	علامت وقف مجوز کی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
ص	علامت وقف مخصص کی ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے، لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ معلوم رہے کہ ص پر ملا کر پڑھنا ز کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔
صل	الوصل اولیٰ کا اختصار ہے، یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔
ق	قیل علیہ الوقت کا خلاصہ ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔
صل	قد یوصل کی علامت ہے یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے کبھی نہیں۔ لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔

قف	یہ لفظ قف ہے جس کے معنی ہیں ٹھہر جاؤ۔ اور یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔
س یا سکتہ	سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں کسی قدر ٹھہر جانا چاہیے مگر سانس نہ ٹوٹے پائے۔
وقفہ	لے سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے لیکن سانس نہ توڑے۔ سکتہ اور وقفہ میں یہ فرق ہے کہ سکتہ میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے۔ وقفہ میں زیادہ۔
لا	لا کے معنی نہیں کے ہیں یہ علامت کہیں آیت کے اوپر استعمال کی جاتی ہے اور کہیں عبارت کے اندر عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیے، آیت کے اوپر ہو تو اختلاف ہے بعض کے نزدیک ٹھہر جانا چاہیے۔ بعض کے نزدیک نہ ٹھہرنا چاہیے لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے۔ اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ وقف اسی جگہ نہیں چاہیے جہاں عبارت کے اندر لکھا ہو۔
لک	کذ لک کی علامت ہے، یعنی جو رمز پہلے ہے وہی یہاں سمجھی جائے۔

Web Version of PCTB Textbook
Not For Sale



پرچہ 042

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

2014 - Ashraf-ul-Islam - Karachi

تصدیقی سرٹیفکیٹ

میں نے ادارہ ملی برادران، ۱۸ اردو بازار، لاہور کی مرتب کردہ کتاب ”ترجمۃ القرآن المجید“ برائے جماعت ختم میں دیے گئے عربی متن کو حرفاً بلفظ پڑھا ہے۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس کے متن میں انجمن حمایت اسلام، لاہور کے معیار کی نسخہ (ایڈیشن 2016ء) اور منظور شدہ 2017ء کے مطابق کسی قسم کی کوئی کمی بیشی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی لفظی یا اعرابی غلطی ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ

قاری محمد اسلم
042
لاہور
0301-4984297

M. [Signature]

049

پرچہ نمبر

10-02-2014

تاریخ

قاری محمد اشرف خوشابی

• درکن اسلامی • تجزیہ و تفسیر • ترجمہ قرآن اور دوسرے اوقات پنجاب

ان: 0301-4984297

تصدیقی سرٹیفکیٹ

میں نے ادارہ ملی برادران، ۱۸ اردو بازار، لاہور کی مرتب کردہ کتاب ”ترجمۃ القرآن المجید“ برائے جماعت ختم میں دیے گئے عربی متن کو حرفاً بلفظ پڑھا ہے۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس کے متن میں انجمن حمایت اسلام، لاہور کے معیار کی نسخہ (ایڈیشن 2016ء) اور منظور شدہ 2017ء کے مطابق کسی قسم کی کوئی کمی بیشی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی لفظی یا اعرابی غلطی ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ





قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد کشورِ حسین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد
پاک سرزمین کا نظام قوتِ اُخوتِ عوام
قوم، ملک، سلطنت پایندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد
پرچمِ ستارہ و ہلال رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال جانِ استقبال
سایہٴ خدائے ذوالجلال

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

